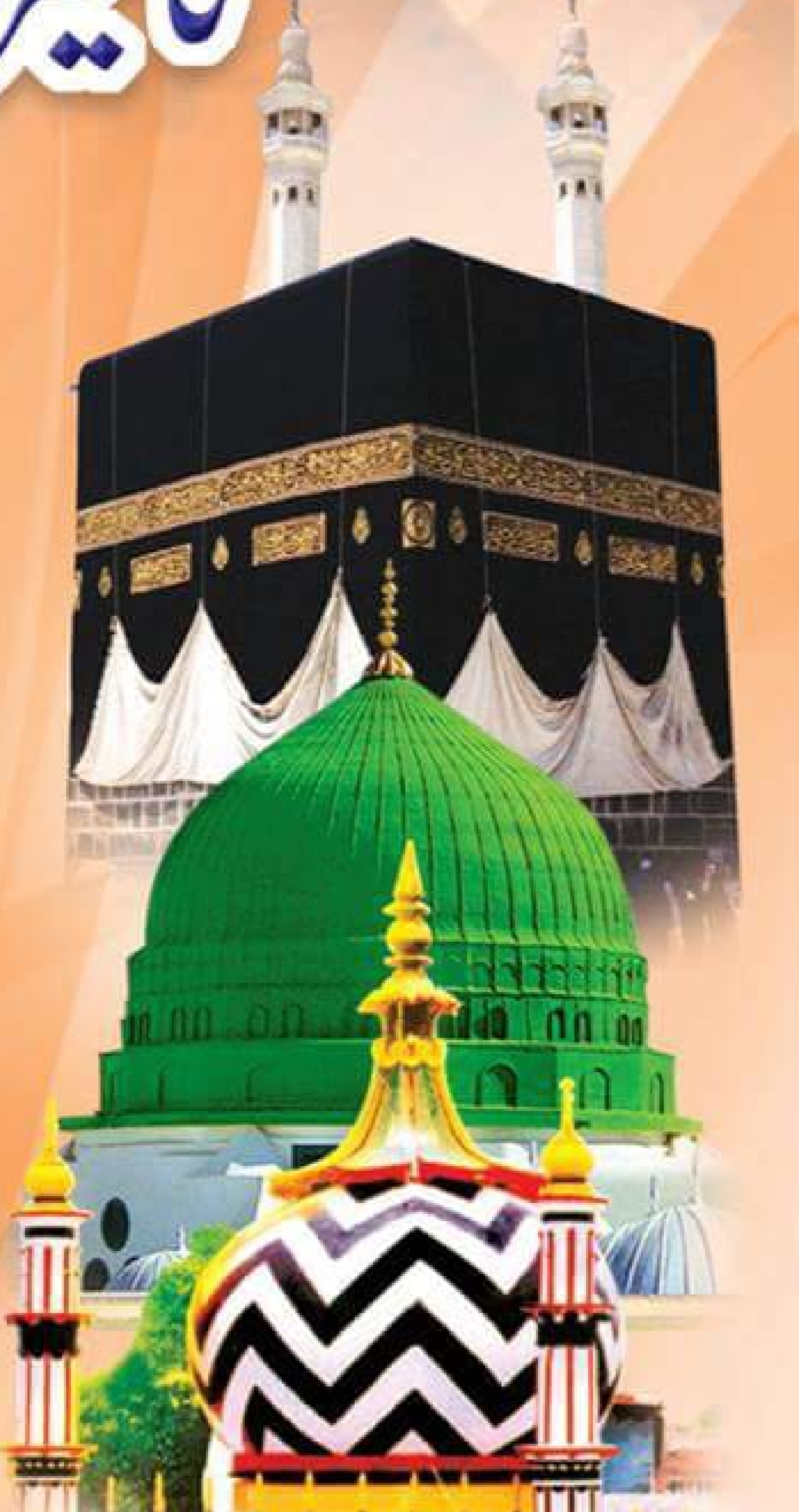
اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ علماء دیوبند کی متنازعہ عبارات
غیر مقلدین کے نزدیک بھی گستاخانہ ہیں

اہلِ سُنّت کی حقانیت
کا غیر مقلدین سے ثبوت



مؤلف

میثم عباس قادرِی رضوی

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت علامہ

مولانا مفتی حنیف خان رضوی مدظلہ العالی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

باہتمام

ضیغمِ اسلام قاطع بدمذہبیت

حضرت علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ قادری مدظلہ العالی

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے کہ ماضی میں دیوبندیوں کی تکفیر پر اہلِ سنت و جماعت کو مطعون کرنے والے غیر مقلد وہابی فرقہ کے علما نے اکابرِ دیوبند کی متنازعہ عبارات کو گستاخانہ قرار دے کر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، مجددِ دین وملت، مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے مؤقف کی تائید کر دی ہے۔

اہلِ سُنَّت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت

مؤلف

میثم عباس قادِری رضوی

اِدارہ تحفظِ عقائدِ اہلِ سُنَّت و جماعت، پاکستان

نام کتاب	:	اہلِ سُنّت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت
مؤلف	:	میثم عباس قادری رضوی
طبع اوّل	:	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور۔۲۰۱۳ء/۱۴۳۳ھ
طبع دُوَم	:	اِدارہ تحفظِ عقائدِ اہلِ سُنّت وجماعت، پاکستان۔۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
طبع سِوُم	:	جولائی تا نومبر ۲۰۱۶ء ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف
طبع چہارم	:	جماعت رضائے مصطفیٰ، مہاراشٹر، ہندوستان
طبع پنجم	:	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور۔۲۰۲۳ء/ ۱۴۴۵ھ
صفحات	:	۱۶۰
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	روپے

فہرست

تقاریظ علماے اہلِ سُنّت و جماعت

اِنکشافِ حقیقت

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا مفتی حنیف خان رضوی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی
صدرُ المدرِّسین جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی ونسلّم عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم:

متحدہ ہندو پاک میں وہابیت کا پودا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے ذریعے کاشت کیا، جس میں خود ساختہ توحید کے ذریعے محبوبانِ خدا انبیاو مُرسلین اور اولیا و صالحین کی شانوں میں وہ کلماتِ خبیثہ لکھے، جو کبھی مسلمانوں نے سوچے بھی نہیں ہوں گے کہ کوئی مسلمان کہلانے والا ایسا بھی بک سکتا ہے۔ بلکہ حضور سید المرسلین عَلَیْہِ التحیَّۃ وَالتَّسلِیْم کی شانِ اقدس میں بھی وہ نازیبا جملے لکھے جو صریح کفریات پر مشتمل ہیں، کہیں حضور کے علمِ غیب کا اِنکار، تو کہیں حیاتُ النبی کی تردید، کہیں ان کو گاؤں کے ''چودھری'' اور ''بڑے بھائی'' جیسی اہمیت دی، اور کہیں آپ کے مثل سیکڑوں ممکن الوجود ہونے کا قول کیا، غرض کہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مقدس دَور سے لے کر تیرھویں صدی تک اَساطینِ ملت جن عقائدِ حقہ اور پاکیزہ معمولات کی تعلیمات سے اُمتِ مسلمہ کو رُوشناس کراتے آئے تھے ان سب کو نہایت بے باکی کے ساتھ اس کتاب میں شرک و بدعت لکھ دیا، اور خواص وعوام سب کو مشرک و بدعتی بنا ڈالا۔ لہٰذا یہ کتاب مسلمانوں کی اِیمانی قوت کو مضبوط و مستحکم تو کیا بناتی اس نے تو ایمان کو فوت کرنے کا سامان فراہم کیا، اسی لیے اہلِ حق نے اس کا نام ''تقویۃ الایمان'' کے بجائے ''تفویۃ الایمان'' رکھا، اور بلاشُبہہ یہ کتاب ایسی ہی ہے جس نے نہ

جانے کتنوں کے اِیمان کو ملیا میٹ کر دیا۔

اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا کہ: ’’اس اللہ کی تو یہ شان ہے کہ چاہے تو ایک آن میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) جیسے سیکڑوں پیدا کرڈالے‘‘۔

اس جملہ کا مطلب غیر مقلدین کے شیخ الکُل فِی الکُل، میاں نذیر حسین دہلوی سے اس وقت پوچھا گیا جب وہ بلند شہر کے علاقے میں تقریریں کرتے پھر رہے تھے، تو آں جناب نے جواب میں حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمَا کی طرف منسوب وہ حدیث سنادی جس میں اس زمین کے سوا باقی چھ زمینوں میں مخلوق خدا کے رہنے بسنے اور ان کی ہدایت کے لیے حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تمام نبیوں کے مثل چھ چھ اَفراد رہنے کا ذکر ہے، لہٰذا حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں بھی آپ جیسے چھ مثل موجود تھے۔

حضور حافظِ بخاری حضرت علامہ شاہ سید عبدالصمد صاحب قبلہ بیان فرماتے ہیں:

’’اصل ماجرا یہ ہے کہ چند سال پیشتر مولوی نذیر حسین صاحب ضلع بلند شہر میں بہ تقریبِ دَورہ وارد ہوئے، اور عوام کو بہکایا، اور سمجھایا کہ حدیث شریف سے موجود ہونا اَمثال آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ثابت ہے، جب یہ خبر وہاں مشہور ہوئی تو اہلِ علم نے حال اس حدیث کا ان لوگوں سے بیان کیا، انھوں نے مولوی نذیر حسین صاحب سے کہا، مولوی صاحب نے سُن کر سکوت کیا‘‘۔ (اِفاداتِ صمدیہ، ص۵)

آگے کے واقعات نہایت تفصیل طلب ہیں، اِجمالاً یہ ہے کہ میاں نذیر حسین کی بیان کردہ حدیث کا حال وہ تو نہ بتا سکے، مگر سہسوان ضلع بدایوں کے مولوی امیر حسن اور ان کے بیٹے مولوی امیر احمد سہسوانی نے اس کے ثبوت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا، اور آخر کار حافظِ بخاری سے سہسوان ہی میں اس موضوع پر مباحثہ ہوا، جس میں امیر حسن وغیرہ کو منہ کی کھانی پڑی، اور کوئی حتمی ثبوت فراہم نہ کر سکے۔ اس کے بعد یہ مسئلہ بدایوں

پہنچا، اور تـاج الفحول سے شیخو پورہ کے مقام پر مناظرہ ہوا، جس میں امیر احمد کو ہزیمت اُٹھانی پڑی۔ شومئی قسمت سے بریلی میں مقیم مولوی احسن نانوتوی نے اس مسئلہ کو خوب ہوا دی، اور اپنی تقریروں سے پورے بریلی شہر کی فضا کو مکدّر کر دیا، یہ زمانہ سیدنا اعلیٰ حضرت کے والدِ ماجد رئیس الاتقیاء، علامہ نقی علی خاں علیھما الرحمۃ والرضوان کا تھا، آپ نے بھی اس کا بھرپور تعاقب کیا، اور ''اصلاح ذات بین'' کے نام سے ایک اشتہار دے کر نانوتوی کے فتنہ کو ٹھنڈا کر دیا، نتیجہ کے طور پر نانوتوی صاحب کو یہاں سے بھاگتے ہی بنی، بے چارہ مولوی احسن اپنا اِیمان برباد کر کے، اپنی جان بچا کر تو یہاں سے چلا گیا مگر آگے چل کر نہ جانے کتنے لوگوں کے ایمان کی تباہی کا سامان کر گیا۔ یہی احسن نانوتوی ہے جس کے ساتھی مولوی قاسم نانوتوی تھے، انھوں نے اپنے ساتھی کی حمایت کا بیڑا اُٹھایا، اور دوستی کا حق اَدا کرتے ہوئے ''تحذیر الناس'' لکھ ڈالی، جس میں خاتمیتِ محمدی کا کھلے الفاظ میں اِنکار کر کے اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور یہ سب کچھ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی مذکورہ بالا ایک لائن کی عبارت کا شاخسانہ ہے جس نے یہاں تک آگ لگائی۔

اسی طرح ''تفویۃ الایمان'' میں علمِ غیبِ رسول کے اِنکار کا شوشہ چھوڑا گیا تو بعد میں مولوی اشرف علی تھانوی نے کھلی گستاخی کا اِرتکاب کرتے ہوئے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علمِ غیب کو جانوروں اور پاگلوں کے علم جیسا لکھ ڈالا۔ یہی حال مولوی اسمٰعیل دہلوی کی اِتباع میں مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کا ہوا کہ ان دونوں نے امکانِ کذبِ الٰہی کا قول بلکہ وقوع مان لیا، اور اپنی رُسوائے زمانہ کتاب ''براہینِ قاطعہ'' میں شیطان کے علم کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم سے وسیع تر مانا، اور جو حضور کے علم کو شیطان کے علم سے زیادہ مانے، اُسے مشرک بتا کر گستاخانِ رسول کی صفِ اوّل میں سب پر فوقیت حاصل کی۔

ان گندی اور گھناؤنی عبارتوں کو ایک اَن پڑھ مسلمان بھی جب سنتا ہے تو بے ساختہ اپنے کانوں پر ہاتھ دھر لیتا ہے۔ آج بے شمار مسلمان وہ ہیں جن کے سامنے دیوبندیوں

کی یہ خبیث عبارتیں نہیں، اسی لیے وہ ان کے ظاہری جبہ ودستار سے متاثر ہوکر ان کو سچا پکا مسلمان جانتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ بالکل عام فہم انداز میں ان کے کفریات اور خدا ورسول (جَلَّ جَلالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی شان میں ان کی گستاخیاں طشت از بام کی جائیں، تاکہ اُمتِ مسلمہ کے بہت سے وہ افراد جوان کے ظاہری تقدس سے فریب خوردہ ہیں وہ حقائق کے اُجالے میں آجائیں۔

مُحِبِّ گرامی قدر، عالی جناب میثم عباس صاحب نے جہاں ان عبارتوں کو واضح انداز میں پیش کر کے مسلمانوں کو دیوبندیوں کی حقیقت اوران کی خبیث گستاخانہ طبیعت سے آگاہ کیا ہے وہیں ایک منفرد کام یہ بھی کیا ہے کہ دیوبندیوں کے ''علاتی بھائی'' غیر مقلدین کی طرف سے جوان عبارت کی تردید، تجزیہ اور حکم بیان کیا گیا ہے اُس کو بھی آشکار کردیا ہے۔ یعنی دیوبندیوں کے مذکورہ بالا عقائد اتنے گندے ہیں کہ ان کی بہت سی گندگیوں میں ہم نوالہ وہم پیالہ رہنے والے غیر مقلدین بھی ان عبارات کو کفریہ مانتے ہیں اور ضروریاتِ دین کے اِنکار پر مشتمل ٹھہراتے ہیں۔

بلاشُبہہ یہ جناب میثم عباس صاحب کی ایک اہم کاوش ہے جس کے ذریعہ یہ واضح ہوگا کہ اہلِ سنت وجماعت کسی کو بلاوجہ کافر نہیں قرار دیتے، بلکہ اس کے پیچھے وہ حقائق ہوتے ہیں جو مخالفین بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ والحق یعلو ولا یعلٰی۔

اللہ ربُّ العزّت جَلَّ جَلالُہٗ وَعَمَّ نوالہٗ اس کتاب کو قبولِ عام بخشے، اور خاص طور پر فریب خوردہ اور سادہ لوح مسلمانوں کے لیے منارۂ نور بنائے اور پیغامِ حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم وآخر دعوانا أن الحمد للہ ربّ العالمین۔

محمد حنیف خان رضوی

خَادِمُ الْحَدِیْث، جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف

خلیفۂ مجاز حضرت سیدی تاج الشریعہ وخانقاہِ عالیہ قادریہ واحدیہ چشتیہ، بلگرام شریف، حضرت مولانا مفتی راحت خان قادری شاہجہانپوری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی

حق وصداقت کی آواز بلند کرنے والوں کے خلاف آج بھی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے جو کسی کے کفری قول کو کفر یا گمراہ کن ہفوات کو گمراہ کہہ دے اُسی پر تشدد کا اِلزام لگا کر اس کے متشدد ہونے کا راگ الاپا جاتا ہے۔ ماضی قریب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کے سبب دلائل وبراہین کے ذریعہ ان کا رَدّ کیا، اور اپنے ہم عصر علمائے کرام کے ساتھ باتفاق علمائے حرمین شریفین دیوبندیوں کی کفریہ عبارتوں کی وجہ سے ان کے کافر ہونے کا فتوی دیا۔ بجائے اس کے کہ دیوبندی اپنی کفریہ عبارتوں سے توبہ کرتے، وہ اسی پر اَڑے رہے، اور اپنی کالی کرتوتوں کو چھپانے کے لیے اہلِ سنت وجماعت کو ''متشدد'' اور ''تکفیری گروہ'' وغیرہ کہنے لگے۔

حق سر چڑھ کے بولتا ہے، اس کی گواہی جانے انجانے میں دشمن بھی دے دیتا ہے: ''الحق ما شهدت به الأعداء''۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قُدِّسَ سِرُّہٗ نے جن کفری عبارات کے سبب دیوبندیوں کو کافر کہا تھا ان کفریہ عبارتوں کو وہابیوں نے بھی کفر ہی قرار دیا ہے، اس کو آفت جانِ دیوبندیت، مُحِبّ محترم، گرامی قدر جناب میثم عباس قادری رضوی نے انہیں کی کتابوں سے مضبوط اور ٹھوس دلائل کے ساتھ بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحرِ الْکُفْر وَالْمَیْن'' کی حق وصداقت کی تصدیق وہابیوں کی کتابوں سے بھی ہوتی ہے۔ یقیناً کتاب انوکھی اور دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ مفید مضمون پر مشتمل ہے جو زلزلہ کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اللہ تعالی موصوف کو بہتر جزا عطا فرمائے۔

محمد راحت خاں قادری شاہجہانپوری

بانی وناظم دار العلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

۱۳/ صفر المظفر ۱۴۳۷ھ بروز جمعرات

خلیفۂ حضرتِ تاج الشریعہ، مفتیِ اعظم اُتراکھنڈ،
حضرت مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کَفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

امابعد! مُحِبِّ گرامی وقار، محترم میثم عباس قادِری صاحب کی زیرِنظر کتاب بنام ’’اہلِ سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت‘‘ کو طائرانہ نظر سے دیکھا۔ مَاشَاءَ اللّٰہ اپنے موضوع پر منفرد کتاب ہے، موصوف محترم نے کافی محنت وجدوجہد سے اس کتاب پر کام کیا ہے۔ ’’حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحر الْکُفْر وَالْمَیْن‘‘ دیوبندی مکتبۂ فکر کے اکابرعلما کی کفریات ومزخرفات پر مشتمل حرکات پر علمائے حرمین شریفین کی جانب سے جاری کردہ حکمِ کفر کی مضبوط اور معتبر ومستند دستاویز ہے۔ ۱۳۲۴ ہجری میں ’’حُسَامُ الْحَرَمَیْن‘‘ کی اِشاعت ہوئی، آج اس کی اِشاعت کو ۱۱۱/ ایک سو گیارہ سال کا عرصہ گزر گیا، اس کی حقانیت وصداقت پر اہلِ سنت کا بالکلیہ اتفاق ہے موصوف نے نئی جہت اور نئے انداز سے ’’حُسَامُ الْحَرَمَیْن‘‘ کی تائید میں دیوبندی مکتبہ کی ہم فکر وہم عقیدہ وہابی جماعت کے علما کی کتب سے عبارات پیش کرکے جو سعی فرمائی ہے، اور اس کی صداقت پر وہابی جماعت کے نامور علما کی تائیدی مُہر لگانے کا جو کام سرانجام دیا ہے وہ یقیناً قابلِ تعریف ہے، موصوف اس پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مولیٰ پاک سے دُعا ہے کہ اپنے حبیب پاک کے طفیل موصوف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، اور کتاب کو قبولِ عام سے مشرف فرمائے۔

خاکسار

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

خادم نوری دارُالافتاء، مدینہ مسجد، محلّہ علی خاں، کاشی پور، اُتراکھنڈ، انڈیا

''اہلِ سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت'' پر اِک تاثر

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی (مالیگاؤں، انڈیا)

اِمام اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ (م ۱۳۴۰ھ) کے کارہائے نمایاں میں سے اہم ترین گستاخانِ خدا اور سول (جَلَّ جَلَالُہٗ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے اُمتِ مسلمہ کو باخبر کرنا ہے۔ آپ نے اِسلام کے نام پر وجود میں لائے گئے فرقہاے باطلہ کی سرکوبی کے لیے علمی و تحقیقی کتب ورسائل تصنیف فرمائے، اُن کے ایمان سوز نظریات کا دندان شکن جواب دیا.......... اِمام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی نے علماے حرمین شریفین کی بارگاہ میں نیازمندانہ سوالات پیش کیے، جن کے جواب میں علماے حرمین نے علماے دیوبند پر کفر کے فتاوٰے صادر فرمائے، ان ہی فتاوؤں پر مشتمل کتاب کا نام ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْن ۱۳۲۴ھ'' ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ شہزادۂ برادرِ رضا، مولانا حسنین رضا بریلوی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ نے ''مبینِ اَحکام وتصدیقاتِ اَعلام ۱۳۲۵ھ'' کے نام سے فرمایا۔ عقائد کی دُنیا میں اِس کتاب کی بڑی اہمیت ہے، آج ایک بڑے حلقے میں اسے امتیازِ حق و باطل کے علامتی نشان کا درجہ حاصل ہے۔ متعدد اِداروں سے درجنوں مرتبہ اس کتاب کی اِشاعت عمل میں آچکی ہے، پاکستان کے مشہور اِشاعتی ادارے ''النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور'' نے اس کتاب کو شائع کیا تھا، اس میں ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' اور اس کے اُردو ترجمہ کے علاوہ مزید دو اہم کتب (۱) ''تابشِ شمشیرِ حرمین'' (۲) اور ''اہلِ سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت'' بھی شامل ہیں۔ ''تابشِ شمشیرِ حرمین'' علامہ اسرار احمد صاحب مُدَّظِلُّہٗ کی کتاب ہے جو کہ ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' پر تصدیقات اور دیگر عقائدِ ضروریہ پر مشتمل ہے.......... پیشِ نظر کتاب ''اہلِ سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین

سے ثبوت'' ہماری جماعت کے جواں سال محقق ...... جناب میثم عباس قادری کے تیشۂ تحقیق کی حسین وجمیل اور اپنی طرز کی انوکھی پیش کش اور یافت ہے، جو ہر اعتبار سے قابلِ ستایش ہے، واضح ہو کہ جناب میثم عباس قادری صاحب کی یہ تحقیقی کاوش اپنے موضوع کے لحاظ سے باضابطہ پہلی تصنیف کہلانے کا استحقاق اپنے نام محفوظ رکھے گی۔

اِس کتاب کی تالیف میں جناب میثم عباس قادری صاحب نے بڑی عرق ریزی، جاں فشانی اور تحقیق وتَفَحُّص سے کام لیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد ایک بالکل نیا رُخ سامنے آتا ہے جو یقیناً مذہبی دُنیا میں جاری اِنتشار و اِفتراق پر فکر مند افراد کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دے گا، اور انھیں بھی یہ سمجھ میں آجائے گا کہ ملتِ اسلامیہ کے درمیان اختلافات محض نفسانیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان کے اسباب وعلل بڑے مضبوط اور مستحکم ہیں، جن کا براہِ راست تعلق ایمان وکفر سے ہے۔

غیر منقسم ہندوستان میں زمانۂ قدیم سے مسلمانوں کی اکثریت جن عقائد کو مانتی چلی آرہی ہے، اُسے آج عرفِ عام میں ''بریلوی'' کہا جاتا ہے۔ جب کہ مزید دو طبقے ایک ''دیوبندی'' اور دوسرا ''وہابی'' ہیں۔ دیوبندی اپنے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂُ کا مقلد کہتے ہیں، جب کہ وہابی اپنے آپ کو غیر مقلد۔ حقائق اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ علماے دیوبند اور علماے غیر مقلدین دونوں ہی عقائد کے باب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور شاہ اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں۔ ''کتاب التوحید''، ''تقویۃ الایمان'' اور ''صراطِ مستقیم'' جیسی دل آزار کتابیں علماے دیوبند اور علماے غیر مقلدین کے نزدیک معتبر اور مستند کتب کا درجہ رکھتی ہیں، یہی وہ کتابیں ہیں جن کے مشمولات کے سبب برِ صغیر ہندو پاک کی متحدہ مذہبی فکر میں اِختلاف واِنتشار کا آغاز ہوا۔

ماضی قریب میں فروعی مسائل میں اِختلاف رکھنے والے اور عقائد ونظریات کی بنیاد پر باہم متحد ومتفق علماے دیوبند اور علماے غیر مقلدین دُنیوی مفاد کے لیے متحد اور یک جا ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت عالمی منظرنامے پر ہم دیکھتے ہیں کہ دیوبندی مکتبِ فکر اور غیر مقلد طبقے کے علما وعوام ایک دوسرے سے باہم دست وگریباں دکھائی

دیتے ہیں، یہ مناظرانہ رَوِش زیادہ پرانی نہیں۔ جب علماے دیوبند کو سعودی ریال اور پٹرو ڈالر ملنا بند ہوئے، تب ہی سے ان کو امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی یاد ستانے لگی، اور وہ دُنیا بھر میں ''تحفظِ سنت''۔ ''امامِ اعظم ابوحنیفہ'' اور ''تقلیدِ ائمہ کی شرعی حیثیت'' جیسے عناوین پر کانفرنسز (Conferences) اور سیمینارز (Seminars) کا اِنعقاد کرنے لگے۔

ایک طرف تو دیوبندی، غیر مقلدین سے شدید ترین اِختلافات کا اِظہار کرتے ہیں، لیکن دوسری طرف جب غیر مقلدین کا آقا حرم کا اِمام بھارت دَورے پر آتا ہے تو علماے دیوبند حرم کے اِمام کو دیوبند آنے کی دعوت دیتے ہیں، اور اُس کی دیوبند آمد پر شاندار استقبال کرتے ہیں۔ اِمامِ حرم اپنے بھارت دَورے پر جہاں علماے دیوبند کے مرکز پر حاضر ہوتا ہے وہیں غیر مقلدین کے مراکز پر بھی جاتا ہے۔ عقل حیران ہے ایں چہ بوالعجبی ست۔

اہلِ سنت و جماعت جسے عرفِ عام میں آج کل ''بریلوی'' کہا جاتا ہے ایک سیدھا سچّا اور اچھا راستہ ہے۔ جو صحابہ، تابعین، تبع تابعین، اولیا، ائمۂ مجتہدین، سلفِ صالحین کے مسلکِ حق و صداقت کا حقیقی ترجمان ہے، اور یہی سوادِ اعظم کا مصداق ہے، جس کے متبعین کسی بھی حال میں باطل فرقوں سے کبھی بھی ''اتحاد، و، وِداد'' رَوا نہیں رکھتے۔

جناب میثم عباس قادری نے اپنی کتاب ''اہلِ سنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے قلم سے'' میں بڑی عرق ریزی اور تحقیق وتَفَحُّص سے اِس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کی کامیاب ترین کوشش کی ہے کہ اہلِ سنت و جماعت کے قائد و سالار اِمام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ کے اِسۡتِفۡتَاء پر علماے حرمین شریفین کے جواب اور علماے دیوبند کے باطل عقائد پر کفر کے فتاووں کی تصدیق و توثیق میں کس طرح غیر محسوس طور پر علماے غیر مقلدین بھی اہلِ سنت و جماعت کے شانہ بشانہ دکھائی دیتے ہیں۔ میثم صاحب نے کہیں بھی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں لکھی، بلکہ غیر مقلدین کی کتابوں سے اپنے مؤقف کو پیش کیا ہے۔ اِمامِ اہلِ سنت کے ذریعے علماے

حرمین کے فتاوؤں کے منظرِ عام پر آنے کے بعد دیوبندیوں کی تکفیر پر علماے اہلِ سنت کو سبّ وشتم کا نشانہ بنانے والوں بالخصوص غیر مقلدین کے لیے یہ تاریخ ساز کتاب انتہائی چشم کُشا ہے۔ اس کتاب میں درج غیر مقلدین کی کتب کے حوالہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے لوگوں نے بھی ''تحذیر الناس''، ''براہینِ قاطعہ'' اور ''حفظ الایمان'' کی گستاخانہ عبارتوں کو گستاخانہ قرار دے کر ایک طرح سے ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' کی تائید وحمایت کردی ہے۔ ''اہلِ سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت'' میں آپ علماے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کا رَدّ غیر مقلد علما کی کتابوں کی روشنی میں ملاحظہ کریں گے، جس سے اِمامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِیْز کے مؤقف کی صداقت آپ پر واضح ہوجائے گی۔

یہ جواں سال محقق...... جناب میثم عباس قادری صاحب کے لیے یقیناً ایک بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آپ کی یہ تحقیقی کتاب ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء میں اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کی معرکہ آرا اِیمان افروز اور باطل شکن تالیف ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْن'' کے ساتھ پہلی مرتبہ شائع ہوئی تھی...... اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰه۔

پہلے ایڈیشن کی بہ نسبت اس میں کچھ حوالہ جات کا اِضافہ اور کچھ مقامات پر الفاظ تبدیل کیے گئے ہیں، اس کتاب میں غیر مقلدین کی کتب سے نقل کی گئی عبارتوں میں قوسین میں شامل الفاظ بھی غیر مقلدین ہی کے ہیں۔ جناب میثم عباس قادری صاحب کی اس تحقیقِ اَنیق کو دیکھ کر بے ساختہ دِل کی گہرائیوں سے اُن کے حق میں دعائے خیر نکلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اسی طرح احقاقِ حق اور ابطالِ باطل میں سرخرو رکھے۔ (آمین)

(ڈاکٹر) محمد حسین مُشاہدؔ رضوی
سروے نمبر ۳۹ پلاٹ نمبر ۱۴، نیا اِسلام پورہ،
مالیگاؤں (ناسک) ۴۲۳۲۰۳۔ انڈیا۔
mushahidrazvi79@gmail.com

’’اہلِ سنت کی حقانیت‘‘ پر حضرت علامہ مولانا مفتی توفیق احسؔن برکاتی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی، ممبئ کا تبصرہ

محترم میثم عباس قادری کے ذاتی احوال وکوائف سے مجھے بالکل بھی آشنائی نہیں، البتہ ان کے تعارُف کا بہترین حوالہ ان کی مصنفہ ومرتبہ کتابیں ہیں جو ان کی علمی شخصیت، تحقیقی مزاج، اخاذ ذہنیت اور کثرتِ مطالعہ کا پتہ دیتی ہیں۔ ان کتابوں کی سطر سطر سے ان کی دِینی وعلمی دَردمندی کا عکس نمایاں ہے، انھوں نے اپنی قلمی زندگی کے مختلف میدانوں میں کامرانی کا علَم بلند کیا ہے، اور متدین علما ومشائخ کی سرپرستی کو کبھی بوجھ محسوس نہیں کیا، جو بہت بڑی خوبی ہے۔ ورنہ آج حال یہ ہے کہ جنھیں تحریر وقلم کی معمولی شُد بُد حاصل ہوگئی اور ان کی چند کتابیں طبع ہوگئیں وہ خود کو ہر طرح کی تنقید وسرپرستی سے مبرَّا تصور کرنے لگتے ہیں، نتیـــجۃً ان کا رہوارِ قلم ٹھوکریں کھاتا نظر آتا ہے، اور ان کی فکروں میں بغاوت کی بُو آنے لگتی ہے، جو کسی طرح بھی مفید نہیں، بلکہ ان کا یہ اقدام سراسر اسلاف بیزاری، اقدار کی پامالی اور مسلک فروشی کا زائیدہ بن جاتا ہے، اور بہت سے نقائص ساتھ لاتا ہے۔ محترم میثم عباس قادری ان معنوں میں بالکل الگ تھلگ ہیں، وہ لمحہ لمحہ اپنے اسلاف علما، مجتہدین، مشائخ، محققین، مجددین اور دِین شناسوں کے دامنِ علم وفکر سے وابستگی کو اپنے فکر وقلم کی معراج سمجھتے ہیں اور اس میں خوش ہیں، اور یہی خوشی اِنْ شَاءَ اللہ انھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا تک لے جائے گی۔ ہندستان، پاکستان کے مذہبی رسائل وجرائد میں ان کی تحقیقی تحریریں اور قیمتی مقالات متواتر شائع ہوتے ہیں، اور ہم نے بھی کئی ایک کا مطالعہ کیا ہے، دورانِ مطالعہ یہ احساس دِل میں بار بار پیدا ہوا کہ میثم عباس قادِری جو بات کہتے ہیں بھرپور شواہد کے ساتھ اس میں وزن ضرور پیدا کرتے ہیں اور اتنے حوالے نقل کردیتے ہیں کہ مخالفین کو ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ملتا۔ ان

کے موضوعات بے حد متنوع ہیں اور سب میں قدرِ مشترک ان کی دِین شناسی، بدمذہبوں کا رَدّ و اِبطال اور حقائق کی نقاب کشائی ضرور ملتی ہے۔ **میثم عباس قادری تحقیق کے آدمی ہیں، اس لیے ان کی جو بھی کتابیں یا مضامین ہمارے مطالعے میں آئے ان میں ان کا یہی رنگ سب سے نمایاں دکھائی دیتا ہے۔**

زیرِ نظر کتاب ''اہلِ سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت'' اس اعتبار سے منفرد المثال تاریخی کاوش ہے کہ اس میں انھوں نے بالکل نئ حقیقتیں متعارف کرائی ہیں جن کی طرف علما و ارباب قلم کی نگہِ التفات کم کم تھی، بلکہ نہ کے برابر تھی۔ اس کتاب میں انھوں نے اہلِ دیوبند کے باطل نظریات و فاسد افکار کا رَدّ و اِبطال گروہِ وہابیہ کے معتبر علما و اہلِ قلم کی کتابوں سے پیش کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ ماضی میں دیوبندیوں کی تکفیر پر اہلِ سنت و جماعت کو طنز کا نشانہ بنانے والے وہابیہ اور غیر مقلدین علما نے خود ان عبارتوں کو متنازع قرار دیا ہے، جن کی بنیادوں پر علماے اہلِ سنت بالخصوص مجدِدِ اعظم، امام احمد رضا قادری قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فتوائے کفر دیا تھا، اور اس فتویٰ پر عرب و عجم کے متدین علما و مشائخ کی تقریظات ثبت ہیں، اور جو ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' اور ''اَلصَّوَارِمُ الْھِنْدِیَّة'' نامی کتاب میں جمع کردی گئی ہیں۔ یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جسے اِدارہ تحفظِ عقائدِ اہلِ سنت و جماعت، پاکستان نے جون ۲۰۱۶ء میں ضیغمِ اسلام علامہ پیر سید مظفر حسین قادری دَامَ ظِلُّہٗ کے اہتمام سے شائع کیا ہے، اور پہلا ایڈیشن ۲۰۱۳ء میں النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور نے طبع کرایا تھا۔ اسّی (۸۰) صفحات پر مشتمل یہ مختصر کتاب حوالوں میں جکڑی ہوئی ہے، اور وہ بھی اتنے مضبوط دلائل و شواہد ہیں کہ مخالف پَر نہیں مار سکتا، چہ جائے کہ ان کا جواب دینے کی حماقت کرے، لیکن ان سے کچھ بھی بعید نہیں، بلکہ ایسی حماقتیں ان کے اکابر سے بارہا سرزد ہوچکی ہیں اور ان کی رُسوائی کا سامان بنی ہیں۔

آغازِ کتاب میں معروف محقق و مصنف مولانا مفتی محمد حنیف خان رضوی (بریلی شریف) مفتی ذوالفقار نعیمی ککرالوی (اُتراکھنڈ) مفتی محمد راحت خان قادری (بریلی شریف) اور ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی (مالیگاؤں) کی مقدماتی تحریریں کتاب اور

مصنف کا موزوں تعارُف کرا رہی ہیں، اس کے بعد عرضِ مؤلف کے تحت میثم عباس قادری نے اپنی بات پیش کی ہے، اور پھر ترتیب وار اَصل موضوع کو نبھایا گیا ہے، اندازِ پیش کش انتہائی دلکش اور اسلوب محققانہ اختیار کیا گیا ہے تا کہ قاری حقائق کا مطالعہ کرتا جائے اور صداقتیں اس کے دل میں جاگزیں ہوتی جائیں۔ بحث کا طریقہ یہ ہے کہ اوّلاً دیوبندیوں کے معروف علما مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی کفریہ وگستاخانہ عبارتوں کو پیش کیا گیا ہے، اور پھر ان پر وہابی علما وارباب قلم کے ان فتاوٰی اور تحریرات کو بیان کیا گیا ہے جن میں ان عبارتوں کی قباحتوں اور کفریہ پہلوؤں پر کلام کیا گیا ہے، اور ان کے مصنّفین پر حکمِ شرعی دیا گیا ہے۔ یہ سارا کام انھوں نے انجام دیا ہے جو خود اس طرح کی صریح بے اَدبیوں کے مجرم ہیں، لیکن مسئلہ تکفیر میں انھوں نے وہی کہا ہے جو علماے اہلِ سنت کی زبان وقلم سے سننا، پڑھنا انھیں یک لخت نہیں بھاتا، اور وہ ان تنقیدات کو اپنے اُوپر محض اِلزام گردانتے ہیں، لیکن اب میثم عباس قادری نے انھیں ایسا آئینہ دکھایا ہے جو کبھی جھوٹ نہیں بولتا، وہ وہی دکھاتا ہے جو حقیقت میں مجرم کا اصلی چہرہ ہوتا ہے۔ کتاب کے سنجیدہ مطالعے سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ دیوبندی اور وہابی غیر مقلد میں بہت گہری فکری ونظریاتی ہم آہنگی ہے، اور عقائد کے معاملات میں یہ دونوں بھائی بھائی ہیں، اور بعد کی بحثوں سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اہلِ سنت وجماعت کسی کو بلا وجہ کافر نہیں کہتے، بلکہ اس کے کڑے شواہد موجود ہیں جنھیں مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس کتاب کی تصنیف پر محترم میثم عباس قادری مبارک باد کے مستحق ہیں، اُمید ہے کہ ان کی یہ کاوِش مزید طباعتوں کا مزہ چکھے گی، میری معلومات کی حد تک ابھی ہندستان میں اس کتاب کی کوئی اشاعت سامنے نہیں آئی ہے، کاش ایسا ہو جاتا!!!۔

توفیق احسنؔ برکاتی، ممبئی

(۱۵/ اگست ۲۰۱۶ء، دوشنبہ)

نوٹ: یہ کتاب ''جماعت رضائے مصطفیٰ، مہاراشٹر''

مقدمہ

مناظرِ اِسلام ابوالحقائق، حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه، گوجرانوالہ (مُتوفّٰی: ۳ جولائی ۲۰۲۲ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه ربّ العالمین

وَالصَّلاۃُ وَالسَّلام عَلٰی سیّدالمرسلین امابعد!

ہمارے پیارے آقا سیّد الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ علیه التحیة والثناء تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ معظم ومؤقر ہیں، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر رُکنِ ایمان، بلکہ جانِ ایمان ہے۔ ؎

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

بلاشُبہہ آپ کو ماننا اور دِل سے آپ کی تعظیم کرنا اور جان سے زیادہ محبوب رکھنا ایمان، جبکہ آپ کا اِنکار بےاَدبی اور بُغض کفر ہے۔ لہٰذا سعادت مند ہے وہ جو اُن کی سچی تعظیم اور دِلی محبت رکھے اور بدنصیب ہے وہ جو ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرے۔ اللہ تعالیٰ، اس کی آیات، انبیاے کرام کی شان میں بےاَدبی کرنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا دعویٰ کرے، کروڑ بار کلمۂ اِسلام پڑھے، وہ ہرگز ہرگز مومن نہیں، پرلے درجے کا بےایمان اور مُرتد ہے، یہ وہ بات ہے جس پر تمام مسلمان متفق ہیں۔

☆:- حضرت قاضی عیاض مالکی اندلسی رَحِمَهُ اللّٰه فرماتے ہیں:

”علماے اُمت کا اجماع ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو گالی دینے والا اور آپ کی بےاَدبی کرنے والا کافر ہے، اس کے لیے عذابِ الٰہی

کی وعید جاری ہے، اور اُمتِ مسلمہ کے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کردیا جائے، اور جس نے اس کے کافر ہونے اور اس کے عذاب کے بارے میں شک کیا وہ بھی کافر ہوگیا''۔ (الشِّفَاء ،جلد۲،صفحہ۲۱۵)

مزید لکھتے ہیں:

''جب صریح لفظ سے توہین کی گئی ہو تو تاویل کا دعویٰ ہرگز قبول نہیں ہوگا''

(الشِّفَاء ،جلد۲،صفحہ۲۱۷)

☆:۔''شرح الشفاء''میں ہے:

''کفر کا حکم جاری کرنے کا مدار ظاہری الفاظ پر ہوگا، اِرادے اور نیت کو نہیں دیکھنا ہوگا، اسی طرح توہین کرنے والے کے قرائنِ حال کو بھی نہیں دیکھا جائے گا''۔ (نسیم الریاض ،جلد۴،صفحہ۲۲۶)

توہین و بےاَدبی کا آغاز ابلیسِ لعین سے ہوا، اور منافقینِ مدینہ تک پہنچا۔ پھر وہاں سے علاقۂ نجد میں محمد بن عبدالوہاب کے حصے میں آیا۔ اس کے بعد وہابیوں، نجدیوں، غیرمقلدوں اور دیوبندیوں کے باواجان''محمد اسماعیل دہلوی'' نے ہندوستان میں اس تحریکِ توہین کا باقاعدہ آغاز''تقویۃ الایمان'' لکھ کر کیا، جس سے ہندوستان میں فتنہ وشورش اور گستاخی و بےاَدبی کا ایک طوفان جاری ہوگیا۔ اسماعیل دہلوی کو اس بات کا خود بھی اعتراف تھا کہ ہندوستان میں فرقہ واریت اور فتنہ وفساد کا بیج اس نے بویا ہے۔ ملاحظہ ہو! ''ارواحِ ثلاثہ''، صفحہ۸۴، حکایت نمبر۵۹۔ ''اکمل البیان''، صفحہ۱۴۔ اس کتاب میں اسماعیل دہلوی نے توحید ورسالت کا اِسلامی مفہوم بگاڑا، توہین و بےاَدبی کی انتہا کردی، اور شرعی ضوابط کے بخیے اُدھیڑ کر رکھ دیے، جس کا اعتراف نواب وحیدالزماں حیدرآبادی نے یوں کیا:

''ہمارے متاخرین دوستوں نے شرک کا حکم لگانے میں..........الخ۔

(بقیہ اھلِ جنت اھلِ سنت،صفحہ۲۵)

اسماعیل دہلوی کے اس فتنۂ گستاخی کے سدِّ باب کے لیے علماے اِسلام اُٹھ

کھڑے ہوئے۔صرف ایک حوالہ ابوالکلام آزاد کا ملاحظہ ہو:

’’شاہ عبدالعزیز کے انتقال کے بعد جب انھوں نے ’’تقویۃ الایمان‘‘ اور ’’جلاء العینین ‘‘لکھی اوران کے اس مسلک کا ملک میں چرچا ہوا،تو تمام علما میں ہلچل پڑگئی،ان کے رَدّ میں سب سے زیادہ سرگرمی بلکہ سربراہی مولانا منورالدین نے دِکھائی ،متعدد کتابیں لکھیں، اور ۱۲۴۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا،تمام علماے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا، پھرحرمین سے فتویٰ منگایا......اور جامع مسجد کا شہرۂ آفاق مناظرہ ترتیب دیا، جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبدالحیٔ تھے،دوسری طرف مولانا منورالدین اورتمام علماے دہلی‘‘۔(آزاد کی کہانی،خود آزاد کی زبانی،صفحہ ۳۶)

ہندوستان کے علماے اِسلام کی یہ وہی غیرتِ ایمانی اورشرعی ذمہ داری تھی جو ہر دَور میں گستاخوں کے مقابلے میں اہلِ اِسلام نے نبھائی ہے،اسماعیل دہلوی کی تعلیمات نے بڑے بڑے گستاخ اور منہ پھٹ جنم دیے، ہندوستان بھر کے تقریباً تمام گستاخ فرقوں کی انتہا اِسماعیل دہلوی پر ہوتی ہے،گوغیر مقلدنجدی وہابی اسماعیل کی تحریکِ توہین وتنقیص کے اہم رُکن ہیں،لیکن دیوبندی وہابی ٹولے نے دہلوی کے مقصدکو کماحقّہٗ اَدا کیا ہے۔رشید گنگوہی،خلیل انبیٹھوی،قاسم نانوتوی،اشرفعلی تھانوی اوردیگر دیوبندیوں نے اُودَھم مچادیا۔اللہ عَزَّوَجَلَّ اوررسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں کفر بکے،منہ بھرکر گالیاں دیں، گستاخی اور بےاَدبی کی انتہا کردی۔اپنے کفر مٹانے کے بجائے اورکفریات بکنے لگے،اپنی عزّت بچانے کی خاطراللہ ورسول کی عظمت کوداؤپہ لگادیا۔چنانچہ وہی ہوا جو ہمیشہ ہوتا رہا ہے،غیرت مند مسلمانوں اور سچے غلاموں نے ان کی حقیقت واضح کرتے ہوئے عوام النّاس کے سامنے ان کے پول کھول دیے،ان کے کفر یات طشت ازبام کیے،اوران پر شرعی حکم صادرفرمائے۔حضرت علامہ غلام دستگیر قصوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ نے ۱۳۰۶ھ میں خلیل انبیٹھوی اوررشید گنگوہی کی کتاب ’’براہینِ قاطعہ‘‘ کا

مُحَاسَبہ کرتے ہوئے اس کا شرعی تعاقب کیا، اسے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ بہاولپور میں تاریخی مناظرہ میں اسے بُری طرح شکست دی، خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف والوں (جو مناظرہ کے ثالث تھے) نے فیصلہ فرمایا کہ: ''دیوبندیوں کے عقائد وہابی گروہ سے ملتے ہیں''۔ جس کے نتیجے میں خلیل دیوبندی کو ریاست بدر کر دیا گیا۔ علامہ قصوری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ نے اس مناظرہ کی تفصیل ''تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل'' کے نام سے تحریر فرمائی، آپ نے اس کا عربی ترجمہ کر کے علماے حجاز کو پیش کیا، چنانچہ انھوں نے اس پر تقاریظ لکھیں، حتیٰ کہ دیوبندیوں کے مرکزی پیر حاجی اِمداداللہ مہاجر مکی اور پیر بھائی مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے بھی حضرت قصوری کی تائید فرما دی۔

بعدازیں ۱۳۲۰ھ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ نے دیوبندی دھرم کے گنگوہی، انبیٹھوی، نانوتوی اور تھانوی پر شرعی فیصلہ صادر فرمایا کہ یہ لوگ اپنے کفریات کی بنیاد پر قطعاً یقیناً کافر و مرتد ہیں۔ اس فتویٰ کو ''اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَدْ'' میں ''مطبع اہلِ سنت و جماعت، پٹنہ'' سے شائع فرمایا۔ چنانچہ ۱۳۲۳ھ میں آپ نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارتیں عربی میں ترجمہ کر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مفتیانِ کرام کے سامنے پیش کیں۔

علماے حرمین نے آپ کی تائید کرتے ہوئے ان دیوبندی عبارتوں کو کفریہ قرار دیا، اور چاروں دیوبندی مولویوں کو بحکمِ شریعت کافر و مرتد بتایا۔ یہ اِجماعی فتویٰ ۱۳۲۴ھ میں مکمل ہوا، اور ۱۳۲۶ھ میں ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' کے نام سے ''مطبع اہلِ سنت و جماعت، بریلی'' سے چھپ کر شائع ہوا۔ اور پھر انہی فتاوٰی کا خلاصہ ہندوستان کے معروف علما و مشائخ کے سامنے پیش کیا گیا تو دوسواَڑسٹھ (268) علما و مفتیانِ دین و مشائخِ طریقت نے ان عبارتوں کو کفریہ اور قائلین کو کافر و مرتد کہا۔ یہ فتاوٰی ۱۳۴۵ھ میں ''اَلصَّوَارِمُ الْہِنْدِیَّۃ'' کے نام سے ''مطبع حسنی، بریلی شریف'' سے چھپ کر عام ہوئے، اہلِ اِسلام کے یہ فتوے جب منظرِ عام پر آئے تو عوام وخواص دیوبندی کفریات سے آگاہ ہو کر صد نفرین کرنے

لگے،اب دیوبندیوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی ، یہ آگ بگولہ ہوگئے ، لگے چیخ وپکار کرنے اور ہاتھ پاؤں مارنے ، یہ ’’چور‘‘ تو شور مچاتے رہے،لیکن ان کے ساتھ ان کے فکری اور نظریاتی بھائی غیر مقلد وہابی نجدی بھی ان ہم نوا ہوگئے ،انہیں علمائے اِسلام کی اس شرعی گرفت اور اِسلامی کاروائی پر بڑا دُکھ ہوا،قلبی رنج محسوس کیا،صدمے سے نڈھال ہوگئے ،دیوبندیوں کے چہرے سے کفر واِرتداد کے داغ دھبےاور گستاخی وبےاَدبی کی سیاہی دُور کرنے کے لیےاظہارِ ہمدردی کرتے رہے،وکیلِ صفائی بنتے پھرتے،خودکوخیرخواہ اوران کا دِل جانی ثابت کرنے کی خاطر ان شرعی فتوؤں کی تردید کرتے ،اور دیوبندیوں کو دِین کے خادم حتیٰ کہ مناظروں میں انہیں سچے مسلمان ثابت کرنے کے لیے کمربستہ ہوجاتے ،اور کبھی دیوبندیوں کے رِستے ہوئے زخموں پر مرہم رکھتے ہوئے خودکوان کے’’ چچیرے بھائی‘‘ کہہ کر اپنی نجدی قوم کوان سے وابستہ رکھنے کی کوشش کرتے ،غیر مقلدوں کے ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری نےکس دَردِدل کے ساتھ لکھا ہے:

’’ہم نے صاف لکھا تھا کہ ہم جانتے ہیں کہ ان دونوں (غیر مقلدوں اور دیوبندیوں) میں بھی بعض اوقات نزاع ہوجاتی ہے۔اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح چچازاد سگے بھائیوں میں کبھی کبھی نزاع ہو جاتا ہے‘‘۔ (اخبار اہلحدیث،امرتسر،یکم شعبان ۱۳۳۲ھ)

دیکھ لیا آپ نے؟ کس صفائی کے ساتھ دونوں کو’’ چچازاد سگے بھائی‘‘ قرار دے کر دیوبندیوں کی وکالت وحمایت کی جارہی ہے۔اس موضوع پر راقم کے پاس متعدد حوالہ جات ہیں کہ دیوبندی اور غیر مقلد نجدی اَصلاً ایک ہیں جوضرورت کے وقت پیش کیے جاسکتے ہیں سرِ دست مزید ایک حوالہ پر اِکتفا کیا جارہا ہے۔ملاحظہ ہو!

غیر مقلدوں کے حافظ عزیز الدین مرادآبادی نے لکھا ہے:

’’پھر حضرات علمائے دیوبند میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ...... سے حُسنِ عقیدت رہی،آپ نے مسائل میں اہلِ حدیث مسلک کی تائیدات

فرمائیں، اور مولانا اشرف علی تھانوی سے بھی حُسنِ عقیدت ہے......آپ کو
مقدس بزرگ مانتا ہوں''۔ (اکمل البیان، صفحہ۳۱، مکتبہ سلفیہ، لاہور)

ان کے علاوہ کچھ عبارات پیشِ نظر کتاب کی اِبتداء میں بھی موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر مقلدین نے دیوبندیوں کا بھرپور ساتھ بھی دیا، اور پوری طرح ان کا دِفاع بھی کیا ہے۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ حق دبانے سے نہیں دبتا، مِٹانے سے نہیں مِٹتا۔''الحق یعلو و لا یعلی ''حق بلند ہوکر رہتا ہے، اور منکرین ومخالفین سے بھی خود کو منوا کر رہتا ہے، باطل اور اہلِ باطل میں اِتنی طاقت نہیں کہ وہ حق کو نمایاں ہونے سے روک سکیں۔ بالآخر باطل کو گھٹنے ٹیکنے پڑتے ہیں اور حق وصداقت کے سامنے جُھکنا پڑتا ہے، سواِسی طرح ہوا، ماضی میں علماے اہلِ سنت کے جن فتوؤں کے مقابلے میں غیر مقلد نجدی خم ٹھوک کر کھڑے ہوتے تھے، اور اپنے سگے چچیرے بھائیوں کو بچانے کی بیوقوفانہ کوشش میں سرگراں تھے، اب اُن کے خلاف چل پڑے ہیں اور دیوبندیوں پر لگائے گئے شرعی فتوؤں کی تائید کر دی ہے، علماے اہلِ سنت اور بالخصوص اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ ہی کی بولی بولنے لگے ہیں، اپنے چچیروں کو''کافر'' اور''گستاخ'' قرار دے دیا ہے، کیونکہ صدائے قرآنی آج بھی جاری برابر جاری ہے:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبٰطِلُ اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(ترجمہ:''اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مِٹ گیا، بیشک باطل کو مِٹنا ہی تھا'')

کسی نے کیا خوب لکھا ہے:

''باغبان سے بلبل وگل نے چھپایا تھا جسے
سُن رہے ہیں پتّہ پتّہ سے وہی افسانہ ہم

اور بقول کسے۔

تھیں میری اور رقیب کی راہیں جُدا جُدا
آخر کو ہم دونوں درِ جاناپہ جاملے

آج صرف غیر مقلد وہابی ہی نہیں بلکہ سعودی وہابی بھی دیوبندیوں کی تردید وتغلیط کرتے دکھائی دیتے ہیں، یہ وہابی غیر مقلد، سعودیوں کی روک تھام پر بغلیں بجارہے ہیں، ملاحظہ ہو! داؤد ارشد نے لکھا ہے:

''بلاشُبہہ سعودی عرب والوں نے ''تفسیرِ عثمانی'' کو شائع کیا، مگر جب علماے اہلِ حدیث کی طرف سے وضاحت کی گئی کہ اس تفسیر میں بعض شدید قسم کے غلط وباطل عقائد ہیں بالخصوص صفاتِ باری تعالیٰ میں تاویل وتحریف کی گئی ہے ...... اس وضاحت کے بعد سعودی عرب والوں نے ''تفسیرِ عثمانی'' کی تقسیم بند کردی''۔ (تحفۂ حنفیہ، صفحہ ۴۶۷، ۴۶۸)

☆ اہلِ سنت کے خلاف ڈیڑھ گز لمبی زبان نکال کر یہ کہنے والے کہ سعودی عرب میں بریلوی علما پر اور بالخصوص ''کنزالایمان'' ترجمہ پر پابندی ہے، یہ نہیں جانتے کہ وہاں ان کی ٹنڈووالی ''بسترچُک جماعت'' پر نہ صرف پابندی ہے، بلکہ سعودی عرب والوں نے ان کے خلاف ایک مستقل کتاب چھاپ رکھی ہے: ''القول البلیغ فی التحذیر من جماعۃ التبلیغ''۔ اس کتاب میں دیوبندیوں کو ''گمراہ'' اور ''بے دِین'' ثابت کیا ہے، اس کے علاوہ بھی سعودیوں نے ان کے خلاف کتب شائع کی ہیں۔ زبیر علی زئی نے اسے یوں بیان کیا ہے:

''سلفی علمانے دیوبندیوں کا بدعتی ہونا دلائل و براہین سے ثابت کیا ہے دیکھئے: ''معجم البدع'' للشیخ رائد بن صبری بن ابی علفۃ (صفحہ ۹۵)۔ و''القول البلیغ فی التحذیر من جماعۃ التبلیغ'' للشیخ حمود التویجری۔ ''جماعۃ التبلیغ عقید تھا وافکارمشائخھا'' لمیاں محمد اسلم۔ و۔ ''السراج المنیر فی تنبیہ جماعۃ التبلیغ علی اخطائھم'' للشیخ الدکتور محمد تقی الدین الھلالی المراکشی''۔ (بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ ۲۶، ۲۷)

حتیٰ کہ امین اوکاڑوی کے ایک شاگرد کو ابنِ باز نے اپنی مجلس سے نکال دیا، زبیر علی زئی سے ہی اس بات کو سُن لیں، لکھا ہے:

"دیوبندیوں کی معتبر کتاب "علمی مجالس" میں لکھا ہوا ہے کہ سعودی عرب کے مفتیِ اعظم، شیخ الاسلام، عبدالعزیز بن باز عَلَیۡہِ الرَّحۡمَہ نے ایک شخص کو اپنی مجلس سے نکال دیا تھا جس کے بارے میں انہیں یقین ہو گیا تھا کہ امین اوکاڑوی کا شاگرد ہے"۔ (دیکھیے صفحہ ۲۶۱)

اہلِ سنت و جماعت نے دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے انہیں گستاخ اور مرتد قرار دیا، جس پر اُس وقت غیر مقلد وہابی بے قرار ہوئے، لیکن آج غیر مقلدوں کو بھی اہلِ سنت کے موقف کا اِقرار کرنا ہی پڑا۔ متعدد حوالہ جات زیرِ نظر کتاب میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے کچھ مزید لیجئے!

داؤد ارشد غیر مقلد وہابی نے "گستاخِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کون؟" کے تحت لکھا ہے:

"موقع کی مناسبت سے ہم جھنگوی کے اکابر کی چند عبارات نقل کر کے دیوبندیوں کا اصلی و حقیقی اور مکروہ چہرہ دکھا دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی لکھتا ہے کہ "اوّل معنیٰ خَاتَمَ النَّبِیّٖن معلوم کرنے چاہییں تاکہ فہمِ جواب میں کچھ دِقّت نہ ہو، سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب سے آخری نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ تقدُّم یا تأخُّر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔

(تحذیر الناس، صفحہ ۵، طبع دارُ الاشاعت، کراچی ۱۹۷۶ء)۔

اس مردُود عبارت میں جہاں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہونے کا اِنکار ہے وہاں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

کی فضیلت خَاتَمَ النَّبِیّن کا بھی اِنکار کر دیا ہے۔حالانکہ خود رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے آخری نبی ہونے کو وجہِ فضیلت کہا ہے..........مگر نانوتوی نے مذکورہ عبارت میں اس کی وجہِ فضیلت کا اِنکار کر دیا ہے،اس خبیث عقیدہ کا لازمی نتیجہ تھا کہ نانوتوی ختمِ نبوت کا ہی اِنکار کر دیتا،چنانچہ ایسے ہی ہوا،لکھتا ہے کہ:

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو،تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔(تحذیر الناس،صفحہ ۱۸)

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو،تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔(تحذیر الناس،صفحہ ۳۴)

الغرض نانوتوی نے ختمِ نبوت کا اِنکار کر کے مرزائیوں کے لیے چور دروازہ کھول دیا،وہ آج علی الاعلان قاسم نانوتوی کی مذکورہ عبارات سے اِستدلال کرتے ہیں......مرزائیوں نے نانوتوی کی عبارت کو دلیل بنا کر عوام کو گمراہ کرنے کی سعیِ لاحاصل کی ہے''۔(تحفۂ حنفیہ،صفحہ ۳۱۶،۳۱۷)

''مولوی رشید احمد دیوبندی فرماتے ہیں کہ:''لفظ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن صفتِ خاصہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نہیں ہے،بلکہ دیگر اولیا وانبیا،اور علمائے ربانیین بھی موجبِ رحمتِ عالم ہوتے ہیں''۔

(فتاوٰی رشیدیہ،صفحہ ۲۱۸،طبع محمد علی کارخانہ اسلامی کتب،کراچی)

حالانکہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْن کی صفت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہے،اور اس صفت میں کوئی ولی و پیر اور مولوی شریک و سہیم نہیں ہے،یہ تو ایسی گستاخی ہے جو مبتدعینِ دیوبند کو بھی مُسَلَّم ہے..........مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ..........جھنگوی کے اکابرین کی اس قدر گستاخیاں ہیں کہ اگر تفصیل عرض کی جائے تو بات لمبی ہو جائے گی،لہٰذا انہیں چند

باتوں پر اکتفا کر رہا ہوں''۔ (تحفۂ حنفیہ، صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

غیر مقلدوں کا دیوبندیوں کی گستاخانہ اور کفریہ عبارت کو توہین و بے اَدبی قرار دینا ایک طرف، مزہ تو یہ ہے کہ ان عبارات پر بے خبری میں دیوبندیوں نے خود بھی فتوے جڑ کر مسلکِ اعلیٰ حضرت اور اکابرینِ ملت کی صداقت وحقانیت کا ڈھنڈورا پیٹ دیا ہے، ملاحظہ ہو!

(۱) قاسم نانوتوی نے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے اِجماعی اور متواتر معنیٰ کا اِنکار کیا، جس پر ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کو بھی قادیانی کے مقابلے میں لکھنا پڑا:

''اگر پہلا معنٰی اسلامی تھا تو یہ یقیناً کفر ہے''۔ (تریاقِ اکبر، صفحہ ۹۵)

(۲) الیاس گھمن دیوبندی نے دیوبندی اکابر گنگوہی وانبیٹھوی کے کفر کو یوں بیان کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم رکھنا بھی کفر ہے''۔

(صراطِ مستقیم کورس برائے مرد حضرات، صفحہ ۳۱)

اگر وہم کفر ہے تو امکانِ کذبِ باری کا عقیدہ بھی کفر ہے۔

(۳) مزید لکھا ہے:

''آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے صرف اِتنی سی فضیلت کا قائل ہونا جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہے، کفر اور بے دِینی ہے'' (ایضاً صفحہ ۶۲)

یعنی اسماعیل دہلوی کافر و بے دِین ہے۔

(۴) مزید لکھتا ہے:

''توہینِ علمِ نبوت: اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم سے زیادہ ہے............ کفر ہے''۔ (ایضاً، صفحہ ۶۳)۔

یعنی ''براہینِ قاطعہ'' لکھنے والے، تصدیق کرنے والے اور اس کو دُرست ماننے والے سب دیوبندی کافر اور توہینِ علمِ نبوت کے مرتکب ہیں۔

نوٹ:-ایسا فتویٰ ''اَلْمُھَنَّدْ''، صفحہ ۵۷۔''شہابِ ثاقب''، صفحہ ۸۸۔اور ''عبارتِ اکابر'' وغیرہ متعدد کتبِ دیوبندیہ میں بھی ہے، اور بڑے بھائی جتنی فضیلت کے عقیدے پر کفر کا فتویٰ ''اَلْمُھَنَّدْ''، صفحہ ۵۴۔اور ''عباراتِ اکابر'' صفحہ ۶۶ تا ۶۹ وغیرہ پر بھی موجود ہے۔

(۵) خلیل انبیٹھوی نے تھانوی کی عبارت پر لکھا:

''جو شخص نبی عَلَیْہِ السَّلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے، وہ قطعاً کافر ہے''۔(اَلْمُھَنَّدْ، صفحہ ۶۴)

اَور مزے کی بات یہ ہے کہ اس مضمون پر تھانوی نے خود بھی کفر کا فتویٰ جاری کر دیا ہے، ملاحظہ ہو!''بسط البنان''، صفحہ ۱۹۔

(۶) منظور نعمانی نے مزید لکھا:

''جو شخص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کا منکر ہو، اَور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیا کے زمانہ کے بعد نہیں، بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آ سکتا ہے، تو وہ کافر ہے''۔(شہابِ ثاقب، صفحہ ۲۷)

مزید تفصیل کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

''دیوبندی مذہب'' از مولانا غلام مہر علی۔

'''شرک کیا ہے اور مشرک کون؟'' از راقم غلام مرتضٰی ساقی مجددی۔

کیونکہ اشرفعلی تھانوی نے بزبانِ خود اپنے گستاخ ہونے کا اِقرار کرلیا ہے، سُنیے کیا کہتے ہیں:

''ہم .... گستاخ ہیں''۔(افاضاتِ یومیہ، جلد ۴، صفحہ ۳۶۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں گستاخوں سے بچائے۔آمین۔

اس سلسلے کی اہم کڑی عزیزم میثم عباس رضوی طول عمرہٗ کا وہ مضمون ہے جو مزید اضافہ جات کے ساتھ ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' کے ساتھ چھپ رہا ہے۔

عزیز القدر میثم عباس رضوی صاحب ''نڈر'' اور'' بے باک سُنّی مجاہد'' ہیں۔قدرت نے ''حق گوئی''، ''اخلاق ومُرَوَّت'' اور'' ملنساری'' جیسی صفات سے نواز رکھا ہے ''ہنس مکھ''، ''خوش مزاج'' اور'' اعلیٰ اخلاق'' کے ساتھ'' راسخ علما کے قدردان'' ''متواضع'' اور'' عقیدت مند'' بھی۔''مطالعہ میں وُسعت''، ''تحریر وتحقیق سے اِنتہائی لگن'' اور'' تلاش وجستجو'' اور''محنت وریاضت'' جیسے اَوصاف سے خوب مُتَّصِف ہیں ۔دِین اور مسلک کے دِفاع کے لیے وقف ہیں، وسیع لائبریری رکھنے کے باوجود نئی کتب کی خرید کا سلسلہ جاری رہتا ہے، اس پُرفتن دَور میں ایسے غیرت منداور پُرجوش وصاحبِ ذوق نوجوان ملک وملت کا سرمایہ ہیں۔

زیرِنظر مضمون اوران کی دیگر قلمی کاوشیں اہلِ علم کوبھی اَنگُشت بہ دَنداں کردیتی ہیں کہ یہ نوجوان اس قدر مجاہد اور سرگرمِ عمل ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں آفات وبلیات سے محفوظ فرمائے اور بیش از بیش دِین ومسلک کے لیے خدماتِ لازوال کی توفیق عنایت فرمائے، رضوی صاحب نے متعدد حوالہ جات جمع کردیے ہیں، چند ایک عبارات وحوالہ جات جو اس مضمون میں شامل ہیں ہم نے سپردِقلم کردیے ہیں تاکہ ہمارا خون بھی شامل ہو، تزئینِ گلستاں میں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ رضوی صاحب مذکور اور دیگر مدافعینِ حق کو محفوظ ومامون فرمائے۔

آمین بحرمة سیدالمرسلین عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسۡلِیۡم۔

ایں دعا از من وازجملہ جہاں آمین باد

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

۳۔۱۲۔۲۰۱۴

عرضِ مؤلف

تمام تعریفیں حق سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے لیے ہیں جو اس کائنات کا رب ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، وہ خدائے بزرگ و برتر اپنے بندوں پر نہایت شفیق ہے، اُس کا بے پایاں کرم ہے کہ ہمیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمت میں پیدا کیا۔

کچھ سال قبل اکابرِ دیوبند کی گستاخانہ عبارات کے رَدّ میں غیر مقلدین کی کتب کے کچھ حوالہ جات مطالعہ میں آئے، تو راقم نے اُس وقت جناب سیّد بادشاہ تبسم بخاری صاحب کو پیش کر دیے تاکہ وہ اپنی زیرِ تالیف کتاب ''ختمِ نبوت اور تحذیر الناس'' میں شامل کر لیں، اب یہ کتاب شائع ہو چکی ہے، اور اس کے صفحہ ۴۶۰ سے صفحہ ۴۶۴ تک یہ حوالہ جات اس میں شامل ہیں۔ بعد ازاں اس موضوع پر مزید حوالہ جات راقم کی نظر سے گذرے، تو فیصلہ کیا کہ ان کو الگ سے کتابی شکل میں جمع کر دیا جائے۔ راقم کی یہ تالیف پہلی بار ۲۰۱۳ عیسوی/۱۴۳۴ ہجری میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت، مجددِ دین وملت، مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں قادری برکاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی معرکۃ الآراء، باطل شکن تالیف ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحر الْکُفْر وَالْمَیْن'' کے ساتھ ''النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور'' سے شائع ہوئی۔ دوسری بار ۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ میں ترمیم اور حوالہ جات کے مزید اِضافہ کے ساتھ ''اِدارہ تحفظِ عقائدِ اہلِ سنت، پاکستان'' سے شائع ہوئی۔ تیسری بار ماہنامہ ''اعلیٰ حضرت'' بریلی شریف (ہندوستان) جولائی ۲۰۱۶ء تا نومبر ۲۰۱۶ء میں قسط وار شائع ہوئی۔ چوتھی بار ''جماعت رضائے مصطفیٰ، مہاراشٹر (ہندوستان)'' سے برادرِ گرامی محمد زبیر قادری صاحب کی کوشش سے شائع ہوئی۔ اِس کتاب کی اِشاعتِ ثانی پر علامہ مفتی توفیق احسن برکاتی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی (بمبئی، ہندوستان) نے تبصرہ تحریر فرمایا تھا، وہ بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ مناظرِ اِسلام، حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (گوجرانوالہ)

نے اس کتاب کی طبع ثانی کے لیے ایک مقدمہ تحریر فرمایا تھا، جو کہ بوجوہ سابقہ اِشاعتوں میں شامل نہ ہو سکا۔ وہ مقدمہ بھی اِس اِشاعت میں شامل کر دیا گیا ہے، لیکن افسوس کہ اس کی اشاعت سے قبل ہی ۳ جولائی ۲۰۲۲ء کو حضرت علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔

اِس کتاب کی پانچویں اِشاعت ترمیم اور حوالہ جات کے مزید اِضافہ کے ساتھ ایک بار پھر ''النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور'' کی جانب سے ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ اس میں اکابرِ دیوبند کی چندوہ گستاخانہ عبارات بھی پیش کی گئی ہیں جو ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' میں مذکور نہیں ہیں، لیکن علماے اہلِ سنت نے ان کا رَدّ کیا ہے۔

وہابی نجدی علما کی عربی کتب کے اِقتباسات کے اُردو مفاہیم پر نظرِ ثانی و اصلاح حضرت مولانا مزمل رضا قادری مُدَّظِلُّہ الْعَالِی نے فرمائی، جس کے لیے ان کا مشکور ہوں۔

نوٹ: اس کتاب میں غیر مقلد علما کی کتب سے نقل کردہ اِقتباسات میں قوسین ( ) میں درج الفاظ بھی اصل سے ہی نقل کیے گئے ہیں۔

ایک اہم اعلان: میری اپنی تحریر یا میری مرتب کردہ کسی بھی کتاب میں اگر کسی ایسی بات کی نشان دہی ہو، جو جمہور اہلِ سُنت و جماعت بالخصوص اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، مولانا الشاہ مفتی احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مسلک کے خلاف ہو، تو میں اُس سے پیشگی رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے خدمتِ دین کی توفیق دیے رکھے، اِسلام پر ہی زندہ رکھے، اور اِسی پر موت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم۔

میثم عباس قادِری رضوی، لاہور، پاکستان

massam.rizvi@gmail.com

اگست ۲۰۲۳ء/ صفر المظفر ۱۴۴۵ھ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

مولوی امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کے مُسَلَّمَہ اُصول کے مطابق دیوبندی گستاخ ہیں:

مولوی محمود عالم صفدر اوکاڑوی دیوبندی نے مولوی امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کے حوالے سے لکھا ہے:

''حضرت نے لطیفہ سُنایا۔ لطیفہ:۔ ہمارا دوست ہے بشیر احمد ہے، بڑا مزاحیہ ہے، مجھے کہنے لگا کہ آج کل جمہوریت کا دَور ہے، میں تو آج کل مسئلے جمہوریت سے حل کرتا ہوں۔ کہنے لگا بریلوی بھی کہتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث کو مانتے ہیں، دیوبندی بھی کہتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث کو مانتے ہیں، غیر مقلد بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث کو مانتے ہیں۔ ان میں سے **جس طرف دو ہو جائیں، وہ مسئلہ سچا ہوتا ہے، واقعی اُصول اس کا صحیح ہے''**

(انوارِ صفدر، جلد ۱، صفحہ ۳۷۸، مطبوعہ مکتبہ اھلِ السُّنَّۃ والجماعۃ، ۸۷۔جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا)

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ دیوبندیوں کی تکفیر کے متعلق اہلِ سنت و جماعت کا مؤقف (اس پہلو سے بھی) حق پر مبنی ہے، کیونکہ دیوبندیوں کے ''ہم مخرج'' اور ''ہم عقیدہ'' غیر مقلد وہابی علما نے بھی دیوبندی اکابر کی عبارات کو گستاخانہ قرار دے کر ہماری تائید کی ہے۔ اور مولوی امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کا یہ مُسَلَّمَہ اُصول ہے کہ: **''جس طرف دو ہو جائیں، وہ مسئلہ سچا ہوتا ہے''**۔

اکابرِ دیوبند کی تکفیر کے متعلق مولوی ابوایوب دیوبندی کے سوال کے جواب میں مکمل کتاب:

ہٹ دھرمی میں اپنی مثال آپ ، نام نہاد دیوبندی مناظر، مولوی ابوایوب قادری نے اہلِ سنت وجماعت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ سوال قائم کیا ہے کہ:

''بریلوی علمانے علماے دیوبند پر گستاخِ رسول ہونے کا فتویٰ لگایا، مَعَاذَاللّٰہ ۔اورانہیں کافرقرار دیا۔ بریلوی حضرات یہ بتادیں کہ علماے دیوبند کی گستاخیاں کیا صرف علمائے بریلی ہی کو نظر آئیں، یا اہل السنّت والجماعت کا کوئی اور فرقہ بھی ان سے متفق ہے؟ کیا دوسرے حق مسلک والے دیوبند کی عبارتوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں؟''

(پانچ سو باادب سوالات، صفحہ۱۲، ۱۳، مطبوعہ، دارُالنعیم، بیسمنٹ دکان نمبر ۱، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، چیئر جی روڈ، اُردو بازار، لاہور)

یہ کتاب مولوی ابوایوب دیوبندی کے منقولہ بالا سوال کا جواب ہے، جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ غیر مقلد وہابی نجدی علما (جنہیں دیوبندی اہلِ سنت میں شمار کرتے ہیں) نے بھی دیوبندی اکابر کی عبارات کو گستاخانہ قرار دیا ہے۔

اکابرِ دیوبند کی گستاخانہ عبارات:

جو قارئین ابھی تک سُنّی دیوبندی اِختلاف کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں، اُن کے لیے اِس اُصولی اِختلاف کی وجہ بننے والی علماے دیوبند کی وہ گستاخانہ عبارات پیش کی جارہی ہیں جن کی وجہ سے علماے حرمین شریفین وعلماے ہندوستان نے ان کو کافر قرار دیا تھا۔

☆ دیوبندی مذہب کے اِمام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے کو عوام کا خیال قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاے سابق کے زمانے کے بعد، اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر

اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدُّم یا تأخُّرِ زمانی میں بِالذّات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے“۔

(تحذیر الناس، صفحہ۴،۵، مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔ ایضاً: صفحہ۴۱، اِدارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھر کی، گوجرانوالہ)

☆ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی دوسری عبارت ملاحظہ کریں جس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں کسی نبی کے وجود کو ختمِ نبوت کے منافی نہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

”اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے“۔

(تحذیر الناس، صفحہ۱۸، مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔ ایضاً: صفحہ۶۵، اِدارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھر کی، گوجرانوالہ)

☆ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو آپ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آئے گا، عبارت ملاحظہ کیجیے:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت ِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“۔

(تحذیر الناس، صفحہ۳۴، مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔ ایضاً: صفحہ۸۵، اِدارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھر کی، گوجرانوالہ)

مولوی قاسم نانانوتوی دیوبندی کی یہ تینوں عبارات اپنی جگہ مستقل کفر ہیں۔

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کے نام سے شائع ہونے والی کتاب ”براہینِ قاطعہ“ میں لکھا ہے کہ شیطان و مَلَكُ الْمَوْت

کے لیے علم کا وسیع وزائد ہونا تو نص یعنی آیتِ قرآنی اور حدیثِ نبوی سے ثابت ہے، لیکن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّم کے لیے علم کا وسیع وزائد ہونا کسی نص یعنی کسی آیت، کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّم کے لیے علم کا وسیع ہونا ''نصوصِ قطعیہ کے خلاف'' اور ''شرک'' ہے، اصل عبارت ملاحظہ کیجیے:

''شیطان ومَلَکُ الۡمَوۡت کا حال دیکھ کر علم محیطِ زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان ومَلَکُ الۡمَوۡت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وُسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔

(براہین قاطعہ، صفحہ ۵۵، مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی)

☆ مولوی عبدالرؤف جگن پوری دیوبندی نے بھی ''براہینِ قاطعہ'' کی عبارت کی توضیح کرتے ہوئے لکھا ہے:

'' مَلَکُ الۡمَوۡت اور شیطانِ مردُود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے، اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیاء، حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے''۔

(بـرأة الابـرار، صفحہ ۵۷، مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور۔ ایضاً: صفحہ ۵۷، مطبوعہ تحفظِ نظریاتِ دیوبند، اکادمی پاکستان۔ اگست ۲۰۱۲ء)

یعنی دیوبندی مذہب کے مطابق حضرتِ مَلَکُ الۡمَوۡت اور شیطانِ مردُود نصِ قطعی سے اللہ کے شریک ہیں۔ (نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡ ذٰلِك)۔

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی پہلے عقیدۂ امکانِ کذبِ باری کے خلاف تھے، اسی لیے انہوں نے حضرت مولانا وصی احمد محدثِ سُورتی رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی

عَلَیہ کی کتاب ''جامع الشواھد'' کی تائید کی تھی، جس میں غیر مقلدین کے عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رَدّ کیا گیا ہے۔ ''جامع الشواھد'' کی تائید کے بعد مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اِسماعیل دہلوی کی اِتباع کرتے ہوئے عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل ہوگئے، کچھ عرصہ بعد مزید پیش قدمی کرتے ہوئے مولوی رشید احمد گنگوہی نے ایک فتویٰ میں وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کا اِثبات کردیا۔ مذکورہ کفری فتویٰ ذیل میں ملاحظہ کریں:

(سوال):۔ ما قولکم رَحِمَکُمُ اللّٰہ ۔ دو شخص کذبِ باری میں گفتگو کرتے تھے، ایک کی طرف داری کے واسطے تیسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ۔ الخ۔

لفظِ ''مــا'' عام ہے، شامل ہے معصیت قتلِ مؤمن کو۔ پس آیتِ مذکورہ سے معلوم ہوا کہ پروردگار مغفرتِ مؤمن قاتل بالعمد بھی فرمادے گا۔ اور دُوسری آیت میں ہے:

مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا۔ الخ۔

لفظ ''مَنْ'' عام ہے، شامل ہے مؤمن قاتل بالعمد کو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن قاتل مؤمن بالعمد کی مغفرت نہ ہوگی۔ اس قائل کے خصم نے کہا کہ آپ کے اِستدلال سے وقوعِ کذبِ باری ثابت ہوتا ہے، کیونکہ آیت میں ''وَیَغْفِر'' ہے، نہ ''ویمکن ان یغفر''۔ **یہ سُن کر اس قائل نے جواب دیا: میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کا قائل نہیں ہوں۔** اور دُوسرا قول اسی قائل کا یہ ہے کہ کذب، علی العموم قبیح بمعنی منافر للبطع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض مواضع میں جائز رکھا ہے، اور ''توریہ'' وعین کذب بمعنی بعض مواضع میں دونوں اولیٰ ہیں۔ نہ فقط ''توریہ''۔ آیا یہ قائل

مسلمان ہے یا کافر؟ اور مسلمان ہے تو بدعتی ضال؟ یا اہلِ سُنّت و جماعت باوجود کرنے کذبِ باری تعالیٰ کے؟۔ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا۔

الجواب :۔ اگرچہ شخصِ ثالث نے تاویلِ آیات میں خطا کی، مگر تاہم اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے، کیونکہ وقوعِ خُلْفِ وعید کو جماعتِ کثیرہ علماے سلف کی قبول کرتی ہے۔ چنانچہ مولوی احمد حسن صاحبِ رسالہ ''تَنْزِیْہُ الرَّحْمٰن '' اپنے رسالہ میں تصریح کرتے ہیں۔ بقولہ: ''علاوہ اس کے مجوزینِ خُلْفِ وعید، وقوعِ خُلف کے بھی قائل ہیں۔ چنانچہ ان کے دلائل سے ظاہر ہے۔ حیث قالوا لانہ لیس بنقص بل ھو کمال''۔ الخ۔

اس سے ظاہر ہوا کہ بعض علما وقوعِ خُلْفِ وعید کے قائل ہیں، اور یہ بھی واضح ہے کہ خُلْفِ وعید خاص ہے، اور کذب عام ہے، کیونکہ کذب بولتے ہیں قولِ خلافِ واقع کو۔ سووہ گاہ وعید ہوتا ہے، گاہ وعدہ، گاہ خبر۔ اور سب کذب کے انواع ہیں، اور وجود نوع کا وجودِ جنس کو مستلزم ہے۔ اِنسان اگر ہوگا تو حیوان بالضرور موجود ہووے گا۔ **لہٰذا وقوعِ کذب کے معنی دُرُست ہوگئے۔ اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو۔ پس بناءً علیہ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے کہ اس میں تکفیر علماے سلف کی لازِم آتی ہے۔**

ہر چند یہ قول ضعیف ہے، مگر تاہم متقدمین کے مذاہب پر صاحبِ دلیلِ قوی کو تضلیل صاحبِ دلیلِ ضعیف کی دُرُست نہیں۔ دیکھو کہ حنفی، شافعی پر، اور برعکس، بوجہ قوتِ دلیل اپنی کے طعن و تضلیل نہیں کرسکتا۔ انا مومن ان شاءَ اللّٰہ کا مسئلہ کتبِ عقائد میں خود لکھتے ہیں۔ لہٰذا اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے، البتہ بہ نرمی اگر فہمائش ہو بہتر ہے۔ البتہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے کہ اس میں کسی

کا خلاف نہیں۔ اگرچہ اس زمانے میں لوگوں کو اَبعاد بے جا ہوگیا ہے۔

قَالَ اللّٰہ: وَلَوْشِئْنَا لَاٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ ھُدٰھَا وَلٰکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔الاٰیۃ۔فقط وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوھی عُفِیَ عَنْہُ۔مُہر: رشید احمد۔

سوال میں واضح طور پر لکھا ہے کہ قائل نے کہا: میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذب کا قائل نہیں ہوں، یعنی اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ جھوٹ بول چکا ہے۔لیکن اپنے فتویٰ میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل پر شفقت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ'': ایسے شخص کو کافر، بدعتی ضال، فاسق، یا کوئی سخت کلمہ ہرگز نہیں کہنا چاہیے، وقوعِ کذب کے معنی دُرُست ہوگئے''۔

نا قابلِ تردید دلائل سے اس بات کا ثبوت کہ ''کفری فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ'' مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہی لکھا تھا:

چونکہ دیوبندی علما ''فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ'' سے جان چھڑانے کے لیے مولوی رشید احمد گنگوہی کی طرف اِس کی نسبت سے اِنکار کرتے ہیں، اس لیے اس فتویٰ کی بابت کچھ تفصیل یہاں پیش کی جارہی ہے۔

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کا تحریر کردہ اصل فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ، حضرت علامہ مولانا نذیر احمد خان رامپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس موجود تھا، آپ اس فتویٰ کے متعلق لکھتے ہیں:

''گنگوہی صاحب ایسے بہادر ہیں کہ اپنے مُہری فتوے میں وقوعِ کذب کے معنے دُرُست کرتے ہیں، اور ''وعدہ'' و ''وعید'' و ''خبر'' کو کذب کے ''انواع'' اور کذب کو اُن کی ''جنس'' فرماتے ہیں، اَور مثال حیوان و اِنسان کی دیتے ہیں، جس سے امکانِ کذب سے ترقی کر کے وعدوں

وعیدوں اور خبروں الٰہیہ کا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ کاذِب ہونا ضروری ثابت ہو گیا، جیسے انسان کے واسطے حیوان ضروری ہے۔ وہ فتویٰ اصل راقم کے پاس موجود ہے۔ نقل اُس کی ''صیانۃ الناس'' کے آخر میں چند سال سے مطبوع ہو گئی ہے۔''

(السیف المسلول علٰی منکر علم غیب الرسول، صفحہ ۱۴، مطبوعہ مطبع گلزارِ حسنی، بمبئی)

☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ وقوعِ کذبِ باری کے متعلق ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن'' میں فرماتے ہیں:

''تیسرا فرقہ وہابیۂ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پَیرو: پہلے تو اُس نے اپنے پیرِ طائفہ اسماعیل دہلوی کے اِتباع سے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یہ اِفترا باندھا کہ: ''اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے''۔ اور میں نے اُس کا یہ بے ہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رَدّ کیا، جس کا نام ''سُبُحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح'' (۱۳۰۷ھ) رکھا۔ اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اُس کی طرف اور اُس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اُس کے پاس سے رسید آ گئی، جسے گیارہ برس ہوئے اور مخالفین تین برس خبریں اُڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا، لکھ گیا، چھاپا جائے گا، چَھپنے کو بھیج دیا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس لیے نہ تھا کہ دَغابازوں کے مکر کو راہ دِکھاتا، تو وہ نہ کھڑے ہو سکے، نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے۔ اَور اَب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کر دیں، جس کی ہیئے کی آنکھیں (یعنی دل کی آنکھیں از ناقل) پہلے سے پُھوٹ چکی تھیں، تو اب جواب کی اُمید کہاں؟ اور کیا خاک کے نیچے سے مُردہ جھگڑنے آئے گا؟۔ پھر تو ظلم وگمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اُس

کا مُہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا، جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رَد کے چَھپا) صاف لکھ گیا کہ ''جو اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (مَعَاذَاللّٰہ تَعَالٰی) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا ، اَور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا، تو اُسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار، فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں، جیسا اُس نے کہا، اَور بس نہایتِ کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی''۔

تو لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہ ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے امکانِ کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھ، کیونکر وقوعِ کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یوں ہی سُنَّتِ الٰہیہ جَلَّ وَعَلَا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بَہرا کیا۔ اور اُن کی آنکھیں اندھی کردیں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم''

(حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحر الْکُفْر وَالْمَیْن، عربی مع اُردو ترجمہ، صفحہ ۹۰۔۱۰۷۔۱۹۸، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ۵۲۔ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، ممبئی۔ ایضاً: مطبوعہ النُّوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، کچا رشید روڈ، بلال گنج، لاہور)

☆ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، فتویٰ وقوعِ کذبِ باری کے متعلق ''تمہیدِ ایمان'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''خدارا انصاف! کیا جس نے کہا کہ:

''میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں''۔

یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے، جھوٹ بولا، جھوٹ بولتا ہے۔ اُس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ:

''اگرچہ اس نے تاویلِ آیات میں خطا کی، مگر تاہم اُس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے''۔

جس نے کہا کہ: ''اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے''۔
جس نے کہا کہ: ''اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے، حنفی، شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا''
یعنی خدا کو مَعَاذَاللّٰہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی، شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اُوپر باندھے، کسی نے نیچے۔ ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا، کسی نے جھوٹا:
''لہٰذا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے''۔
یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے، اسے گمراہ کیا معنی، گنہگار بھی نہ کہو۔ کیا جس نے یہ سب تو اُس مکذِّبِ خدا کی نسبت بتایا، اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنی اقرار کے، کہ:
''قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلۂ اتفاقیہ ہے''
صاف صریح کہہ دیا کہ: ''وقوعِ کذب کے معنی دُرُست ہو گئے''
یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے، خود مسلمان ہو سکتا ہے؟
مسلمانو! خدارا انصاف، اِیمان نام کاہے کا تھا؟ تصدیقِ الٰہی کا۔ تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے؟ تکذیب۔ تکذیب کے کیا معنی ہیں؟ کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذِب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے، تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے۔ خدا جانے مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے۔ اُن میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ اُنہیں اُس کی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے۔ ایسا تو دُنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا، اُس

کے کلام کو اُس کا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ:

''اُس نے جھوٹ کہا، اُس سے وقوعِ کذب کے معنی دُرُست ہو گئے''

غرض کوئی ذِی اِنصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے مونھ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت امتحانِ الٰہی ہے، واحدِ قہار جبار عَزَّ جَلَالُہٗ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اُوپر گزریں، پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا، ہرگز اللہ و محمد رسول اللہ جَلَّ وَعَلَا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مقابل تمہیں ان کی حمایت نہ کرنے دے گا، تم کو ان سے گھن آئے گی، نہ کہ ان کی پچ کرو۔ اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہمل و بے ہودہ تاویل گڑھو''۔

(تمہیدِ ایمان بآیاتِ قُرآن، صفحہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، مطبوعہ مطبع اہلِ سنت و جماعت، واقع بریلی۔ بارِ دُوم)

☆ ''تمہیدِ اِیمان'' میں ایک اور مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت، فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے متعلق فرماتے ہیں:

''مکرِ چہارم: اِنکار، یعنی جس نے اُن بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں، اُس کے سامنے صاف مُکر جاتے ہیں کہ اُن لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو اُن کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دِکھا دیتا ہے، اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر مونھ بنا کر چل دیے، یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجیے تو میں وہی کہے جاؤں گا۔ اور بے چارہ بے علم ہوا، تو اُس سے کہہ دیا: اِن عبارتوں کا یہ مطلب نہیں۔ اور آخر ہے کیا۔ یہ در بطن قائل۔ اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ:

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَاقَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ۔

''خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے نہ کہا، حالانکہ بے شک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے کافر ہوگئے''۔

ع
ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں جن میں یہ کلماتِ کفریہ ہیں، مُدّتوں سے اُنہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ (۱) کر شائع کیں، اَور اُن میں بعض دو دو بار چھپیں (۲) مدتہا مدت سے علمائے اہلِ سنت نے اُن کے رَدّ چھاپے، مواخذے کیے، وہ فتویٰ (۳) جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذِب جھوٹا مانا ہے، اَور جس کی اصل مُہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے، اور اُس کے فوٹو بھی لیے گئے، جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دِکھانے کے لیے مع دیگر کُتُبِ دُشنامیاں گیا تھا، سرکارِ مدینہ طیّبہ میں بھی موجود ہے۔ یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ ہجری میں رسالہ ''صیانة الناس'' کے ساتھ ''مطبع حدیقة العلوم، میرٹھ'' میں مع رَدّ کے شائع ہو چکا۔ پھر ۱۳۱۸ھ میں ''مطبع گلزارِ حسنی، بمبئی'' میں اُس کا اور مفصل رَدّ چھپا (۴)۔

پھر ۱۳۲۰ھ میں ''پٹنہ عظیم آباد، مطبع تحفہ حنفیہ'' میں اُس کا اَور قاہر رَدّ چھپا،

(۱):۔ یعنی ''براہین قاطعہ'' و ''حفظ الایمان'' و ''تحذیر الناس'' وکتبِ قادیانی وغیرہ۔۱۲۔ کاتب عُفِیَ عَنْہُ۔

(۲):۔ جیسے ''براہینِ قاطعہ'' و ''حفظ الایمان'' ۔۱۲۔ کاتب عُفِیَ عَنْہُ۔

(۳):۔ یعنی فتوائے گنگوہی صاحب ۔۱۲۔ کاتب عُفِیَ عَنْہُ۔

(۴):۔ یہاں سیدی اعلیٰ حضرت کی مراد مولانا عبیداللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی کتاب ''تنبیه الغفول عن علم غیب الرسول'' ہے، جس کے آخر میں مولانا نذیر احمد رامپوری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا یہ فتویٰ شائع ہوا تھا۔ (میثم قادِری)

اَور فتویٰ دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مَرا، اَور مَرتے دَم تک ساکت رہا، نہ یہ کہا کہ وہ فتویٰ میرا نہیں، حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا اِنکار کر دینا سہل تھا۔ نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلِ سنت بتا رہے ہیں، بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ نہ کفرِ صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی، جس پر اِلتفات نہ کیا۔ زید سے اُس کا ایک مُہری فتویٰ اُس کی زندگی وتندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے، اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو، اَور سالہاسال اُس کی اِشاعت ہوتی رہے، لوگ اُس کا رَدّ چھاپا کریں، زید کو اُس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سُنے اور اُس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے اِنکار اَصلاً شائع نہ کرے، بلکہ دَم سادھے رہے، یہاں تک کہ دَم نکل جائے۔ کیا کوئی عاقل گمان کرسکتا ہے کہ اس نسبت سے اُسے اِنکار تھا یا اُس کا مطلب کچھ اور تھا؟۔ اور اُن میں کے جو زندہ ہیں آج کے دَم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں، نہ اپنی دُشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں۔ ۱۳۲۰ھ میں اُن کے تمام کفریات کا مجموع یکجائی رَدّ شائع ہوا۔ پھر ان دُشناموں کے متعلق کچھ عمائدِ مسلمین، علمی سوالات ان میں کے سرغنہ کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اُس کی کیفیت پوچھیے۔ مگر اُس وقت بھی نہ اُن تحریرات سے اِنکار ہو سکا، نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی۔ بلکہ کہا تو یہ کہا کہ:

’’میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں، معقول بھی کر دیجیے تو وہی کہے جاؤں گا‘‘۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذِکر بھی جبھی ۱۵ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ اِنکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجیے کہ اللہ ورسول کو یہ دُشنام دہندہ لوگ دُنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے، اس کا علاج کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ حیا دے۔''

(تمہیدِ ایمان بآیاتِ قُرآن، صفحہ ۳۸، ۳۹، ۴۰، مطبوعہ مطبع اہلِ سنت وجماعت، واقع بریلی۔ بارِ دُوم)

☆ سیدی اعلیٰ حضرت کے قصیدہ ''الاستمداد'' کی شرح میں فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے بارے میں لکھا ہے:

تکمیل: ۵۹۔ دیکھا امکانِ کذب کی ضلالت کہاں تک کھینچ کر لے گئی۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّھِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔ ((ھُود:۱۸))

''اس سے بڑھ کر ظالم کون، جس نے اللہ پر جھوٹ کی تہمت رکھی، یہ لوگ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اَور گواہ کہیں گے یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا، سُنتے ہو اللہ کی لعنت ان ظالموں پر''

یہ اصل فتویٰ گنگوہی کی مُہری دستخطی ان کے فتاوٰی کے معروف خط کا لکھا ہوا موجود ہے، اس کے عکس لیے گئے، ایک فوٹو سرکارِ مدینہ طیبہ میں ہے، کئی ہندوستان میں ہیں۔ اوّل بار ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں خاص میرٹھ میں، کہ اس وقت انہیں کی قلم رَو میں تھا، چَھپ کر شائع ہوا۔ اس پر مواخذات ہوا کیے، اس کے بعد پندرہ برس گنگوہی صاحب بقیدِ حیات

رہے، ۱۳۲۳ھ میں مَرے، کبھی نہ کہا کہ یہ فتویٰ میرا نہیں، اب ان کے مَرنے کے بعد اَذناب مُنکِر ہیں، اوران کے فتاوٰی میں ایک فتویٰ بھی داخل کرلیا ہے کہ جووقوعِ کذب مانے کافر ہے، مگراس سے کیا فائدہ؟ یہ گنگوہی صاحب کی ہی تکفیرتو ہوئی، تم نے خود نہ کی ان کے مونھ سے کرائی کہ اتم وابلـــغ ہو۔ لُطف یہ کہ وہ فتویٰ ۱۳۰۷ھ کا ہے، اَور یہ ۱۳۰۸ھ کا۔ تو وہ اگر تھا بھی، اس سے منسوخ ہوگیا۔ مسلمانو! لِلّٰہِ اِنصاف:

اوّلاً: اِتنا عظیم اَخبث، گندا کفر کہ آج تک کسی ہندو، مجوسی، آریہ، یہودی نے بھی نہ بَکا ہوگا: اُس کا معبود جھوٹا کذاب ہے۔ گنگوہی صاحب کی نسبت شائع ہو، اُس کے رَدّ ہوں، اُس پر گنگوہی صاحب کی تکفیریں ہوں، اور گنگوہی صاحب ۱۵ برس جئیں، اور اَصلاً اِنکار نہ کریں، کوئی عاقل اسے قبول کرسکتا ہے، اگراس میں ایک حرف کا بھی ان کی اصل تحریر سے فرق ہوتا جس سے ان پر اتنا موٹا کفر آتا، چیخ پڑتے، اشتہار پر اشتہار شائع کرتے کہ: ''یہ مجھ پر اِفترا ہے، میرے اصل فتوے میں یہ تھا، اس کو یوں بنالیا ہے نہ کہ سارا فتویٰ'' اتنے خبیث کفر کا کہ کسی پادری یا آریہ سے بھی اس کی نظیر نہ ملے، گنگوہی صاحب کے نام سے شائع ہو، اُس پر رَدّ ہوں، تکفیریں ہوں، اور گنگوہی صاحب پندرہ برس چُپ رہیں اوراسی خموشی کو لیے ہوئے شہرِ خموشاں چل بسیں۔ جب تک وہ بقیدِ حیات رہے، اہالی وموالی بھی خاموش درخوابِ خرگوش، جب وہ بقیدِ ممات ہوں تو اب یہ شگوفہ کھلے کہ فتویٰ ان کا نہیں۔ اس سے تو یہی آسان تھا کہ کہہ دیتے گنگوہی صاحب تھے ہی نہیں، لوگوں نے انیاب اغوال کی طرح ناحق کا ایک ہیولیٰ بنا رکھا ہے۔ یوں نہ صرف اس کفر بلکہ تمام کفروں ضلالتوں کا ایک ساتھ فیصلہ ہوجاتا۔

ثانیاً: ذرا اِنصاف درکار۔ ع

نہاں کہ ماندآں رازے کزو سازند محفلہا

گنگوہی صاحب نے ''براہین'' میں لکھا:

''امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا، بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ ''خُلفِ وعید'' آیا جائز ہے یا نہیں، پس اس پر طعن پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے، امکانِ کذب ''خُلفِ وعید'' کی فرع ہے۔''

((براہینِ قاطعہ، صفحہ ٦، مطبوعہ دارالاشاعت، اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی))

پھر اپنے رسالہ ''تقدیس القدیر'' صفحہ ۷۸ میں کہا:

''جوازِ وقوعی میں بحث ہے''۔

((تقدیس القدیر عن وصمۃ العجز والتقصیر، صفحہ ۷۸، مطبوعہ مطبع گلزارِ ابراہیم، مرادآباد۔ ایضاً: مشمولہ: اللہ عجز سے پاک ہے، صفحہ ۴۹۷، مطبوعہ ادارہ مطبوعاتِ اہلِ سنت، پاکستان۔ مرتب: غلام یاسین رشیدی۔ اشاعت: ۲۰۲۰ء))

صفحہ ۷۹: ''گفتگو جوازِ وقوعی میں ہے نہ جوازِ امکانی میں''

((تقدیس القدیر عن وصمۃ العجز والتقصیر، صفحہ ۷۹، مطبوعہ مطبع گلزارِ ابراہیم، مرادآباد۔ ایضاً: مشمولہ: اللہ عجز سے پاک ہے، صفحہ ۴۹۸، مطبوعہ ادارہ مطبوعاتِ اہلِ سنت، پاکستان۔ مرتب: غلام یاسین رشیدی۔ اشاعت: ۲۰۲۰ء))

صفحہ ۲۴: ''جوازِ وقوعی کا بعض اثبات کرتے ہیں۔''

((تقدیس القدیر عن وصمۃ العجز والتقصیر، صفحہ ۲۴، مطبوعہ مطبع گلزارِ ابراہیم، مرادآباد۔ ایضاً: مشمولہ: اللہ عجز سے پاک ہے، صفحہ ۴۵۷، مطبوعہ ادارہ مطبوعاتِ اہلِ سنت، پاکستان۔ مرتب: غلام یاسین رشیدی۔ اشاعت: ۲۰۲۰ء))

خود ہی جوازِ وقوعی کے معنے بتائے۔

صفحہ ۱۹: ''مراد جواز سے دو معنی ہو سکتے ہیں، ایک جوازِ وقوعی کہ جس کے وقوع سے کوئی استحالہ لازم نہ آئے۔''

((تقدیس القدیر عن وصمة العجز والتقصیر، صفحہ ۱۹، مطبوعہ مطبع گلزارِ ابراہیم، مراد آباد۔ ایضاً: مشمولہ: اللہ عجز سے پاک ہے، صفحہ ۴۵۳، ۴۵۴، مطبوعہ ادارہ مطبوعات اہلِ سنت، پاکستان۔ مرتب: غلام یاسین رشیدی۔ اشاعت: ۲۰۲۰ء))

ظاہر ہوا کہ قُد ما میں ''خُلفِ وعید'' کے جوازِ وقوعی میں اختلاف ہے، ایک گروہ جائز الوقوع مانتا ہے جس کے وقوع میں کوئی استحالہ نہیں، اس پر طعن پہلے مشائخ پر طعن ہے۔ اب اسی ''تقدیس'' کا صفحہ ۲۱ دیکھیے:

''کذب جنس ہے، اور'' خُلفِ وعید ''ایک نوع اُس کی ہے......

اور یہ میزان منطق دان بھی جانتا ہے کہ ثبوتِ نوع سے ثبوت جنس کا لازم، و، واجب ہے۔ پس یہ فرمانا صاحبِ رسالہ کا کہ جوازِ ''خُلفِ وعید'' کے معتقد، جوازِ کذب کے معتقد نہیں۔ یہ طرفہ فقرہ وعجب العجاب مضمون ہے۔ کیا پہلے علمائے متکلمین کو بھی کوئی ایسا گمان کرسکتا ہے؟ حاشا وکلا کہ نوع کے وجود کے قائل ہو کر اُس کے جنس کے عدم کے قائل ہوں، پس بدیہی و پُر ضروری ہے کہ وہ لوگ جوازِ کذب کے قائل ہوں گے۔ اور یہ وہی مضمون ہے کہ مولانا خلیل احمد صاحب نے ابتداء ''براہینِ قاطعہ'' میں تحریر فرمایا ہے کہ: ''خُلفِ وعید'' میں علمائے متقدمین کا اختلاف ہوا ہے، اور اِمکانِ ''خُلفِ وعید'' کی امکانِ کذب فرع ہے، یعنی کذب جنس ہے اور'' خُلفِ وعید''نوع اُس کی۔''

((تقدیس القدیر عن وصمة العجز والتقصیر، صفحہ ۲۱، مطبوعہ مطبع گلزارِ ابراہیم، مراد آباد۔ ایضاً: مشمولہ: اللہ عجز سے پاک ہے، صفحہ ۴۵۵، ۴۵۶، مطبوعہ ادارہ مطبوعات اہلِ سنت، پاکستان۔ مرتب: غلام یاسین رشیدی۔ اشاعت: ۲۰۲۰ء))

دیکھیے کیسی صاف تصریح ہے کہ ان قدما کا مذہب یہ ہے کہ کذبِ الٰہی کے وقوع میں کچھ استحالہ نہیں، اس پر طعن پہلے مشائخ پر طعن ہے، یہ سب

تمہاری چھپی ہوئی کتابوں میں ہے۔اس کواس فتوائے گنگوہی میں یوں کہا:

''اس کو کافر یا بدعتی ضال نہ کہنا چاہیے، کیونکہ وقوعِ '' **خُلفِ وعید** '' کو جماعتِ کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے،اَور واضح ہے کہ '' **خُلفِ وعید** '' خاص ہے،اَور کذب عام ہے،اَور وجود نوع کا جنس کو مستلزم ہے۔لہٰذا وقوعِ کذب کے معنے دُرُست ہو گئے''

دیکھیے وہی مضمون، وہی دلیل ہے جواَب تک تم اپنی چھپی ہوئی کتابوں میں لکھ رہے ہو۔فرق صرف یہ ہے کہ یہاں وقوعِ کذبِ الٰہی پر کوئی استحالہ نہ مانا، وہاں نفسِ وقوع مانا، دونوں کفرِ یقینی قطعی اجماعی ہونے میں یکساں ہیں۔پھر یہ فرق بھی فقط لفظوں میں ہے۔حقیقۃً اِتنا فرق بھی نہیں، وعید بمعنی '' **عَفْو** '' ہے۔ولہٰذا مُجوِّزین اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم وفضل بتاتے ہیں، ''تقدیس'' میں خود اس کی تصریح ہے:

صفحہ ۲۳: ''شرط نہ ہوتب بھی خداند کریم '' **خُلف** '' پر قادِر ہے، مثلاً توبہ نہ کرے، تب بھی '' **عَفْو** '' مقدور ہے''۔

((تقدیس القدیر عن وصمة العجز والتقصیر ،صفحہ۲۳،مطبوعہ مطبع گلزارِ ابراہیم، مرادآباد۔ایضاً:مشمولہ :اللہ عجز سے پاک ہے،صفحہ۴۵۷،مطبوعہ ادارہ مطبوعات اہلِ سنت، پاکستان۔مرتب:غلام یاسین رشیدی۔اشاعت:۲۰۲۰ء))

ایضاً: قائلانِ جواز کی طرف سے نقل کیا کہ:

''وقوعِ '' **خُلف** '' جائز ہے......اس لیے کہ مغفرتِ عاصی مکرمت ہے، اَور وہ حَسَن ہے''

((تقدیس القدیر عن وصمة العجز والتقصیر ،صفحہ۲۳،مطبوعہ مطبع گلزارِ ابراہیم، مرادآباد۔ایضاً:مشمولہ :اللہ عجز سے پاک ہے،صفحہ۴۵۷،مطبوعہ ادارہ مطبوعات اہلِ سنت، پاکستان۔مرتب:غلام یاسین رشیدی۔اشاعت:۲۰۲۰ء))

دیکھو ''عَفو'' و ''مغفرت'' کا نام '' خُلف '' رکھا، اَور ''عَفو'' و ''مغفرت'' یقیناً واقع ہیں، اَور وہ اسی فتوے کی طرح یہاں بھی صاف کہہ چکا کہ: ''کذب'' جنس ہے اور ''خُلف'' نوع۔ اَور یہ کہ ''ثبوتِ نوع لازم و واجب ہے''۔

تو کیسا بے پردہ کہا کہ ان قُدَمَا کا مذہب یہی ہے کہ کذبِ الٰہی واقع ہے، وقوعِ کذب کے معنی دُرُست ہوگئے، اس پر طعن پہلے مشائخ پر طعن ہے، اسی فتوے نے اور کیا زہر کھول دیا جس پر ہائے وائے مچاؤ، تمہاری چھپی ہوئی کتابیں ڈنکے کی چوٹ وہی کہہ رہی ہیں جو اس فتوے میں ہے۔

ثالثاً: دیوبندی رسالہ ''اِسکاتُ المعتدی''، صفحہ ۳۱:

''تاویل سے اس شخص کا مذہب جو ''جوازِ الخُلف فِی الْوعِید'' کا قائل ہے، نہیں بدل سکتا۔ فتویٰ اس کے باب میں مقصود ہے کہ وہ وقوعِ کذب کا قائل ہو کر کافر ہوا یا نہیں؟ علی ھذا القیاس صاحبِ ''مسائرہ'' نے جو تحیر اکابرِ ''اَشَاعِرَہ'' کا مسئلہ حسن وقبیح عقلی میں نقل کیا ہے، وہ لوگ بھی وقوعِ کذب کے قائل ہوئے یا نہیں، ان کی نسبت کیا حکم ہے؟''

((اسکات المعتدی، صفحہ ۳۷، مشمولہ رسائلِ چاند پوری، جلد ۱، صفحہ ۳۴۹، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، ۶۔ بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ اشاعت: ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ/ اکتوبر ۱۹۷۸ء۔ ایضاً: صفحہ ۲۸۶، ایضاً۔ جدید کمپیوٹرا اشاعت))

دیکھیے صاف بتا رہا ہے کہ اکابرِ ''اَشَاعِرَہ'' اور وہ قُدَمَا وقوعِ کذبِ الٰہی کے قائل ہیں، پھر

ع

نمودار چیزیں چھپانے سے حاصل

سُبْحَانَ اللّٰہ ! فتوے کا وہی گنگوہی معروف خط، وہی دستخط، وہی

مہر، وہی طرزِ عبارت اور پندرہ سال تک گنگوہی سکوت اوران کے جیتے جی سب اَذْ ناب بھی ساکت ومبہوت، اِس سب پر خاک ڈالی جائے تو تمہاری کتابیں بے پردہ و بے حجاب وہی گا رہی ہیں۔ وہی مضمون، وہی دلیل، پھر اِنکارِ آفتاب سے کیا حاصل ؏ کفر نوشتہ نتواند سترو

☆ کَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ ((اَلْقَلَم:۳۳))

(کشفِ ضلالِ دیو بند،۱۷۳تا۱۷۸،مطبوعہ نوری کتب خانہ، بازار داتا صاحب، لاہور)

نوٹ: مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے مضمون کی تائید میں ’’تقدیس القدیر ‘‘ کے مذکورہ حوالہ جات ’’کشفِ ضلالِ دیو بند‘‘ کے علاوہ

(۱):۔اجمل العلما، حضرت علامہ مولانا محمد اجمل سنبھلی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ’’رَدّ شہابِ ثاقب‘‘ (صفحہ۲۹۷،مطبوعہ ازھر بک ڈپو، متصل مسجد آرام باغ، کراچی۔ ایضاً: صفحہ۲۵۶، ۲۵۷،مطبوعہ ادارہ غوثیہ رضویہ، کرم پارک، مصری شاہ، لاہور۔ اشاعت: جون ۱۹۹۱ء)

(۲):۔شارح بخاری، نائبِ مفتیِ اعظمِ ہند، علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ’’سُنّی دیو بندی اختلافات کا مُنصِفانہ جائزہ‘‘ (صفحہ۱۵۱، مطبوعہ دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی ضلع مئو۔ ایضاً: مشمولہ: تحقیقات، صفحہ۳۶۷،مطبوعہ فرید بک سٹال، ۳۸۔اُردو بازار، لاہور)

(۳):۔اورعلامہ غلام نصیر الدین سیالوی نے ’’عباراتِ اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ‘‘ (جلد۱، صفحہ۲۱۱،مطبوعہ اهل السنه پبلی کیشنز، دینہ ضلع جہلم) میں دیے ہیں۔ لیکن دیو بندیت ان کے جواب سے عاجز ہے، اور عاجز ہی رہے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

☆ اِمام المناظرین، شیرِ بیشۂ اہلِ سُنّت، ابوالفتح، حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی خان لکھنوی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه، مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ وقوعِ کذبِ باری کے متعلق فرماتے ہیں:

''مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب سے سوال کیا گیا کہ:

''دو شخص کذبِ باری میں گفتگو کرتے تھے۔ایک کی طرف داری کے واسطے، تیسرے شخص نے کہا: میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کا قائل نہیں ہوں۔آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر؟اور مسلمان ہے تو بدعتی، ضال یا اہلِ سنت و جماعت باجود قبول کرنے کے وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کو؟۔ بَیِّنُوْا تُؤْجَرُوْا''

مولوی گنگوہی صاحب نے اس سوال پر جوفتویٰ دیا،اُس کا یہ فوٹو اس وقت میرے پاس موجود ہے، جو آپ حضرات ملاحظہ فرمارہے ہیں، سُنیے مولوی گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

''الجواب: اگرچہ شخصِ ثالث نے تاویلِ آیات میں خطا کی، مگرتاہم اُس کو کافر کہنا، یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے، کیونکہ وقوعِ خُلفِ وعید کو جماعتِ کثیرہ، علماے سَلَف کی قبول کرتی ہے''

پھر ڈھائی سطر بعد لکھتے ہیں:

''خُلفِ وعید خاص ہےاور کذب عام ہے، کیونکہ کذب بولتے ہیں قولِ خلافِ واقع کو، سووہ گاہ، وعید ہوتا ہے۔گاہ، وعدہ۔گاہ، خبر۔اور سب کذب کے انواع ہیں، اَور وجود نوع کا وجودِ جنس کو مُستَلزِم ہے۔انسان اگر ہوگا، تو حیوان بالضرور موجود ہووے گا۔لہٰذا وقوعِ کذب کے معنی دُرست ہو گئے، اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو، پس بناءً علیہ اِس ثالت کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے، کہ اس میں تکفیر علماے سَلَف کی لازم آتی ہے، ہر چند یہ قول ضعیف ہی ہے، مگرتاہم متقدمین کے مذہب پر صاحبِ دلیلِ قوی کو تضلیل صاحبِ دلیلِ ضعیف کی دُرست نہیں، دیکھو کہ حنفی، شافعی پر اور بعکس بوجہ قوتِ دلیل اپنی کے طعن وتذلیل نہیں کرسکتا۔''أَنَا مُؤْمِنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰه''

کا مسئلہ کُتُبِ عقائد میں خود لکھتے ہیں۔ لہٰذا اس ثالث کو تضلیل و تفسیق سے ما
مون کرنا چاہیے۔''

اس نجس ناپاک فتوے کا خلاصۂ مطلب یہ ہوا کہ اگرچہ اس تیسرے شخص نے آیتوں کا مطلب بتانے میں غلطی کی۔ لیکن پھر بھی اُس کو کافر یا گمراہ یا فاسق نہیں کہنا چاہیے۔ بلکہ اس کو کوئی سخت کلمہ بھی نہیں کہنا چاہیے، کیونکہ بہت سے اگلے اماموں کا مذہب بھی یہی تھا کہ خدا جھوٹا ہے۔ جس طرح حنفی، شافعی کا اختلاف ہے، حنفی کہتے ہیں نماز میں ناف سے نیچے ہاتھ باندھو، شافعی کہتے ہیں نماز میں ناف سے اُوپر ہاتھ باندھو۔ مگر نہ تو حنفی، شافعیوں کو کافر کہتے ہیں، نہ شافعی، حنفیوں کو کافر کہتے ہیں۔ اسی طرح یہ اختلاف بھی ہے۔ کوئی امام کہتا ہے کہ خدا سچا ہے، کوئی امام کہتا ہے کہ خدا جھوٹا ہے۔ مگر جو شخص خدا کو سچا کہے، اُس کو یہ حق نہیں کہ خدا کو جھوٹا کہنے والے کو کافر کہے، کیونکہ وقوعِ کذبِ باری کے معنی دُرُست ہو گئے، یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا جھوٹا ہے۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! خدا را اِنصاف! ایمان کا ہے کا نام تھا؟ تصدیقِ الٰہی کا، تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے، تکذیب۔ تکذیب کے کیا معنی ہیں؟ کسی کی طرف کذب منسوب کرنا، جب صراحۃً خدا کو کاذِب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے، تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے۔ خدا جانے مجوس و ہنود و نصاریٰ و یہود کیوں کافر ہوئے۔ اُن میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ اُنہیں اُس کی باتیں ہی نہیں جانتے، یا تسلیم نہیں کرتے، ایسا تو دُنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا ہو، اُس کے کلام کو اُس کا کلام جانتا ہو، اور پھر بے دھڑک یوں

کہتا ہو کہ اُس نے جھوٹ بولا، اُس سے وقوعِ کذب کے معنے دُرُست ہوگئے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ ةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وہابیوں، دیوبندیوں کے یہاں جب خدا جھوٹ بول چکا، تو رسول وقرآن، اور اِسلام واِیمان سب ہاتھ سے جاتا رہا۔ وَالْعَیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی''۔

(شمع منوّر رَہِ نجات، صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۰، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ۵۲-ڈونٹاڈا اسٹریٹ، کھڑک، بمبئی ۹)

ضروری نوٹ: مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کے رَدّ میں علمائے اہلِ سنت کے جو اِقتباسات یہاں پیش کیے گئے ہیں، اُن میں مذکور حوالہ جات کی راقم نے تخریج کر کے اس کو ڈبل قوسین (( )) میں درج کیا ہے تاکہ اصل سے امتیاز رہے۔

مولوی ابوایوب دیوبندی کے عجز، جہالت اور ہٹ دھرمی پر ایک لطیفہ:

مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کی تائید میں ''تقدیس القدیر'' کے پیش کیے گئے حوالہ جات کے جواب میں لاجواب ہوکر نام نہاد مناظر، مولوی ابوایوب دیوبندی نے لکھا:

''تقدیس القدیر، کس کی؟ غلام نے ایک کتاب نئی گھڑی۔ جس کا نام ''تقدیس القدیر'' ہے، اَور اس کو ہمارے اکابر کے نام پر لگا دیا۔ بھائی ہوش تو ہے یا فاضلِ بریلوی سے کچھ لے کر پی لی ہے۔ یہ کتاب اگر ہماری ہے تو ہمارے کس بڑے عالم نے لکھی ہے، اس کا نام بتاؤ۔ صرف یوں کہہ دینا کہ: ''کسی اَور کے نام سے چھپوائی'' تو معتبر نہیں۔ آپ میں غیرت وجرأت وحمیت ہو تو پھر اس کا نام اور مطبع بتائیں۔ یہ صرف تمہاری ہی کارستانی ہوسکتی ہے۔ بہر حال دلائل سے خالی ہونے پر آپ اس قسم کی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔''

(دست وگریبان، جلد ۳، صفحہ ۳۲۲، مطبوعہ دارُالنعیم، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اشاعت دُوَم: مئی ۲۰۱۴ء)

قارئین نے ملاحظہ کیا کہ ''تقدیس القدیر '' کے اِقتباسات دیکھ کر مولوی ابوایوب دیوبندی کے منہ سے کس طرح جھاگ نکلنی شروع ہوگئی، اوران کا جواب دینے کے بجائے اپنے مقابل کواس کے مؤلف کا نام اَور مطبع بتانے کے لیے ''غیرت وجرأت وحمیت'' کے طعنے دیے گئے ،لیکن بعدازاں جب مولوی ابوایوب دیوبندی کو یہ معلوم ہوا کہ ''تقدیس القدیر '' کے مؤلف مولوی محمد حسن، مولوی رشیداحمد گنگوہی دیوبندی کے شاگرد،اوردیوبندی فرقہ کے ''جیّد عالِم '' ہیں،توان موصوف نے اپنی طرف سے کی گئی بدزبانی پرمعذرت کرنے کے بجائے چپکے سے کتاب کے نئے ایڈیشن سے ''تقدیس القدیر '' کے اِنکار کے متعلق وہ گفتگونکال دی،اوراس کی جگہ لکھ دیا:

''یہ ''تقدیس القدیر '' حضرت مولانا محمد حسن بن مولانا احمد حسن صاحب رحمهما الله کی تصنیف ہے۔''

(دست وگریبان، جلد۳ ،صفحہ۲۹۱،مطبوعہ دارُالنعیم ،عمرٹاور،حق سٹریٹ ،اُردو بازار، لاہور)

کاش دوسروں کو''غیرت وجرأت وحمیت'' کی تلقین کرنے والا مولوی ابوایوب دیوبندی خودبھی ''غیرت وجرأت وحمیت'' کا مظاہرہ کرتے ہوئے(دیوبندی اُصول کے مطابق) اپنی جہالت کی وجہ سے فریقِ مخالف پر کی گئی بدزبانی پرمعذرت کرتا۔

(یہاں یہ بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ ''تقدیس القدیر '' کے حوالہ جات دیکھ کرشاید مولوی ابوایوب دیوبندی نے یہ خیال کرلیا ہوگا کہ جیسے ہمارے دیوبندی اکابر نے اہلِ سنت وجماعت کوجواب دینے کے لیے ''سیف النقی '' ،''هداية الاسلام '' اور ''تحفة المقلّدِین '' کے نام سے جعلی کتابیں گھڑلی تھیں،اسی طرح اہلِ سنت نے بھی ''تقدیس القدیر '' کے نام سے کتاب گھڑلی ہوگی ،لیکن بِحَمۡدِاللّٰهِ تعَالٰی اہلِ سنت کا دامن دجل وفریب سے پاک ہے۔

علمائے اہلِ سنت کے پیش کیے گئے ان اقتباسات سے یہ واضح ہوگیا کہ فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ،مولوی رشیداحمد گنگوہی نے ہی لکھاہے۔پچھلے صفحات میں ''السیف

المسلول ‘‘ سے نقل کیے گئے اقتباس میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ ’’اصل فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ‘‘ حضرت علامہ مولانا نذیر احمد خان رامپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس موجود تھا۔ بعد میں اس فتوے کے فوٹو بنائے گئے ۔ مولانا غلام مہر علی چشتی گولڑوی نے ۱۹۵۶ء میں اپنی مشہور کتاب ’’دیوبندی مذہب کا علمی محاسبہ‘‘، ’’کتب خانہ مہریہ، مسجد نُور، منڈی چشتیاں شریف، پاکستان‘‘ سے شائع کی، اوراُس میں اس قلمی فتویٰ وقوعِ کذبِ باری تعالیٰ کا عکس صفحہ ۳۲۶ کے ساتھ شائع کیا، اس طباعت میں یہ فتویٰ پڑھا جا سکتا ہے۔ (راقم کے پاس ’’دیوبندی مذہب‘‘ کا یہ قدیم نسخہ موجود ہے) اس کے بعد ’’دیوبندی مذہب‘‘ لاہور سے پہلے ’’مکتبہ حامدیہ‘‘ اور پھر ’’ضیاء القرآن‘‘ نے شائع کی (لاہور کے مطبوعہ نسخہ کا عکس کچھ عرصہ قبل کراچی سے طبع ہوا ہے) لیکن ان سب طباعتوں میں مذکورہ فتویٰ کا عکس پڑھے جانے کے قابل نہیں ہے۔ حضرتِ شارحِ بخاری، علامہ مولانا سید محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بھی اس فتویٰ کا عکس موجود تھا، آپ اپنی کتاب ’’چراغِ ہدایت‘‘ بہ جواب ’’چراغِ سُنَّت‘‘ میں مولوی فردوس علی قصوری دیوبندی کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’اور اب رہا یہ کہ کیا مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہیں یہ لکھا ہے کہ: ’’خدا نے جھوٹ بول دیا، اور وقوعِ کذب کے معنٰی دُرُست ہوگئے‘‘، تو اس کے متعلق عرض ہے کہ جلدی نہ کیجیے، اپنے موقع پر یہ بات بھی آجائے گی، اگر ہم اس کے دستخطی فتویٰ کا فوٹو نہ دِکھا سکیں گے تو ہم جھوٹے، اور اگر دِکھادیں تو کم از کم اہلِ قصور مصنّف ’’چراغِ سُنَّت‘‘ کو تو جھوٹا کریں، اور ہماری صداقت کا اعتراف کروائیں‘‘

(چراغِ ہدایت، صفحہ ۴۹، مطبوعہ مکتبہ رضوان، گنج بخش روڈ، لاہور۔ طبع اوّل ۱۹۸۹ء)

☆ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب ’’حفظ الایمان‘‘ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شدید گستاخی کرتے ہوئے آپ کے علمِ غیب کو بچوں،

پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علمِ غیب تو زید و عمر و، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے''

(حفظ الایمان، صفحہ ۸، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔ ایضاً: صفحہ ۱۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی۔ ایضاً: صفحہ ۱۳، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، ملتان)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، مجددِ دین وملت، مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے اکابرِ دیوبند کی مذکورہ بالا گستاخانہ عبارات عربی زبان میں منتقل کر کے علماے حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کیں۔ علماے حرمین شریفین نے ان عبارات کو ملاحظہ فرمانے کے بعد اکابرِ دیوبند کو کافر قرار دے دیا (یہ فتاویٰ ملاحظہ کرنے کے لیے ''حُسَامُ الْحَرَمَيْن عَلٰى مَنْحرِ الْكُفْرِ وَالْمَيْن'' کا مطالعہ کریں) بعدازاں اِمامُ المناظرین، فاتحِ مذاہبِ باطلہ، شیرِ بیشۂ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حشمت علی خان لکھنوی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے متحدہ ہندوستان کے علما کی بارگاہ میں تکفیرِ دیوبندیہ کے متعلق اِسْتِفْتَاء پیش کر کے ''حُسَامُ الْحَرَمَيْن'' کے لیے تصدیقات حاصل کیں، اور مبارک کتاب ''اَلصَّوَارِمُ الْهِنْدِيَة عَلٰى مَكْرِ شَيَاطِيْنِ الدِّيْوبَنْدِيَة'' میں شائع کیں۔

یہاں یہ وضاحت کرنی ضروری سمجھتا ہوں کہ دیوبندی فرقہ کے علما کی جانب سے گستاخیوں کا سلسلہ ''حُسَامُ الْحَرَمَيْن'' میں مذکور عبارات تک محدود نہیں رہا، یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ کیونکہ ''توہین و بےاَدبی'' وہابیت دیوبندیت کی سرِشت میں شامل ہے۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی کی اِنکارِ ختمِ نبوت پر مشتمل عبارات آپ نے

گزشتہ صفحات میں ملاحظہ کرلیں۔اب ان کے پوتے اورسابق مہتمم دارُالعلوم دیوبند، قاری محمد طیب دیوبندی کی جانب سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی شان میں کی گئی دو بےاَدبیاں بھی ملاحظہ کرلیں(جوکہ پہلی بارمنظرِ عام پرآرہی ہیں)۔قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے:

''عام طور سے لوگ ولادتِ جسمانی کو اہمیت دیتے ہیں، اوراسی ولادت کے ذکرکو''ذکرِ میلاد'' کہتے ہیں، حالانکہ یہ ذکرِ میلاد کا اِبتدائی درجہ ہے، حقیقی درجہ وہ ولادت ہے جو چالیس برس کے بعد ہوئی، اس لیے کہ پہلی ولادت میں ہمارے لیے عمل کا کوئی نمونہ نہیں ہے''

(خُطباتِ حکیم الاسلام، جلدا، صفحہ۱۷، ۱۸، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرونِ بوہڑگیٹ، ملتان۔محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ تک، صفحہ۱۲، مطبوعہ عمر پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔اِشاعت: جولائی ۲۰۰۱ء)

حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے بارے میں قاری محمد طیب دیوبندی کا یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ چالیس سال (یعنی اعلانِ نبوت) سے قبل کی آپ کی زندگی میں ہمارے لیے عمل کا کوئی نمونہ نہیں ہے۔اگر یہ سچ ہے تو پھر بتایا جائے کہ اعلانِ نبوت سے قبل حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو''صادق''اور''امین'' کیوں کہا جاتا تھا؟ اعلانِ نبوت سے قبل کی زندگی میں بہ حیثیتِ تاجر اور بہ حیثیتِ شوہر حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کا اُسوہ پیروی کے لائق تھا یا نہیں؟۔مجھے کہنے دیجیے کہ ایسی بےاَدبی کی بات کہنا اُسی کا کام ہے جس کے دماغ میں''دیو'' بند ہو۔

اپنی اسی تقریر میں قاری محمد طیب دیوبندی نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے بارے میں یہ بھی کہا ہے:

''حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ قریش کے ہم عمر نوجوان کچھ لڑکے تھے، انہوں نے مجھ سے کہا: چلو وہاں شادی ہے، اور قریش کی برادری ہے، ہم بھی شادی میں چلیں۔یہ تفصیلات تو آپ کے

سامنے نہیں تھیں کہ وہاں ناچ رنگ ہوگا، مگر یہ تھا کہ بہرحال کچھ رَنگ رَلیاں تھوڑی بہت ہوں گی، تو لڑکپن کے زمانے میں اس طرف طبیعت کا میلان ہوجانا، کوئی عجیب بات نہیں''

(خُطباتِ حکیم الاسلام، جلد۱، صفحہ ۱۷، ۱۸، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرونِ بوہڑ گیٹ، ملتان۔ محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ تک، صفحہ ۴۴، مطبوعہ عمر پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اشاعت: جولائی ۲۰۰۱ء)

قاری محمد طیب دیو بندی کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں یہ کہنا ''بےاَدبی'' ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ تو معلوم تھا کہ قریش کی اس شادی میں: ''کچھ ''رنگ رلیاں'' تھوڑی بہت ہوں گی، تو لڑکپن کے زمانے میں اس طرف طبیعت کا میلان ہوجانا، کوئی عجیب بات نہیں''۔ **نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ**۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیے کہ کیا ''رَنگ رَلیاں'' کا لفظ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شایانِ شان ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب آگے بڑھیے۔

علمائے دیوبند کی غیر مقلدین کے ساتھ اعتقادی ہم آہنگی:

ہندوستان میں وہابی فرقہ کے بانی کا نام مولوی اسماعیل دہلوی ہے، وہابی فرقہ کی ہندوستان میں دو بڑی شاخیں ہیں جنہیں ''دیوبندی'' (یعنی گلابی وہابی) اور ''غیر مقلد وہابی'' کہتے ہیں۔ ''دیوبندی'' (یعنی گلابی وہابی) اِمام اعظم ابوحنیفہ کے مقلد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، جبکہ ''غیر مقلد وہابی'' ائمۂ اربعہ میں سے تو کسی اِمام کی تقلید کو جائز نہیں سمجھتے، لیکن اپنے وہابی علما کی تقلید ضرور کرتے ہیں۔ ''دیوبندی'' اور ''غیر مقلد وہابی'' مولوی اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں، یہی وجہ ہے کہ فرقۂ وہابیہ کی ان دونوں شاخوں میں اعتقادی ہم آہنگی پائی جاتی ہے، اس کی مختصر وضاحت ملاحظہ کریں۔

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے:

''عقائد میں سب متحد مقلد، غیر مقلد ہیں، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں''

(فتاوٰی رشیدیہ، صفحہ ۶۲، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، اُردو بازار، کراچی۔ ایضاً: صفحہ ۹۲،

مطبوعہ دارالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔ ایضاً: صفحہ۷۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: صفحہ۱۸۵، محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب، قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی۔ ایضاً: صفحہ۱۰، حصہ دُوَم، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ ایضاً: صفحہ۲۰۸، مشمولہ تالیفاتِ رشیدیہ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔ انارکلی، لاہور)

اس فتویٰ میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے دیابنہ اور غیر مقلدین کو ''ہم عقیدہ'' قرار دیا ہے۔

☆ مولوی سمیع الحق دیوبندی (سابق مہتمم جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پاکستان) سے اٹلی کی ایک صحافیہ نے انٹرویو کرتے ہوئے پوچھا:

''دیوبندیوں اور وہابیوں میں کیا فرق ہے؟''

اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی سمیع الحق دیوبندی نے کہا:

''دیوبندی اور وہابی قریب قریب ہیں۔ یہ جو خرافات ہیں لوگوں نے دین میں شامل کر دی ہیں، بت پرستی اور قبر پرستی شرک اور بدعات کے یہ لوگ خلاف ہیں''

(صلیبی دہشت گردی اور عالمِ اسلام، طالبان افغانستان کے تناظر میں، صفحہ۱۴۳، مطبوعہ مُوتَمُ الْمُصَنِّفِیْن، دارُالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پاکستان۔ طبع دُوَم۔ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۲۶ھ/فروری ۲۰۰۵ء)

مولوی سمیع الحق دیوبندی نے یہاں صاف اِقرار کیا ہے کہ: ''دیوبندی اور وہابی قریب قریب ہیں''۔

غیر مقلدین کی علماے دیوبند کے ساتھ اعتقادی ہم آہنگی:

علماے دیوبند کے غیر مقلدین کے ساتھ فکری اِتحاد کا اِقرار انہیں کی زبانی آپ نے ملاحظہ کیا، اب غیر مقلدین کی جانب سے دیوبندیوں کے ساتھ اعتقادی ہم آہنگی اور یک جہتی کا اِقرار ملاحظہ کریں۔

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ ''شیخ الاسلام'' مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ''غیر مقلد وہابی'' اور ''دیوبندی'' (یعنی گلابی وہابی) فرقہ جاتِ باطلہ کی اعتقادی ہم آہنگی اور یک

جہتی کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’ان دونوں شاخوں کا مخرج ایک ہی تھا............سوائے مسئلہ تقلید کے تردیدرسومِ شرکیہ میں دونوں شاخیں ایک دوسرے کے موافق اور مؤید ہیں‘‘۔

(فتاویٰ ثنائیہ، جلداوّل، صفحہ ۴۱۵، باب اوّل، عقائد ومہماتِ دین، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنّہ، ۷-ایبک روڈ، لاہور)

پس ثابت ہوا کہ ’’دیوبندی‘‘ اور غیر مقلدین ’’ہم مخرج‘‘ و ’’ہم عقیدہ‘‘ ہیں۔

☆ اسی اعتقادی ہم آہنگی کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلدوہابی نے ’’مسجد وزیر خان، لاہور‘‘ میں اہلِ سنت وجماعت اور دیابنہ کے مابین ہونے والے مشہور ’’فیصلہ کن مناظرہ‘‘ میں دیابنہ کا ساتھ دیا تھا، ملاحظہ ہو: سیرتِ ثنائی، صفحہ ۴۱۱، ۴۱۲ (مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: صفحہ ۴۱۱، ۴۱۲، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

☆ لاہور کے اس مشہور ’’فیصلہ کن مناظرہ‘‘ میں غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کے دیوبندیوں کی طرف سے مناظرہ کے لیے آنے کا منظر بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات قادری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه (سابق خطیب مسجد وزیر خان، لاہور) لکھتے ہیں:

’’دیوبندی اور وہابی درحقیقت ایک ہی ہیں، بظاہر جنگ زرگری رکھتے ہیں، اندرونی صورت میں ایک اور مِلے جلے ہیں۔ چنانچہ لاہور میں فیصلہ کن مناظرہ پر جب مولوی منظور سنبھلی کمزور پڑتے دیکھے، اور شرائط طے نہ کر سکے، تو مولوی احمد علی شیرانوالی کی جماعت نے فوراً ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کو بُلا لیا، جس سے اہلِ لاہور پر اظھر من الشمس ہوگیا کہ دیوبندی اور غیر مقلد درحقیقت ایک ہیں، اُسی وقت چاروں طرف سے لعن طعن شروع ہوگئی تھی‘‘۔

(ایمان وکفر انسان، صفحہ ۲۶، مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور)

یہی بات حضرت مولانا ابوالحسنات قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ایک اور کتاب میں بھی بیان کی ہے، اور دیابنہ اور غیر مقلدین کو ''ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے'' قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد وزیر خان میں ہوا، اور تمام مسلمانانِ لاہور پر واضح ہوگیا کہ فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ اور ثناء اللہ امرتسریہ، یہ سب ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں اور اثنائے مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ کو جب مولوی احمد علی کی جماعت نے اسٹیج پر براجمان کرایا، تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ ''جمعیت الاحناف'' حقیقتاً ''جمعیۃ الثنائیہ'' ہے۔''

(اظہارِ حقیقت بر ماتم اوراقِ غم، صفحہ ۴، ۵، مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور)

☆ مولوی اسماعیل سلفی غیر مقلد وہابی کے فرزند مولوی حکیم محمود احمد سلفی غیر مقلد وہابی نے بھی علمائے دیوبند کو اپنا ہم عقیدہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''ہم اور دیوبندی ایک دوسرے سے بہت قریب ہیں''

(علمائے دیوبند کا ماضی، تاریخ کے آئینے میں، صفحہ ۱۱، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنّہ، لاہور)

☆ اس اقتباس کے بعد حکیم محمود احمد سلفی نے غیر مقلدین اور دیابنہ کے بہتر مستقبل کو ان دونوں مسالک کے اتحاد پر موقوف قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''عقائد میں بھی کوئی ایسا بُعد نہیں رہا، بلکہ ہمارا اور اس مسلک کا مستقبل بھی دونوں کے اتحاد پر موقوف ہے''

(علمائے دیوبند کا ماضی، تاریخ کے آئینے میں، صفحہ ۱۱، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنّہ، لاہور)

☆ اسی کتاب میں ایک اور مقام پر دیوبندی فرقہ سے اتحاد و یگانگت بیان کرتے ہوئے حکیم محمود احمد سلفی نے لکھا ہے:

''دیوبندی اہلِ حدیث تعلقات بہت اچھے ہیں، اہلِ توحید ہونے کے ناطے سے ہم دیوبندی حضرات سے خوش دِلانہ رابطہ رکھتے ہیں، اور اکثر مسائل میں ہمارا موقف ایک ہوتا ہے جو باہم افہام وتفہیم سے طے کرلیا جاتا ہے''۔

(علماے دیوبند کا ماضی، تاریخ کے آئینے میں، صفحہ ۱۴، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنّہ، لاہور)

☆ حکیم محمود احمد سلفی غیر مقلد نے اپنی ایک اور کتاب میں دیوبندیوں سے اتحاد و یگانگت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''سچی بات یہ ہے کہ علماے دیوبند سے مجھے لڑائی جھگڑا بالکل پسند نہیں، نہ کبھی ان کے خلاف لکھنے میں کبھی پہل کی اور نہ آئندہ ایسا اِرادہ ہے۔ یہ اہلِ توحید اپنے بھائی ہیں، اور ان سے تعلقات اِتنے گہرے ہیں کہ ان کے خلاف ایک نقطہ لکھنے کو جی نہیں چاہتا، ان سے فروعی اختلاف پہلے بھی تھے اور آئندہ بھی رہیں گے، مگر اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے ملکی سیاسیات میں ہمارا ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے، ان میں نہایت پاکباز فرشتہ سیرت لوگ موجود ہیں، جو اختلافات سے نفرت کرتے ہیں اور ہمارا ان کا ملکی سطح پر اتحاد موجود ہے، شریعت بِل کے سلسلہ میں ہمارا مؤقف مشترکہ ہے، علماے دیوبند مسلک کے لحاظ سے بھی ہمارے قریب ترین ہیں، اس لیے ان کو نشانہ بنانا میرے مقاصد میں شامل نہیں''۔

(نصیحتِ سلفی، صفحہ ۳،۴، مطبوعہ ادارۂ اِحیاء السُّنَۃ، گرجاکھ، گوجرانوالہ)

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ اِمامُ العصر، مولوی احسان الٰہی ظہیر آنجہانی نے بھی اپنی بدنامِ زمانہ کتاب ''البریلویت'' میں اکابرِ دیوبند کی وکالت کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے بارے میں لکھا تھا کہ انہوں نے:

''حرمین شریفین کے علما سے ان کے خلاف فتوے بھی لیے، اِسْتِفْتَاء میں ایسے عقائد ان کی طرف منسوب کیے جن سے بَرِی الذِّمَّہ تھے۔ امام محمد قاسم

نانوتوی، علامہ رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے، اور برملا ان کے کفر و اِرتداد کے فتوؤں کا اِظہار کرتے تھے‘‘ (بریلویت، صفحہ ۱۹۵، مطبوعہ ادارہ ترجمانُ السنّۃ، لاہور)

☆ مولوی احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی وکالت کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’سب سے پہلے دارُالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی ان کی تکفیر کا نشانہ بنے۔‘‘ (بریلویت، صفحہ ۲۱۴، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنہ، لاہور)

قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد وہابی نے سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اس وجہ سے تنقید کی ہے کہ آپ نے اکابرِ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کی گستاخانہ عبارات پر ان کی تکفیر پر علمائے حرمین سے تصدیقات لی ہیں۔ لیکن اعلیٰ حضرت کی یہ روشن کرامت ہے کہ مولوی احسان الٰہی ظہیر کے فرقہ کے غیر مقلد وہابی علما بھی مسئلہ تکفیرِ دیابنہ میں سیّدی اعلیٰ حضرت کی تصدیق کر رہے ہیں، اور بہ قول عمر فاروق قدوسی غیر مقلد (بن مولوی عبدالخالق قدوسی غیر مقلد) اپنی موت سے تین دن قبل مولوی احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد نے خود بھی دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے اِنکار کر دیا تھا۔ (حوالہ کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں)

علمائے دیوبند کی نجدی وہابیوں کے ساتھ اعتقادی ہم آہنگی:

ہندوستانی غیر مقلد وہابیوں کے ساتھ ساتھ سعودی نجدی وہابیوں کے ساتھ بھی دیابنہ اپنا فکری اِتحاد بیان کرتے ہیں۔ ثبوت کے طور پر کتاب ’’جلاء الاذھان عما اشتبہ فی جماعۃ التبلیغ لبعض اھل الایمان‘‘ کے چند اِقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔ اس کتاب کو مولوی غلام مصطفیٰ حسن دیوبندی (فاضل جامعہ خیر المدارس، ملتان) نے مرتب کیا ہے، اور مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی نے ’’تبلیغی جماعت

اور مشائخِ عرب'' کے نام سے اِس کا اُردو ترجمہ کیا ہے (جس میں تحریف کا اِرتکاب بھی کیا ہے) یہ کتاب دیوبندیوں کے مزعومہ اِسلام کے متکلم، مولوی الیاس گھمن نے تائیدی مقدمہ لکھ کر، اپنے اِشاعتی اِدارے ''مکتبۂ اھل السنّۃ و الجماعۃ'' سے شائع کی ہے۔ مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی نے ترجمہ میں کہیں بھی اس کتاب کے مندرجات سے اِختلاف نہیں کیا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس کتاب کے تمام مندرجات سے متفق ہیں۔ یہ اِستدلال اِس دیوبندی اُصول کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے جس میں ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی اور مولوی ابوایوب دیوبندی نے لکھا ہے کہ اگر مؤلف کسی مقرِّظ کی تقریظ کا رَدّ نہ کرے، تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس تقریظ کے مندرجات سے متفق ہے۔ پہلے ڈاکٹر خالد محمود کا اقتباس ذیل میں ملاحظہ کریں:

> ''مدینہ منورہ کے شیخ احمد الجزائری مالکی کی تقریظ ''حُسَامُ الْحَرَمَیْن''میں لکھے گئے ان الفاظ کو دیکھیں۔ مولانا احمد رضا خاں نے بھی کہیں حاشیہ میں انہیں رَدّ نہیں کیا۔ سو اِس مسئلہ میں کسی کو تردُّد نہیں ہوسکتا۔''

(مطالعہ بریلویت، جلد۸، صفحہ۱۱۱، مطبوعہ دارُ المعارف، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور)

☆ اب مولوی ابوایوب دیوبندی کا اقتباس ملاحظہ کریں، جس میں ان موصوف نے ''سُنّی تحریک'' کے شائع کردہ ایک پوسٹر اور پروفیسر مسعود احمد، کراچی کی ''سفید وسیاہ'' پر لکھی گئی تقریظ کو مؤلف (''سفید وسیاہ'') کی جانب سے اپنی کتاب میں شامل کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''چونکہ یہ پوسٹر اور تقریظ اوکاڑوی صاحب کی مصدِّقہ ہیں، اس لیے اس کی پوری پوری ذمہ داری اوکاڑوی صاحب پر بھی ہے''۔

(سفید وسیاہ پر ایک نظر، صفحہ۳۴، ۳۵، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ اکابرِ دیوبند)

مندرجہ بالا دونوں اقتباسات کی روشنی میں یہ کہنا دُرست ہے کہ دیوبندی مذہب کے مطابق اگر مترجم کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے اس کے مندرجات سے اِختلاف

ظاہر نہ کرے، تو یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اس کتاب سے متفق ہے۔

☆ ''تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب'' پر تقریظ میں مفتی عبدالواحد دیوبندی (استاذ الحدیث، جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور) نے لکھا ہے:

''میں نے ترجمہ کو تو پورا پڑھا۔ لیکن اصل عربی کتاب سے ترجمہ کا تقابل نہیں کیا۔ پھر جہاں ضرورت تھی کچھ اصلاح کی''

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۲۱، مطبوعہ مکتبۂ اهل السنّة و الجماعة، ۸۷۔ جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۱۹، مطبوعہ مکتبة الحسن، ۳۴-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

''تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب'' کے دیباچہ میں ڈاکٹر ظفر نیاز دیوبندی نے بھی لکھا ہے کہ مفتی عبدالواحد دیوبندی نے اس کے مسودہ کو لفظ بہ لفظ پڑھ کر اس میں اِصلاحات کی ہیں۔ نیز اِس کتاب پر مفتی عبدالواحد دیوبندی کے علاوہ مشہور دیوبندی پیر نفیس الحسینی، مولوی یوسف خان دیوبندی (استاذ الحدیث، جامعہ اشرفیہ، لاہور) اور مولوی عبدالمتین قاسمی دیوبندی (استاذ جامعہ اشرفیہ، لاہور) کی تقاریظ بھی موجود ہیں، کتاب کی صحت وتوثیق کے متعلق وضاحت ملاحظہ کرنے کے بعد آگے بڑھیے۔

☆ وہابی نجدی عالم ابوبکر جابر الجزائری نے تبلیغی جماعت کے متعلق ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اپنا مشاہدہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''تیسرا اعتراض: کہ تبلیغ والے اہلِ عقیدہ اور دعوتِ سلفیہ کے ائمہ کے دُشمن ہیں۔ جواباً ہم کہتے ہیں کہ یہ دعویٰ دلیل کا محتاج ہے اور دلیل کہاں ہے؟ اور اس کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ علماے جامدین سے نہ کہ کتاب وسنت پڑھانے والوں سے اور مفاد پرستوں میں سے کوئی شخص ایسا پایا جائے جو سلفیوں کے ساتھ بغض و دُشمنی رکھتا ہو۔ اور **شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ** اور **شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رَحِمَهُمَا اللّٰہ** سے بُغض رکھتا ہو...... **اللہ کی قسم ہم نے جماعتِ تبلیغی**

کو پہچانا۔اور وہ مشرق ومغرب میں میرے دروس میں حاضر ہوئے، ہم نے ان میں سے کسی ایک سے کوئی ایسی بات نہیں سُنی، جس سے محسوس ہو کہ یہ لوگ توحید کے داعیوں اوراس کے اماموں کو ناپسند کرتے ہیں۔ بلکہ کئی دفعہ ان لوگوں نے ہمارے پاس یہ شکایت کی ہے کہ ہمارے پاک وہند کے بعض لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں، یعنی محمد بن عبدالوہاب کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ہمارے ہم عقیدہ بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم کسی ایسے شخص سے قطعاً راضی نہیں ہیں، اور نہ ہی اس کی غلطی پر خاموش رہ سکتے ہیں جو توحید کے داعیوں اور بزرگوں پر طعن وتشنیع کرے"

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۴۴، ۴۵، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّة والجماعة، ۸۷۔جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ایضاً: صفحہ ۴۳، ۴۴، مطبوعہ مکتبة الحسن، ۳۳-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

یعنی تبلیغی جماعت والے وہابیوں نجدیوں کے مخالف نہیں، بلکہ ان کے ہم عقیدہ ہیں، اور اِمامُ الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ان کا "شیخ الاسلام" ہے۔

☆ ایک وہابی نجدی عالم یُوسُف بن عیسیٰ الملاحی نے تبلیغی جماعت کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"جب ہمارے پاس ایسے ملکوں سے جو اس بات میں مشہور ہیں کہ اُن کے اکثر باشندے ہمیں امام محمد بن عبدالوہاب رَحِمَهُ اللّٰه کی پیروی کی وجہ سے کافر سمجھتے ہیں اور تعصُّب اور جہالت کی وجہ سے ہماری توحید کی باتوں کو سُننا گوارا نہیں کرتے، جب کوئی ایسی جماعت آتی ہے جو ہمارے لیے اپنے سینے کو کھول دیتی ہے اور ہمیں کہتی ہے کہ تم بہترین مسلمان ہو، توحید والے ہو، اور تم صحابہ کرامؓ کی اولاد ہو، اور دُنیا میں دینِ اسلام اور توحید پھیلانے میں ہمارا ساتھ دو۔اس کے ساتھ اپنے قصورِ علم کا اعتراف کرتے ہیں"

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۶۳، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ و الجماعۃ، ۸۷۔جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۶۴، مطبوعہ مکتبۃ الحسن ۳۴-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

☆ اسی وہابی نجدی عالم نے تبلیغی جماعت کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:

''سعودی عرب کے شہروں کے جو طالبِ علم ان (یعنی تبلیغی جماعت از ناقل) کے ساتھ نکلتے ہیں، میں اُن میں سے کسی ایک کو نہیں جانتا جس نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو شیخ امام رَحِمَہُ اللّٰہ (محمد بن عبدالوہاب نجدی از ناقل) کے عقیدہ کے خلاف ہو۔''

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۶۸، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ و الجماعۃ، ۸۷۔جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۶۹، مطبوعہ مکتبۃ الحسن ۳۴-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

ان دونوں اقتباسات سے معلوم ہوا کہ دیوبندی تبلیغی جماعت، وہابیہ نجدیہ کو بہترین عقیدہ کا حامل مسلمان کہتی ہے، اور یہ دونوں عقیدہ کے لحاظ سے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے موافق ہیں۔

☆ وہابی نجدی عالم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے تبلیغی جماعت کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ہم نے اپنے بہت سے قابلِ اعتماد بھائیوں اہلِ نجد وغیرہ سے، جو بہت سے سفروں میں اُن کے ساتھ رہے اور پاک و ہند میں ان کی طرف سفر کر چکے ہیں، ان کے متعلق خوب تحقیق کی ہے۔ انہوں نے کوئی ایسی چیز ذکر نہیں کی جو خلافِ شرع ہو، یا ان کے ساتھ چلنے اور دعوت والے میں کام میں شریک ہونے سے مانع ہو۔''

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۹۱، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ و الجماعۃ، ۸۷۔

جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۹۴، مطبوعہ مکتبۃ الحسن ۳۳-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

یعنی عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نجدی وہابی کے بقول خوب تحقیق کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تبلیغی جماعت میں خلافِ شرع کوئی بات نہیں، دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ دیوبندی "تبلیغی جماعت" وہابی نجدی جماعت کے ساتھ متفق ہے۔

☆ وہابی نجدی عالم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے تبلیغی جماعت کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے ایک اور مقام پر لکھا ہے:

"جو مقصد حکومتِ سعودی کا ہے وہی مقصد تبلیغی جماعت کا ہے۔"

(تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب، صفحہ ۱۰۹، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ والجماعۃ، ۸۷۔ جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۱۱۲، مطبوعہ مکتبۃ الحسن، ۳۳-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

☆ مولوی الیاس کاندھلوی دیوبندی اور مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی نے عبدالعزیز آلِ سعود نجدی کی خصیہ برداری کرتے ہوئے اپنے خط میں لکھا ہے:

"بخدمتِ گرامی محافظ الحرمین الشریفین، صاحب الجلالۃ مولانا ملک عبد العزیز الاوّل ایّدہ اللّٰہ بنصرہ، پاکیزہ بابرکت تسلیمات ایسے قلوب کی طرف سے جو آپ جیسی محبوب شخصیت کے حق میں اخلاص، پسندیدگی اور تعظیم سے بھری ہوئی ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر (بیتُ اللّٰہ) کی خدمت کے لیے چُن لیا، اور اس کے عالی ہاتھوں میں اپنے بندوں کی ولایت (حکومت) دی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑا احسان ہے ہم اس کی حمد اور شکر ادا کرتے ہیں کہ آپ جیسے عظیم انسان کو شانِ اِسلام بلند کرنے کی، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سُنّت کو زندہ کرنے کی اور شرک و کفر کے جراثیم سے پاک وصاف صحیح عقائد کے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائی۔ یقیناً یہ جہادِ اکبر ہے

جس کو آپ نے قائم کیا اور حسبِ استطاعت اس کو اَدا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو، اور وہ بہترین اِمداد کرنے والا ہے"

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۷۶، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ والجماعۃ، ۸۷۔ جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۷۸، مطبوعہ مکتبۃ الحسن، ۳۳-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

اس خط میں مولوی الیاس کاندھلوی اور مولوی احتشام الحسن کاندھلوی نے عبدالعزیز آلِ سعود نجدی وہابی کی خصیہ برداری کی حد ہی کر دی ہے، اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ دیابنہ، وہابیہ نجدیہ کو اپنی طرح خوش عقیدہ مسلمان سمجھتے ہیں۔

☆ مولوی غلام مصطفیٰ حسن دیوبندی (فاضل جامعہ خیرالمدارس، ملتان) نے وہابی نجدی عالم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کو دیوبندیوں کا رُوحانی باپ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

"ہمارے **رُوحانی باپ** شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز **حَفِظَہُ اللّٰہ** ہیں۔"

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۱۸، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ والجماعۃ، ۸۷۔ جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۱۵، مطبوعہ مکتبۃ الحسن، ۳۳-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

☆ اسی کتاب میں ایک اور مقام پر شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وہابی کو دیوبندیوں کا "رُوحانی والد" لکھا ہے:

"حضرت **رُوحانی والد** شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔"

(تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، صفحہ ۱۰۷، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ والجماعۃ، ۸۷۔ جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔ ایضاً: صفحہ ۱۱۲، مطبوعہ مکتبۃ الحسن، ۳۳-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی)

معلوم ہوا کہ وہابی نجدی "شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز" دیوبندیوں کے رُوحانی باپ ہیں۔

قارئین نے ملاحظہ کیا کہ مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی کی ترجمہ کردہ کتاب "تبلیغی

جماعت اور مشائخِ عرب'' میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کو''شیخ الاسلام'' جیسے بھاری بھرکم لقب کا حامل، اور''وہابیہ نجدیہ'' کو''دیابنہ'' کا ہم عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ مولوی منظور نعمانی دیوبندی نے''محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق''اَور مولوی ضیاء الرحمان فاروقی دیوبندی نے''فیصل ایک روشن ستارہ'' میں وہابیہ نجدیہ کی خوب تعریفیں کی ہیں۔علمائے دیوبند کی جانب سے وہابیہ نجدیہ کی تعریفیں اوران سے اِتحاد ویگانگت کی مزید تفصیل راقم کی کتاب''محمد بن عبدالوہاب نجدی اور علمائے دیوبند''میں ملاحظہ کیجیے گا۔ اُوپر پیش کردہ حوالہ جات سے یہ بات مزید عیاں ہوگئی کہ''دیوبندی''،''سعودی نجدی وہابی''اور''ہندوپاک کے غیر مقلد وہابی''ایک ہی درخت (یعنی وہابیت) کی مختلف شاخیں ہیں، جو اعتقادی طور پر باہم متفق ہیں۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیہ کے متعلق مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی کی دوزبانیں:

☆ مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی زیرِ اِدارت شائع ہونے والے مجلّہ میں مولوی نور محمد قادری تونسوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''بریلویہ کے امام احمد رضا خان صاحب نے ہمارے اکابر کی خدمات اور مساعی کو برداشت نہ کرتے ہوئے ان کو بدنام کرنے کی غرض سے ان کو وہابی کے نام سے موسوم کردیا، اور **سادہ عوام کو یہ باور کرانے کی ناپاک کوشش کی کہ ان کے عقائد ونظریات محمد بن عبدالوہاب نجدی والے ہیں، لہٰذا یہ بھی وہابی ہیں**۔اور پھر اپنے اس **غلط** اور **جھوٹے پروپیگنڈہ** میں اس دَور کے علمائے حرمین شریفین کو بھی ملوث کرنے کی سرتوڑ کوشش کی، تا کہ اُس کے اِس مکروہ پروپیگنڈے میں قوت آجائے، اور احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ایک رسالہ بنام''حُسَامُ الْحَرَمَیْن''تحریر کرکے اپنے اس پروپیگنڈہ کو خوب ہوادی۔حالانکہ اکابر علمائے دیوبند تو پکے

سچے اَور کھرے اھل السُّنّۃ و الجماعۃ ہیں، جبکہ **محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار بہت سے نظریات میں اھل السنّۃ و الجماعۃ سے کٹ چکے ہیں۔''** (سہ ماہی قافلۂ حق، سرگودھا۔ جلد۲، شمارہ۲، صفحہ۱۱)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ:

۱- علماے دیوبند اَور محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد میں بہت فرق ہے۔ ان کو ایک قرار دینا ''غلط''، ''جھوٹ'' اور ''ناپاک کوشش'' ہے۔

۲- محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار بہت سے مسائل میں اہلِ سنت سے الگ ہو چکے ہیں۔

بتایئے دورُخی اور کسے کہتے ہیں کہ **مولوی نور محمد تونسوی کی جانب سے ایک کتاب (''تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب'') میں ''وہابیہ نجدیہ'' کو ''دیابنہ'' کا ہم عقیدہ قرار دیا جا رہا ہے۔ جبکہ انھی موصوف کی دوسری تحریر میں یہ کہا جا رہا ہے کہ: ''وہابیہ نجدیہ'' اور ''دیابنہ'' کے عقائد میں فرق ہے، یہ بہت سے مسائل میں اہلِ سنت سے الگ ہو چکے ہیں، ان کو ایک قرار دینا ''غلط''، ''جھوٹ'' اور ''ناپاک کوشش'' ہے۔** اصل بات یہ ہے کہ دورُخی، تقیہ بازی اور منافقت، دیابنہ کی عادتِ قدیمہ ہے۔ یہ ابن الوقت دھوکہ دینے کے لیے موقع کی مناسبت سے اپنا مؤقف اختیار کرتے ہیں۔

قارئینِ کرام! ان ''ہم مخرج'' و ''ہم عقیدہ'' وہابیہ دیابنہ کے فکری اِتحاد و یگانگت کو ملاحظہ کرنے کے بعد اب اصل موضوع کی طرف آیئے، اور ہندوپاک کے غیر مقلد وہابی اور سعودی نجدی وہابی علما کی طرف سے علماے دیوبند کو گستاخ قرار دیے جانے کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی اِنکارِ ختم نبوت پر مبنی عبارات کا رَدّ غیر مقلد وہابی علما سے:

آئندہ صفحات میں غیر مقلد اور سعودی نجدی وہابی علما کے قلم سے مولوی قاسم

نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیرالناس'' میں درج اِنکارِختمِ نبوت پر مشتمل عبارات کا رَدّ پیش کیا جارہا ہے، ملاحظہ کریں۔

غیرمقلدین کے مزعومہ'' شیخ العرب والعجم ''مولوی بدیع الدین راشدی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پرمنکرِختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیرمقلدین کے مزعومہ''شیخ العرب والعجم ''مولوی بدیع الدین شاہ راشدی نے علماے دیوبند کے مزعومہ''اِمام الکبیر ''مولوی قاسم نانوتوی کوختمِ نبوت کا منکرقرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''ختم نبوت کوبھی یہ جس طرح تسلیم کرتے ہیں وہ بھی آپ لوگوں کو سناتا ہوں۔ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد وحی کا سلسلہ جاری رہا تو پھرختمِ نبوت تو نہیں رہی، یہ میرے پاس مولوی قاسم نانوتوی، بانی دارُالعلوم دیوبند کی کتاب ''تحذیرالناس'' موجود ہے۔ قرآن میں ہے کہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (سورۂ اَلْاَحْزَاب، آیت:۴۰) رسول اللہ آخری نبی ہیں، مسلمانوں کا یہ اہم عقیدہ ہے۔ ہم کہتے ہیں یہ آپ کی عظیم ترین فضیلت ہے کہ آپ آخری نبی ہیں جوکوئی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعدکوئی دوسرا نبی مانے تو کیا آپ (اس نام نہاد مسلم کی نظر میں) خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ رہیں گے؟ ہرگز نہیں۔ ''تحذیر الناس'' صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں کہ: ''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعدکوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت ِمحمدیہ میں فرق نہیں آئے گا''۔ مانا کہ دوسرا نبی آئے گا، تب بھی آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں، پھر کیسے خَاتَمَ النَّبِیّٖن رہے؟ نبوت کی جگہ کوتم نے خودتوڑا ہے، اس میں تم نے خودرَخنہ اَندازی کی ہے، مرزائی بھی تو ایک اُمتی ہی کوآگے کرتے ہیں، آپ نے بھی اُمتی کوآگے کیا ہے، نبی کے پیچھے

نہ آپ ہیں نہ وہ ہیں، بات ایک ہی ہے، تم ایک ہی گائے کے چور ہو‘‘۔

(برأۃِ اہلحدیث، صفحہ ۵۰، ۵۱، مطبوعہ الدار الراشدیہ، نزد جامع مسجد اہلحدیث راشدی۔ گلی نمبرا۔ موسیٰ لین، لیاری، کراچی)

☆ اس اقتباس کے آخری فقرہ کے حاشیہ میں غیر مقلد وہابی ڈاکٹر ابو عمر خورشید احمد شیخ نے لکھا ہے:

’’یہ محاورہ ہے، یعنی نظریہ دونوں کا ایک ہی ہے‘‘۔

(برأۃِ اہلحدیث، صفحہ ۵۰، ۵۱، مطبوعہ الدار الراشدیہ، نزد جامع مسجد اہلحدیث راشدی۔ گلی نمبرا۔ موسیٰ لین، لیاری، کراچی)

ثابت ہوا کہ غیر مقلدین کے مزعومہ اور خود ساختہ ’’**شیخ العرب والعجم**‘‘ مولوی بدیع الدین راشدی اور ڈاکٹر ابو عمر خورشید احمد کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی، منکرِ ختمِ نبوت ہیں۔

غیر مقلد مولوی محمد یحییٰ گوندلوی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی محمد یحییٰ گوندلوی غیر مقلد وہابی نے اپنی کتاب ’’**مطرقۃ الحدید** بر فتویٰ مولوی رشید‘‘ میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ’’تحذیر الناس‘‘ سے اِنکارِ ختمِ نبوت پر مشتمل عبارات یوں نقل کی ہیں:

’’آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی اور نبی ہو، تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے، مولانا نے وضاحت فرمادی کہ آپ کی موجودگی یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو تب بھی آپ کے **خَاتَمَ النَّبِیّٖن** ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا‘‘۔

(**مطرقۃ الحدید**، صفحہ ۶۷، ۶۸، ناشر: ناظم جامعہ رحمانیہ اہلحدیث، قلعہ دیدار سنگھ، پاکستان)

☆ مولوی محمد یحییٰ گوندلوی نے اسی کتاب میں ایک جگہ مزید لکھا ہے:

’’ختم نبوت کے مقفل دروزاہ کو بعض اکابرِ دیوبند نے توڑنے کی کوشش کی‘‘۔

(مطرقة الحدید، صفحہ ۶۹، ناشر: ناظم جامعہ رحمانیہ اہلحدیث، قلعہ دیدار سنگھ، پاکستان)

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی، منکرِ ختمِ نبوت ہیں، اور سیدی اعلیٰ حضرت کا فتویٰ برحق ہے۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

غیر مقلد مولوی خواجہ محمد قاسم کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کا رَدّ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’اصلی، بروزی، مراقی، مذاقی کا نبی بننا مُحال بالذات ہے، اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اِجماع ہے، اور یہ ہی معنی حدیث نے بیان فرمائے، جو اِس کا اِنکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے کہ قادیانی اور دیوبندی)‘‘۔

(جاءَ الحق، صفحہ نمبر ۳۶۳، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بیسمنٹ میاں مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور)

غیر مقلد وہابی مولوی خواجہ محمد قاسم نے اہلِ سنت کے مؤقف کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب نے:

’’دیوبندی عقیدہ بیان کیا ہے: خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔ لہٰذا اگر حضور صلعم کے بعد اور بھی نبی آجاویں تو بھی خاتمیت میں فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب، مدرسہ دیوبند) مفتی صاحب نے اس کا جو جواب دیا ہے صحیح دیا ہے‘‘۔

(معرکہ حق و باطل، صفحہ ۷۸۴، مطبوعہ مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ)

خواجہ محمد قاسم غیر مقلد نے بھی اپنے ’’ہم مخرج‘‘ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی تکفیر کو دُرُست قرار دے کر سیدی اعلیٰ حضرت کی تائید کردی ہے۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلدین کے مزعومہ ''بیہقیِ زماں'' مولوی زبیر علی زئی نے اپنی کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' میں عنوان ''ختم نبوت پر ڈاکہ'' کے تحت لکھا ہے:

''اہلِ حدیث کو مسجدوں سے نکالنے والوں کا ختم نبوت کے بارے میں عجیب وغریب عقیدہ ہے۔ محمد قاسم نانوتوی، بانیِ مدرسۂ دیوبند صاحب لکھتے ہیں:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ (تحذیر الناس، صفحہ ۳۴) تنبیہ: اُصولِ حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ نبی پر پورا دُرود لکھنا چاہیے۔ صرف اِشارہ کر دینا (مثلاً ص، صلعم) صحیح نہیں ہے۔ دیکھیے **مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح**، صفحہ ۲۰۸، ۲۰۹ وغیرہ''۔

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ ۲۶، مطبوعہ مکتبہ الحدیث، حضرو، اٹک)

مولوی زبیر علی زئی نے اعلیٰ حضرت کے موقف کی تائید کرتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو منکرِ ختمِ نبوت قرار دے دیا ہے۔

☆ مولوی زبیر علی زئی نے اپنے مقالہ: ''دیوبندی حضرات اہلِ سنت نہیں ہیں'' میں زیرِ عنوان ''ختمِ نبوت کا اِنکار'' لکھا ہے:

''محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ (تحذیر الناس، صفحہ ۳۴) ....

دیوبندی حضرات اپنے ان گندے اور کتاب وسنت کے خلاف عقائد کی وجہ سے اہلِ سنت سے بھی خارج ہیں، اور حنفیت سے بھی خارج ہیں۔ لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، اور اگر کوئی شخص پڑھ لے، تو اُس پر اپنی نماز کا

دوہرانا (اعادہ) واجب ہے''۔

(دیوبندی حضرات اہلِ سنت نہیں ہیں، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۴، صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ مولوی زبیر علی زئی نے اپنے مقالہ: ''مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا؟'' میں لکھا ہے:

''عقائد کا ایک باب ختمِ نبوت پر ایمان ہے۔ محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

(تحذیر الناس، صفحہ ۳۴۔ دوسرا نسخہ، ص ۸۵)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک اگر خَاتَمَ النَّبِیّٖن محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو جائے، تو پھر بھی ختمِ نبوت کے عقیدے میں کچھ بھی فرق نہیں آئے گا۔ بعینہٖ یہی عقیدہ مرزائیوں کا ہے، بلکہ عبدالرحمٰن خادم مرزائی نے نانوتوی کے مذکورہ قول کو اپنی کتاب میں بطورِ حجت پیش کیا ہے، دیکھیے قادیانیوں کی: پاکٹ بک (ص ۲۷۶)''

(مرزا غلام احمد قادیانی کون تھا؟، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۵، صفحہ ۲۷۳، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ مولوی زبیر علی زئی نے اپنے مقالہ: ''سیف الجبار فی جواب ظہور و نثار'' میں مولوی قاسم نانوتوی کی اِنکارِ ختمِ نبوت پر مشتمل عبارات کے متعلق لکھا ہے:

''(۲۱):۔ بانیِ مدرسہ دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے کہا:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

(تحذیر الناس، ص ۸۵، و اللفظ لہ، دوسرا نسخہ، ص ۳۴)

یہ کہنا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو، تو ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا، کس آیت سے ثابت ہے؟۔

(۲۲):۔ یہ کہنا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو، تو ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا، کس حدیث سے ثابت ہے؟

(۲۳):۔ یہ کہنا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو، تو ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا، امام ابوحنیفہ کے کس مُفْتٰی بہٖ قول سے یہ عقیدہ ثابت ہے؟''

(سیف الجبار فی جواب ظہور وثار، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۵، صفحہ ۳۸۶، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ مولوی زبیر علی زئی نے اپنے اسی مقالہ میں مزید لکھا ہے:

''ہندوستان پر صلیب کے پُجاری انگریزوں کے قبضے کے بعد دیوبندی فرقہ پیدا ہوا............۱۸۶۷عیسوی سے پہلے دیوبندی فرقے کا کوئی وجود رُوئے زمین پر نہیں تھا، اس فرقے نے اہلِ سنت والجماعۃ سے ہٹ کر، اور اہلِ حق کی مخالفت میں جن عقائد ونظریات کو اپنایا، اور اُن کا پرچار کیا، اُن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔ (۱) محمد قاسم نانوتوی نے کہا:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

(تحذیر الناس، ص۸۵، مکتبہ حفیظیہ، گوجرانوالہ)

اس عبارت میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اگر فرض کریں، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے، تو پھر بھی ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ بعینہٖ یہی عقیدہ قادیانیوں کا ہے، اور عبدالرحمٰن خادم

قادیانی نے اپنی کتاب ''پاکٹ بک'' (ص۲۷۶) میں نانوتوی کی عبارتِ مذکورہ سے استدلال کیا ہے''

(سیف الجبار فی جواب ظہور وثار، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۵، صفحہ۴۵۶، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ مولوی زبیر علی زئی نے مولوی محمد زبیر صادق آبادی غیر مقلد کی کتاب کے مقدمہ میں زیرِ عنوان ''قادیانیوں کی حوصلہ افزائی'' مولوی قاسم نانوتوی کی مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے:

''محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، ص۳۴)''۔

(آئینۂ دیوبندیت، صفحہ۲۳، مطبوعہ مَکْتَبَةُ الحدیث، حضرو، اٹک۔ ایضاً: حدیث پبلی کیشنز، دہلی)

مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کے نزدیک اثرِ ابنِ عباس شاذ ومردُود روایت ہے:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے اثرِ ابنِ عباس کو شاذ ومردُود روایت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''ایک شاذ ومردُود روایت کی بنا پر آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ہمارے نبی خَاتَمَ النَّبِیّٖن جیسے نبی (خَاتَمَ النَّبِیّٖن) ہیں، اس دیوبندی عقیدے کی وجہ سے ہمارے نبی سیدنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی فضیلت اور ختمِ نبوت پر سخت زَد پڑتی ہے۔ لٰہذا راقم الحروف نے اس دیوبندی عقیدے کو غلط اور گندا عقیدہ قرار دیا ہے''۔

(ماہنامہ ''ضربِ حق'' سرگودھا، صفحہ۲۱، مئی ۲۰۱۲ء۔ علمی مقالات، جلد۶، صفحہ۴۶۴، مطبوعہ

مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ،غزنی سٹریٹ،اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً:مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل،جامعہ نگر،نئی دہلی)

مذکورہ اقتباس میں مولوی زبیرعلی زئی نے ’’اثرِ ابنِ عباس‘‘ کوشاذ اورمرُدود روایت قرار دیا ہے۔ہم اہلِ سنت کا مؤقف ہے کہ اثرِ ابنِ عباس کا جو نیا مفہوم مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب نے مُراد لیا ہےاُس سے ختم نبوت کا انکار ثابت ہوتا ہے،اپنے وضع کردہ نئے مفہوم کا اِقرار کرتے ہوئے قاسم نانوتوی دیوبندی نے خود’’ تحذیر الناس‘‘ میں لکھا ہے:

’’میں نے بھی اک نئی بات کہہ دی تو کیا ہوا‘‘

(تحذیر الناس،صفحہ ۴۷،مطبوعہ دارالاشاعت،اُردو بازار،کراچی)

☆ مولوی زبیرعلی زئی نے اپنی کتاب ’’امین اوکاڑوی کا تعاقب‘‘(مطبوعہ نعمان پبلی کیشنز)کے صفحہ ۸ پر ایک عنوان ’’دیوبند اور قادیانیت‘‘ کے تحت بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کا رَدّ کیا ہے۔

مولوی عبدالمنان شورش غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عبدالمنان شورش نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’بانیِ دیوبندیت قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:’’اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی میں کوئی نبی پیدا ہو،تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا‘‘۔(تحذیر الناس،صفحہ ۲۵) قادیانی بھی اس طرح کہتے ہیں کہ نبی خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں،لیکن مرزے کی نبوت سے آپ کی ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آتا‘‘۔

(طمانچہ،صفحہ ۸۵،۵۹،ناشر:عبدالمنان شورش،محلّہ اسلام آباد،چوٹی زیریں،ڈیرہ غازی خان)

ضروری نوٹ:یہ کتاب ۴ غیر مقلد وہابی علما کی مصدّقہ ہے۔

مولوی عبدالغفور اَثری غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی عبدالغفور اَثری غیر مقلد وہابی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''بانی دارُالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی (المتوفّٰی ۱۲۹۷ھ) نے لکھا ہے:۔ا: ''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاے سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدُّم یا تاٴخرِ زمانی میں بِالذّات کچھ فضیلت نہیں''۔(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس ،صفحہ ۳۲)
ب: اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔(تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس ، صفحہ ۵۶) ج: اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۱، ناشر: اہلحدیث یوتھ فورس، محلّہ واٹر ورکس، سیالکوٹ، باراوّل: ۱۹۸۷ء)

سعودی عرب سے شائع شدہ کتاب میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی تردید:

☆ سعودی عرب کی مطبوعہ کتاب ''کیا علماے دیوبند اہلِ سنت ہیں؟'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں ختمِ نبوت کے اِنکار پر مشتمل عبارات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایسے عقائد رکھنے والے علماے دیوبند کو اہلِ سنت کیسے مانا جاسکتا ہے؟''

(کیا علماے دیوبند اہلِ سنت ہیں؟، صفحہ ۲۹، مترجم توصیف الرحمٰن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد توعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض)

اگلے صفحہ پر مزید لکھا ہے:

''ان نظریات کے حاملین علمائے دیوبند، اہلِ سنت نہیں ہو سکتے''۔

(کیا علمائے دیوبند اہلسنّت ہیں؟ صفحہ ۳۰، مترجم توصیف الرحمٰن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد توعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض)

مولوی طالب الرحمان غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مشہور غیر مقلد وہابی مولوی ڈاکٹر طالب الرحمٰن (راولپنڈی) نے اپنی کتاب ''دیوبندیت، تاریخ وعقائد'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو ختمِ نبوت کی طرف پیش قدمی کرنے والا اقرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی تشریح مولانا قاسم نانوتوی اس طرح کرتے ہیں کہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس، صفحہ ۲۵) اور جماعتِ احمدیہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطورِ بالا میں جناب قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا گیا''۔

(دیوبندیت، تاریخ وعقائد، صفحہ ۱۷۵، مطبوعہ مکتبہ بیتُ الاسلام، الریاض)

دوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ دیوبندیوں کے ''ہم مخرج'' غیر مقلد پروفیسر مولوی طالب الرحمٰن نے بھی دیوبندی فرقہ کو منکرِ ختم نبوت قرار دے کر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تائید کر دی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِک۔

مولوی شفیق الرحمٰن زیدی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی طالب الرحمٰن غیر مقلد کے بھائی مولوی شفیق الرحمٰن زیدی غیر مقلد نے

بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارات کو اِنکارِ ختم نبوت پر مشتمل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی ختمِ نبوت میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ ختمِ نبوت کے اس تبدیل شدہ مفہوم کی بنیاد پر قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں: ''اطلاقِ خاتم اس بات کو مقتضی ہے کہ تمام انبیا کا سلسلہ نبوت آپ پر ختم ہوتا یہ جیسا انبیاے گزشتہ کا وصفِ نبوت میں آپ کی طرف محتاج ہونا ثابت ہوتا ہے، اور آپ کا اس وصف میں کسی کی طرف محتاج نہ ہونا اس میں انبیاے گزشتہ ہوں یا کوئی اور، اس طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین پر یا کسی اور زمین پر یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا''۔ (تحذیر الناس، صفحہ۱۲) دوسری جگہ لکھتے ہیں: ''غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا، تو آپ کا خاتم ہونا انبیاے گزشتہ نبی کی نسبت خاص نہ ہوگا، اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔ (تحذیر الناس، صفحہ۱۳) ''ہاں اگر خاتمیت بمعنی اوصافِ ذاتی بوصفِ نبوت لیجیے جیسا کہ اس عاجز نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثلِ نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے، بلکہ اس صورت میں فقط انبیا کی افرادِ خارجی پر آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ (تحذیر الناس، صفحہ۲۴) یہ گمراہ عقائد نہ قرآن حکیم کی کسی آیت سے ثابت ہیں، نہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فرمان سے، حتیٰ کہ صحابۂ کرام اور ائمۂ اہلِ سنت ان نظریات سے بَری تھے''۔

(حُبِّ رسول کی آڑ میں مشرکانہ عقائد، صفحہ ۵۷، مطبوعہ محمد پبلشرز، St,64، G,11/2، اسلام آباد۔ ایضاً: صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲، مطبوعہ سلفی کتب خانہ، 40/A، نور الحق کالونی، بہاولپور)

مولوی توصیف الرحمان راشدی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلدین کے مشہور مولوی توصیف الرحمان راشدی نے اپنی کتاب ''نورِ محمدی کی تخلیق اور عقائدِ صوفیہ'' میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیرالناس'' کی عبارات کو ختمِ نبوت کے منافی قرار دیا ہے، مولوی توصیف الرحمٰن راشدی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی عبارات نقل کرنے سے پہلے لکھا ہے:

''ختم نبوت کے اس تبدیل شدہ مفہوم کی بنیاد پر قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں''

(نورِ محمدی اور عقائدِ صوفیہ، صفحہ ۵۰، مطبوعہ المعهد الاسلامی للبنات، نزد مسجد پیر مبارک شاہ، عبدالحکیم، (خانیوال)۔ باراوّل ۲۰۰۳ء)

اس کے بعد اگلے صفحے پر ختم نبوت کے اِنکار کے سلسلے میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہ عبارت بھی نقل کی ہے:

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''

(نورِ محمدی اور عقائدِ صوفیہ، صفحہ ۵۱، مطبوعہ المعهد الاسلامی للبنات، نزد مسجد پیر مبارک شاہ، عبدالحکیم (خانیوال)۔ باراوّل ۲۰۰۳ء)

علمائے دیوبند نے ''اَنا'' اور ''تکبُّر'' کی وجہ سے اپنے غلط مؤقف سے رُجوع نہیں کیا، اور منکرینِ ختمِ نبوت کے پلڑے میں چلے گئے، ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے احناف دو حصوں میں تقسیم ہو گئے: مولوی حکیم محمود احمد سلفی

غیر مقلد کا اعلانِ حق

☆ غیر مقلد وہابی مولوی حکیم محمود احمد سلفی ابنِ مولوی اسماعیل سلفی کانگریسی نے اپنی کتاب

’’علمائے دیوبند کا ماضی‘‘ میں دیوبندیوں کے بارے میں لکھا ہے:

’’اگر دیوبندی اپنی انا کا مسئلہ نہ بناتے اور اپنے علمی گھمنڈ کی وجہ سے تکبر نہ کرتے، اور اپنے غلط موقف سے رُجوع کر لیتے، تو حنفی علما دو فرقوں میں تقسیم نہ ہوتے۔ دیوبندیوں نے اِجرائے نبوت میں مرزا صاحب کی ہم نوائی کر کے تاریخ میں اپنا نام مستقل طور پر ہٹ دھرمیوں میں لکھوالیا‘‘۔

(علمائے دیوبند کا ماضی، صفحہ ۵۳، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید و السُّنَّہ، لاہور)

☆ یہی بات حکیم محمود احمد سلفی نے اپنی ایک اور کتاب میں ان الفاظ میں لکھی ہے:

’’اس ہٹ دھرمی اور ضد اور تعصُّب کی وجہ سے اَحناف دو حِصّوں میں بٹ گئے، اور آپ مرزا کو غیر مقلدین میں مِلاتے مِلاتے خود منکرینِ ختمِ نبوت کے پلڑے میں چلے گئے‘‘۔

(نصیحتِ سلفی، صفحہ ۴۶، مطبوعہ ادارۂ اِحیاء السُّنَة، گرجاکھ، گوجرانوالہ)

☆ اسی کتاب میں حکیم محمود احمد سلفی نے مزید لکھا ہے:

’’یہ بھی امرِ واقعہ ہے کہ اکابرین علمائے دیوبند نے اثرِ ابنِ عباس کے متعلق جو مؤقف اختیار کیا تھا وہ غلط تھا، یہ اِلزام تراشی نہیں امرِ واقع ہے، اس کا اِنکار نہیں کیا جا سکتا، نہ کسی اِلزامی جواب سے اس کی تلافی ہو سکتی ہے، اس کا اعتراف کرنا چاہیے اور غلطی کو غلطی ماننا چاہیے، آخر وہ لوگ انسان تھے، فرشتے تو نہ تھے‘‘۔

(نصیحتِ سلفی، صفحہ ۴۳، مطبوعہ ادارۂ اِحیاء السُّنَة، گرجاکھ، گوجرانوالہ)

مرزا قادیانی نے انکارِ ختمِ نبوت مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی سے سیکھا ہے:

مولوی حکیم محمود احمد سلفی غیر مقلد

☆ مولوی حکیم محمود احمد سلفی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو مرزا قادیانی کا اُستاد قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

’’قاسم نانوتوی صاحب ’’تحذیر الناس‘‘ پر فرماتے ہیں:’’بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا‘‘۔ مزید سُنیے صفحہ ۱۸ پر فرماتے ہیں کہ’’ آپ کے زمانہ میں بھی کوئی نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم بدستور باقی رہتا ہے‘‘۔ ملاحظہ فرمایا جناب نے! آپ کا مرزا صاحب سے کتنا گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے، اس نے یہ مسئلہ آپ سے سیکھا ہے‘‘۔(علمائے دیوبند کا ماضی، صفحہ ۵۵، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسُّنَّہ، لاہور)

یہ بات بھی بالکل دُرُست ہے کیوں کہ دجالِ اعظم مرزا قادیانی لعین نے’’ تحذیر الناس‘‘ لکھے جانے کے بعد ہی دعوائے نبوت کیا تھا۔

اہلِ سنت و جماعت بریلوی کے مقابلے میں ’’دیوبندی‘‘ لاجواب اور عاجز ہو جاتے ہیں: حکیم محمود احمد سلفی غیر مقلد کا مشاہدہ

☆ اہلِ سنت و جماعت بریلوی کے مقابلے میں دیوبندیوں کے عاجز ہونا دیوبندیوں کے ہم عقیدہ بھائی حکیم محمود احمد سلفی نے ان الفاظ میں کیا ہے:

’’بریلوی حضرات بھی رسالہ ’’تحذیر الناس‘‘ لیے پھرتے ہیں، اور اس کا جواب بے چارے دیوبندیوں سے بَن نہیں پڑتا‘‘۔

(نصیحتِ سلفی، صفحہ ۴۵، مطبوعہ ادارۂ احیاء السُّنَّۃ، گرجاکھ، گوجرانوالہ)

نوٹ: حکیم محمود احمد سلفی غیر مقلد کے علمائے دیوبند سے فکری اتحاد و یگانگت اور دِینی محبت کے ثبوت راقم نے کتاب کے شروع میں پیش کیے ہیں۔

مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد کی طرف سے دیوبندی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا رَدّ:

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے اپنی کتاب ’’تبلیغی جماعت، عقائد و افکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں‘‘ میں دیوبندیوں کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے بارے میں لکھا ہے:

’’مولانا قاسم نانوتوی اپنے رسالہ ’’تحذیرالناس‘‘ میں فرماتے ہیں کہ:
’’آپ موصوف بوصفِ نبوت بِالذَّات ہیں، اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض، اَوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے، پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ غرض آپ جیسے نبی الامت ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں‘‘۔ (صفحہ۶)۔ اور اسی رسالہ میں موصوف ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’غرض اگر اختتام بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاے گذشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور خاتم رہتا ہے‘‘۔ اور اسی رسالہ میں ایک دوسری جگہ رقم فرماتے ہیں کہ: ’’اور اسی طرح فرض کیجیے آپ کے زمانے میں بھی اس زمین یا کسی اور زمین یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ اس وصفِ نبوت میں آپ کا ہی محتاج ہوگا‘‘۔ (صفحہ۱۷)۔ اس کے بعد مولانا قاسم نانوتوی صاحب نے جو لکھا اس سے تو نبوت کا دروازہ مکمل طور پر کھل جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ:
’’اگر آپ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا‘‘۔ (صفحہ۳۷)

قابلِ غور مقام ہے کہ بانیِ مدرسۂ دیوبند، مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے بیان کے مطابق اگر آپ کے بعد بھی نبی آجائے تب بھی آپ خاتم الانبیاء ہوں گے۔ تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے نبیوں کے دعوائے نبوت کے خلاف سمجھنے میں آخر کیا جواز رَہ جاتا ہے، اور جماعتِ دیوبندیہ جب آپ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ ’’مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت‘‘ کیوں بنا کر بیٹھی ہے، اور جب یہ جماعت ہر جھوٹے نبی کے آنے کے لیے دروزاہ کھول کر بیٹھی ہے

تو پھر دُنیا میں کسی مدعیِ نبوت کے خلاف شور کس لیے مچاتی ہے؟ کیا اس جماعت کی مثال یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں سے دینا غلط ہوگا جو عمداً یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو کنویں میں ڈال کر شام کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے کہ یوسف کو بھیڑیئے نے کھا لیا ہے۔ اس جماعت کی مثال اس قوم کی ہے جس نے حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شہید کیا، اور اپنے اس جُرم کو چھپانے کے لیے آج تک ماتم برپا کیے ہوئے ہے''۔ (تبلیغی جماعت، عقائد و افکار نظریات اور مقاصد، صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶، افادات مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد، از قلم: ابو الوفا محمد طارق خان، مطبوعہ دَارُ الْکُتُب العلمیہ، پاکستان)

قارئین نے ملاحظہ کیا کہ مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی عبارات کو ختمِ نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے ان کا شدید رَدّ کیا ہے، اور اس پر جو تبصرہ کیا ہے وہ بھی حقائق پر مبنی اور نہایت پُر لطف ہے۔ یہی بات کل تک ہم اہلِ سنت کہتے تھے، اور بالآخر آج دیوبندیوں کے ''ہم مخرج'' غیر مقلد وہابی بھائیوں کو بھی اِس مسئلہ میں اہلِ سنت کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ یوں میرے امام، امامِ اہلسنّت، سیّدی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سچائی روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کے ذمہ دار دیوبندی علما ہیں، مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد:

☆ مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے ''تحذیر الناس'' کا پس منظر بیان کرنے کے بعد دیوبندیوں کا مزید رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیوبندی علما کی جانب سے ''مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت'' کے قیام کا سبب کھل کر ہمارے سامنے آجاتا ہے،

اور وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیے جانے کے بعد ختمِ نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی، جس کا کچھ بیان ہم آگے کریں گے، کو دیکھتے ہوئے دیوبندی علما کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے خلاف بھی کہیں کافر قرار دیے جانے کی کوئی مہم نہ شروع کر دیں، جس کے نتیجہ میں انہیں کافر تو بہر حال نہیں قرار دیا جا سکے گا۔ کیونکہ دیوبندی اپنے بیشتر عقائد میں شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں، مگر جو تحریریں ان کی کتابوں میں موجود ہیں وہ عوام کے سامنے آجائیں گی، جس سے مسلکِ دیوبند کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ حفظِ ماتقدّم کے طور پر دیوبندیہ نے ''مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت'' قائم کی، گویا ''مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت'' کو اگر ''مجلسِ تحفظِ مسلکِ دیوبند'' کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ختمِ نبوت کے سلسلہ میں مسلکِ دیوبند کا عقیدہ اہلِ سنت والجماعت سے موافق نہیں ہے، اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعویٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیوبندی علما ہی ہیں، کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے حنفی دیوبندی ہیں، اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا سبب دیوبندی علما کی کتابیں ہیں''۔

(تبلیغی جماعت عقائد و افکار نظریات اور مقاصد، صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸۔ اِفادات مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد، ازقلم: ابوالوفا محمد طارق خان، مطبوعہ دَارُالْکُتُب العلمیہ، پاکستان)

یہاں بھی غیر مقلد مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے دیوبندی فرقہ کا شدید رَدّ کیا ہے، اور علماے دیوبند کو تقیہ باز قرار دیتے ہوئے اہلِ سنت کے موقف کی تائید کی ہے۔ **فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔**

☆ غیر مقلد مولوی عطاء اللہ ڈیروی نے اپنی کتاب ''دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدۂ تصوف'' میں بھی مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کو منکرِ ختمِ نبوت

قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے رسالہ ''تحذیر الناس'' صفحہ ۱۸ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے بعد آنے والے جھوٹے نبیوں کے لیے بھی دروازہ کھول دیا ہے، آپ فرماتے ہیں: ''بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے''۔ اور صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے: ''اور اسی طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانے میں بھی اسی زمین، یا کسی اور زمین، یا آسمان میں کوئی نبی ہو، تو وہ بھی اسی وصفِ نبوت میں آپ کا محتاج ہوگا''۔ اور صفحہ ۳۴ میں لکھا ہے: ''اگر آپ کے بعد بھی بالفرض کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ ان کھلے بیانات کے بعد بھی کوئی دیوبندی اگر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو اس معنیٰ میں خَاتَمَ النَّبِیّٖن مانتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی ظِلّی ہو، یا بروزی نہیں آئے گا، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یا اپنے اکابرین کے عقائد واقوال وبیانات کو جھٹلاتا ہے''۔

(دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدہ صوفیت، صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳، مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد وہابی۔ مطبوعہ دَارُ الْکُتُب العلمیہ، پاکستان)

یہ تبصرہ بھی بالکل دُرُست ہے۔

مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد نے بھی اپنی کتاب میں دیوبندی فرقہ کے متعلق ''اکابر پرستی اور غلو'' کا عنوان قائم کر کے لکھا ہے:

''موصوف جن کے پیچھے نماز کو جائز قرار دیتے ہیں اُن کا ختم نبوت کا عقیدہ

پڑھیں، پھر انصاف سے فیصلہ کریں کیا یہ لوگ اِمامت کے قابل ہیں؟

ملاحظہ فرمائیں: قاسم نانوتوی بانیِ مدرسۂ دیوبند لکھتے ہیں: ''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس، صفحہ ۳۴)''۔

(نماز میں امام کون؟، صفحہ ۹۹، ۱۰۰، ناشر کا پتہ درج نہیں)

مولوی داؤد ارشد غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی داؤد ارشد غیر مقلد نے اپنی کتاب ''تحفۂ حنفیہ'' میں ''گستاخِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کون؟'' کے عنوان کے تحت مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو منکرِ ختمِ نبوت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''مولوی محمد قاسم نانوتوی لکھتا ہے کہ ''اوّل معنٰی خَاتَمَ النَّبِیّٖن معلوم کرنے چاہییں تا کہ فہمِ جواب میں کچھ دِقّت نہ ہو، سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاے سابق کے زمانہ کے بعد، اور آپ سب میں آخر ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ تقدُّم و تأخُّرِ زمانی میں بِالذّات کچھ فضیلت نہیں (تحذیر الناس، ص ۵، طبع دارُ الاشاعت، کراچی ۔ ۱۹۷۶ء) اس مردود عبارت میں جہاں رسول اللہ کے خَاتَمَ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہونے کا اِنکار ہے وہاں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی فضیلت خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا بھی اِنکار کر دیا ہے، حالانکہ خود رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے آخری نبی ہونے کو وجہِ فضیلت کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ:

مجھے انبیا پر چھ باتوں کی وجہ سے فضیلت ہے، ان میں سے ایک (وختم

بی النبیون)''نبوت مجھ پر ختم ہوگئ''
(مسلم،ص۱۹۹،جلد۱۔و۔ابوعوانہ،ص۳۹۵،ج۱۔و۔ترمذی مع تحفہ، ص۳۷۸،ج۲۔مُسند احمد،ص۴۱۲،ج۲۔و۔بیہقی،ص۴۳۲،ج۲۔و۔دلائل النبوۃ،ص۴۷۲،ج۵،للبیہقی)

مگر نانوتوی نے مذکورہ عبارت میں اس کی وجہِ فضیلت ہونے کا اِنکار کردیا ہے،اس خبیث عقیدہ کا لازمی نتیجہ تھا کہ نانوتوی ختمِ نبوت کا ہی اِنکار کردیتا،چنانچہ ایسے ہی ہوا،لکھتا ہے کہ:

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''۔(تحذیرالناس،ص۱۸)۔

''اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو،تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔(تحذیرالناس،ص۳۴)۔

الغرض! نانوتوی نے ختمِ نبوت کا اِنکار کر کے مرزائیوں کے لیے چور دروازہ کھول دیا،وہ آج علی الاعلان قاسم نانوتوی کی مذکورہ عبارت سے اِستدلال کرتے ہیں،جیسا کہ مرزائیوں کے معروف مناظر عبدالرحمان خادم وکیل گجرات نے(احمدیہ پاکٹ بک،ص۲۷۵طبع جدید)میں،مولوی اللہ دتہ جالندھری نے(تفہیماتِ رَبّانیہ،ص۷۵۷)میں،قاضی محمد نذیر نے(تحقیقِ عارفانہ، ص۳۱)میں،مولوی جلال الدین شمس نے (رُوداد مقدمہ مرزائیہ بہاولپور، ص۱۰۰۳،ج۲)میں،مرزا محمود احمد نے(تفسیر کبیر،ص۵۸۹،ج۲)میں، مرزا بشیر احمد نے(تبلیغِ ہدایت،ص۳۴۲)میں،مرزا طاہر احمد نے(زھق الباطل،ص۳۴۳)میں اور مولوی محمد صادق نے(حقانیتِ احمدیت،ص۲۰۹) وغیرہ میں،مرزائیوں نے نانوتوی کی عبارت کو دلیل بنا کر عوام کو گمراہ کرنے کی سعیِ لا حاصل کی ہے''

(تحفہ حنفیہ بجواب تحفۂ اہلِ حدیث،صفحہ۳۱۶،۳۱۷،مطبوعہ نعمانی کتب خانہ،اُردو بازار،لاہور)

☆ مولوی داؤد ارشد غیر مقلد نے اپنی اسی کتاب ''تحفۂ حنفیہ'' میں ایک اور مقام پر مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو منکرِ ختم نبوت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''آلِ دیوبند کا مقتدائے اعظم اور بانیِ دارُالعلوم دیوبند، مولوی قاسم نانوتوی لکھتا ہے کہ: ''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاے سابق کے زمانہ کے بعد، اور آپ سب میں آخر ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدُّم و تأخُّرِ زمانی میں بِالذَّات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّن فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے''۔ (تحذیرالناس صفحہ 3) ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (ایضاً: ص۲۸) ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ جس سیڑھی پر مرزا غلام احمد قادیانی چڑھا ہے اس کو تیار کرنے والے...... آلِ دیوبند کے بزرگ تھے جو غالباً دعویٰ نبوت کرنا چاہتے تھے، مگر مناسب ماحول میسر نہ ہونے کی وجہ سے ہمت نہ کر سکے''۔

(تحفۂ حنفیہ بجواب تحفۂ اہلِ حدیث، صفحہ ۵۲۹، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، اُردو بازار، لاہور)

☆ مولوی داؤد ارشد غیر مقلد نے اپنی ایک اور کتاب میں ''اِنکارِ ختم نبوت'' کا عنوان قائم کر کے اس کے ذیل میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی تین عبارات نقل کی ہیں:

''اوّل معنی خَاتَمَ النَّبِیّن معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہمِ جواب میں کچھ دِقّت نہ ہو، سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاے سابق کے زمانہ کے بعد، اور آپ سب میں آخر ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدُّم و تأخُّرِ زمانی میں بِالذَّات کچھ فضیلت نہیں (تحذیرالناس، ص۵، طبع دارُالاشاعت، کراچی ۱۹۸۶ھ)

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اورکوئی نبی ہو،توجب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے'' (تحذیرالناس،ص۱۸)

''اگر بالفرض بعدزمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو،تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیرالناس،ص۳۴)''

(حدیث اوراہلِ تقلید، جلد۱، صفحہ۶۹، ۷۰، ناشر مکتبہ اہلِ حدیث، امین پور بازار، فیصل آباد)

مولوی عبدالستار نیازی غیر مقلد کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ غیر مقلد مولوی عبدالستار نیازی (فیصل آباد) نے زیرِعنوان ''ختمِ نبوت اور قاسم نانوتوی'' لکھا ہے:

''ایک بہت بڑی خامی یہ تھی کہ اس نے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی ایسی تفسیر کی کہ جو اورکسی عالم کے حصے میں نہ آئی، چنانچہ قاسم نانوتوی خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی تفسیر وتعبیر ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ: ''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ، انبیاے سابق کے زمانہ کے بعد،اور آپ سب میں آخری نبی ہیں،مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدُّم یا تاَخُّرِ زمانی میں بِالذَّات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے،اوراس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجیے،تو البتہ خاتمیت باعتبار تاَخُّرِ زمانی صحیح ہوسکتی ہے،مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اِسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہو گی''۔تحذیر الناس، ۱۴۔مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی مذکورہ بالا تحریر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن سے مراد عوام کے خیال میں یہ ہے کہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام، تمام انبیاے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام

کے بعد اَور سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، لیکن اہلِ علم طبقہ (قاسم نانوتوی جیسا) جانتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی فضیلت نہیں کہ کوئی پہلے یا بعد میں آئے۔

نانوتوی کے نزدیک ختمِ نبوت کی حقیقت: درحقیقت قاسم نانوتوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا راستہ ہموار کرنے کے لیے ختمِ نبوت کی اصل تفسیر کو بدلنے کی ناکام کوشش کی ہے، اور ''تحذیر الناس'' نامی کتاب لکھ کر مرزا غلام احمد قادیانی پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے، نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر آج تک تمام اہلِ اِسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن کا معنی یہ ہے کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، اوران کے بعد کوئی اور نبی نہیں آ سکتا، اوراسی معنی کا تذکرہ حدیث میں ملتا ہے:

الا انه لانبی بعدی۔ کہ ''خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

تو گویا خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا معنی خود نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آخری نبی فرمایا، اوراسی معنی پر تمام اُمت کا اتفاق اور اِجماع ہے، لیکن ایک نانوتوی صاحب ہیں جنہوں نے اُمتِ مسلمہ کے اِجماع کے خلاف خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا معنی کیا، بلکہ تفسیرِ نبوی: ''لانبی بعدی'' کو بھی اس کم عقل نے حالتِ جذب میں عوامی معنی قرار دیا، اوراپنے منہ میاں مٹھو بن کر اوراپنے آپ کو اہلِ علم طبقہ میں شامل کر کے اپنے علمی موتی بکھیرنا شروع کردیے کہ آیتِ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا یہ معنی کہ آخری نبی یہ صحیح نہیں، بلکہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا اصل معنی اوراس کی اصل مراد یہ ہے کہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی نبوت ذاتی ہے، اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں، جیسا کہ قاسم صاحب مرزا کے حق میں لکھی جانے والی کتاب ''تحذیر الناس'' میں اس بات کی صراحت

کرتے ہیں:۔ ''سواسی طور پر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے ، یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بِالذّات ہیں، اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض ۔اَوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے، پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں، آپ پر سلسلۂ نبوت مختتم ہو جاتا ہے'' ۔تحذیر الناس، ۴۴، مولوی قاسم نانوتوی۔ مذکورہ بالا تحریر میں قاسم صاحب نے ختمِ نبوت سے مراد یہ لی ہے کہ آپ کی نبوت ذاتی اور باقی انبیا کی نبوت آپ کی نبوت کا فیض ہے، گویا کہ باقی انبیا کی نبوت آپ کے فیض سے ہے لیکن آپ کی نبوت کسی کا فیض نہیں، بلکہ ذاتی نبوت ہے۔ اور اس طرح آپ خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں، جب ختمِ نبوت کو ذات اور فیض پر محمول کر دیا، تو یقیناً اگر کوئی نبی آپ کی زندگی میں اور بھی ہوتا تو بھی خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے اس معنی پر حرف نہیں آتا، یا بعد میں بھی کوئی نبی آجائے تو وہ بھی آپ کے فیض سے نبی ہوگا تو خاتمیتِ نبوی میں فرق نہیں آئے گا، کیونکہ قاسم صاحب کے نزدیک خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا معنی ہی یہ ہے کہ آپ کی نبوت ذاتی اور باقی انبیا کی نبوت آپ کا فیض ہے، اور اسی بات کا تذکرہ قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب میں آگے چل کر کیا ہے،انہی کے الفاظ میں سنیے:۔ ''غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاے گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا، بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے'' ۔تحذیر الناس، ٦۵، مولوی قاسم نانوتوی۔قاسم نانوتوی نے پہلے اِجماعِ اُمت کے خلاف معنی کر کے اپنی جہالت اور حالتِ مجذوبانہ کا ثبوت دیا، خــــاتــم کا معنی نبوتِ ذاتی کا کیا،اور پھر یوں گویا ہوئے کہ ''خــاتم'' کا معنی نبوتِ ذاتی ایک ایسا معنی ہے جو میں نے تجویز کیا،اور

اس کا کمال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔اگر میرا معنی ہی مراد لیا جائے تو اگر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے زمانے میں بھی کوئی اور نبی مانا جائے تو خاتمیتِ محمدی میں فرق نہیں آئے گا کیونکہ ہم نے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا معنی آخری نبی نہیں کیا بلکہ ذاتی نبوت کیا ہے،تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ نبی عَلَیۡہِ السَّلَام کی نبوت ذاتی ہے،اور دوسرا نبی جو نبی عَلَیۡہِ السَّلَام کے دَور میں آیا،اس کی نبوت آپ کی نبوت کا فیض ہے،تو اس طرح اگر نبی عَلَیۡہِ السَّلَام کے زمانے میں بھی اگر کوئی اور نبی مانا جائے،تو پھر بھی ختمِ نبوت پر کوئی حرف نہیں آئے گا''۔اور پھر یہاں تک بس نہ کیا، بلکہ اس سے آگے چل کر پھر لکھتے ہیں:''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کوئی نبی پیدا ہو،تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ تحذیر الناس،۸۵،مولوی قاسم نانوتوی۔خلاصہ:آپ نے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا معنی نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے ملاحظہ فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا،اور اسی معنی پر اُمت کا اِجماع ہے،لیکن قاسم نانوتوی نے اس معنی کو عوامی معنی قرار دے کر علمی موشگافی کرتے ہوئے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا معنی یہ کیا کہ نبی عَلَیۡہِ السَّلَام کی نبوت ذاتی ہے،اور باقی انبیا کی نبوت آپ کا فیض ہے،اور پھر اپنے کیے گئے معنے کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے کیے گئے معنی میں یہ خوبی ہے کہ اگر نبی عَلَیۡہِ السَّلَام کے زمانے میں بھی کوئی نبی آجائے یا نبی عَلَیۡہِ السَّلَام کے بعد کوئی اور نبی (غلام احمد جیسا) پیدا ہو جائے،تو خاتمیتِ محمدی میں فرق نہ آئے گا، کیونکہ جو بھی نبی آئے گا وہ آپ کے فیض سے نبی بنے گا،نبوت اس کی ذاتی صفت نہ ہوگی،قاسم نانوتوی کا یہی ایک غلطوڑ تھا جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کو بہادر کر دیا تھا کہ اس نے خَاتَمَ

النَّبِیّٖن کا وہی معنی شروع کر دیا کہ آپ کی نبوت ذاتی ہے، اور میری نبوت آپ کے فیض سے ہے، اور اس طرح کی نبوت سے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا اِنکار لازم نہیں آتا، چنانچہ ختم نبوت کے خلاف لکھی گئی قادیانی تصانیف نزولِ مسیح اور حقیقتِ ختم نبوت میں مولوی قاسم نانوتوی ہی کی تشریح کو پیش کر کے ختمِ نبوتِ زمانی سے اِنکار کیا گیا، اور اپنے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا راستہ ہموار کیا گیا، گویا تمام جھوٹی نبوتوں کے راستوں کو ہموار کرنے والا مولوی قاسم نانوتوی ہی ہے''۔

(علمائے دیوبند کی سیرت و کردار المعروف ''دیوبندیت''، حصہ اوّل ،صفحہ۱۷۲ تا ۱۷۷، مطبوعہ جامعہ ثنائیہ، بسم اللہ ٹاؤن، پینسرہ، جھنگ روڈ، فیصل آباد۔ طبع دُوم، مارچ ۲۰۱۱ء)

کیپٹن مسعود الدین عثمانی غیر مقلد کے پیروکار کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی نے اپنی کتاب ''ھُوَالْکَذَّابُ'' میں غیر مقلدین کے جدید ترقی یافتہ ایڈیشن کیپٹن مسعود الدین عثمانی کے ایک پیروکار کی لکھی گئی تحریر کا اقتباس نقل کیا ہے، جس میں لکھا ہے:

''مُلّا تونسوی ''تحذیر الناس'' وغیرہ میں درج اپنے اکابرین کی ان عبارتوں پر تو ایک نظر ڈال لیتے جو کتاب ''اِسلام یا مسلک پرستی'' میں نقل کی گئی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں، اور اگر بالفرض کوئی اور نبی بھی آ گیا تو اس سے خاتمیتِ محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا، اور یہ بعینہٖ وہی مؤقف ہے جو قادیانی کافروں نے اختیار کیا ہوا ہے، (حبل اللہ، ص۹۰)''

(ھُوَالْکَذَّاب، صفحہ۵۱، ۵۲، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، ترنڈہ پناہ، تحصیل لیاقت پور۔ باراوّل جولائی ۲۰۱۱ء)

اس اقتباس میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو ختمِ نبوت کا منکر قرار دیا گیا ہے۔

اور ایک کتاب ''اسلام یا مسلک پرستی'' کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ''ختمِ نبوت پر ضرب'' کے عنوان کے تحت مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہ عبارت نمبر ۹ پر پیش کی گئی ہے:

''اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ تحذیر الناس، صفحہ ۳۴''

(اسلام یا مسلک پرستی، صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱، مطبوعہ مسجد توحید، توحید روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۷۰۲۸، کیماڑی، کراچی۔ بار چہارم ۱۴۲۱ھ)

مشہور وہابی نجدی عالم تقی الدین ھلالی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختمِ نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ وہابیہ کے مشہور عالم تقی الدین ھلالی مغربی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارات کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''**وفی نظر العامة معنی کون الرسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم خاتماً، أن عهده هو بعد عهد الأنبياء السابقين كونه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم فی جميعهم هو النبی الآخر، لكن يعرف أصحاب الفهم والبصيرة أن التقدم والتأخر الزمانی ليس فيه فضيلة بالذات فكيف يصح فی مقام المدح قوله تعالی: وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ والجماعة القاديانية تسلك فی معنی خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وشرحه الذی نقلناه عن الشيخ قاسم النانوتوی قريباً من هٰذا المسلك۔ ولو فرضنا وجود نبی بعد عصر النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم فلا يحصل من هذا أی فرق فی الخاتمية المحمدية**''

(السِّرَاجُ الۡمُنِيۡرُ فِیۡ تَنۡبِيۡهِ جَمَاعَةِ التَّبۡلِيۡغ عَلٰی أَخۡطَائِهِمۡ، صفحہ ۲۲، مطبوعہ دَارُالۡكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع، المقر الرئيسی والادارة،

۹ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية ـ القاهرة جمهورية مصر العربية ـ الطبعة الاولىٰ ۲۰۰۷ء)

(مفہوم) ''عام لوگوں کی نظر میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاے سابقین کے زمانے کے بعد ہے، اور آپ ان سب میں آخری نبی ہیں، لیکن اصحابِ فہم و بصیرت جانتے ہیں کہ زمانے کے تقدُّم و تأَخُّر میں فی نفسہٖ کوئی فضیلت نہیں، تو باری تعالی کا یہ فرمان: وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ مقامِ مدح میں کیسے صحیح ہوگا۔'' اور خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے معنی اور شرح کے معاملہ میں جماعت قادیانی اسی راستے پر چلی ہے جو ابھی ہم نے شیخ قاسم نانوتوی کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور وہ یہ کہ ''اگر ہم زمانہ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد بھی کسی نبی کا وجود فرض کریں تو خاتمیتِ محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا''۔

تقی الدین ھلالی نجدی کے اِس اقتباس سے ثابت ہوا کہ قادیانی اِنکارِ ختم نبوت کے متعلق جماعتِ دیوبند کے نقش قدم پر چلے ہیں، اس مسئلہ پر ان کا مؤقف ایک ہے۔ ''تحذیرالناس'' کی تردید پر مشتمل مندرجہ بالا تمام اقتباسات (جن میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کو منکرِ ختمِ نبوت کہا گیا ہے) سیدی اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی حقانیت کا ثبوت ہیں۔ لہٰذا غیر مقلد مولوی احسان الٰہی ظہیر کا یہ اِلزام جھوٹا ثابت ہوا کہ اعلیٰ حضرت نے اکابرِ دیوبند کی طرف من گھڑت عقائد منسوب کیے تھے۔ فَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

تحذیرالناس کی ایک اور گستاخانہ عبارت کا رَدّ، غیر مقلد نجدی وہابی علما کے قلم سے:

مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے لکھا ہے:

’’انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہوجاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں‘‘۔

(تحذیر الناس، صفحہ ۷، مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی)

یہی عقیدہ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی نے اپنی ایک اور کتاب میں ان الفاظ میں لکھا ہے:

’’علاوہ بریں مابہ الامتیاز انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلام، و، اُمم ’’علم وجہل‘‘ ہوتا ہے، ’’عمل وعدمِ عمل‘‘ نہیں ہوتا۔ ظاہر اعمال میں اکثر اُمتی انبیا سے برابر ہوجاتے ہیں، بلکہ بہت سے اُمتی بڑھ جاتے ہیں‘‘

(آبِ حیات، صفحہ ۱۵۲، مطبوعہ مطبع مجتبائی، پاکستان، ۱۵۔ ہسپتال روڈ، لاہور۔ ایضاً: صفحہ ۱۷۶، مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، بیرونِ بوہڑ گیٹ، ملتان۔ اِشاعت: جمادی الاخری: ۱۴۱۳ھ)

مولوی قاسم نانوتوی کے مذکورہ عقیدہ کے رَدّ میں وہابی علما کے فتوے ملاحظہ کریں۔

تقی الدین ھلالی نجدی کی طرف سے ’’تحذیر الناس‘‘ کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتویٰ:

☆ تقی الدین ھلالی نجدی وہابی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ’’تحذیر الناس‘‘ میں درج ایک اور گستاخانہ عبارت کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’فھو یقول فی کتابہ تحذیر الناس (ص ۵) ان الانبیاء یمتازون بین أمتھم بعلمھم، أما الأعمال ففی أکثر الأحیان یساویھم أتباعھم فی الظاھر بل یتفوقون علیھم فی العمل

(اَلسِّرَاجُ الْمُنِیۡرُ فِیۡ تَنۡبِیۡہِ جَمَاعَۃِ التَّبۡلِیۡغ عَلٰی أَخۡطَائِھِمۡ، صفحہ ۲۲، مطبوعہ دَارُالۡکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ للطباعۃ والنشر والتوزیع، المقر الرئیسی والادارۃ، ۹ شارع احمد اسماعیل متفرع منشیۃ التحریر من شارع جسر السویس عین شمس الشرقیۃ ۔ القاھرۃ جمھوریۃ مصر العربیۃ ۔ الطبعۃ الاولٰی

۲۰۰۷ء)

(مفہوم)''قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' کے صفحہ۵ پر لکھا ہے کہ ''انبیاے کرام اپنی اُمت میں اپنے علم سے ممتاز ہوتے ہیں، رہی بات اعمال کی، تو اکثر اوقات انبیا کے متبعین (یعنی اُمتی) عمل میں بظاہر نبی کے برابر بلکہ ان سے فائق ہو جاتے ہیں''

☆ اس کے بعد اگلے صفحہ پر تقی الدین ھـــلالـــی نے اس عبارت کا مزید رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''أما زعمه أن أتباع الأنبياء يساوون الأنبياء فى العمل بل يفوقونهم فهو من الطوام الكبرى والضلالات العظمى''

(السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِیْ تَنْبِيْه جَمَاعَة التَّبلِيْغ عَلٰى أَخْطَائِهِمْ، صفحہ۲۳، مطبوعہ دَارُالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع، المقر الرئيسى والادارة، ۹ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية ۔القاهرة جمهورية مصر العربية ۔الطبعة الاولٰى ۲۰۰۷ء)

(مفہوم)''قاسم نانوتوی کا جو یہ گمان ہے کہ انبیا کے متبعین کے عمل ان کے مساوی یا ان سے فائق ہو جاتے ہیں، تو یہ بہت بڑی مصیبت اور بڑی گمراہیوں میں سے ہے''۔

☆ اس کے بعد تقی الدین ھـــلالـــی نجدی نے ایک حدیث شریف لکھ کر مولوی قاسم نانوتوی کا رَدّ ان الفاظ میں کیا ہے:

''فأنت ترى أن هذا الحديث حجة قاطعة على أن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سيد ولد آدم وأفضل الأنبياء والرسل فى العلم والعمل فكيف بغير هم فمن زعم أنه زاد على عمل النبيصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فهو ضال فاسد الاعتقاد، لأن ما

زاده يبعده من اللّٰه وهو في الحقيقة نقصان وخذلان فان أقوال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وأفعاله وكل حركاتة عبادة لا تساويها عبادة فكلام هذا القائل ضلال وهوس أصيب به،نسأل اللّٰه العافية''

(السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِيْ تَنْبِيْه جَمَاعَة التَّبلِيْغ عَلٰى أَخْطَائِهِمْ، صفحہ۲۳،۲۴، مطبوعه دَارُالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع،المقر الرئيسى والادارة، ۹ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية ـ القاهرة جمهورية مصر العربية ـ الطبعة الاولٰى ۲۰۰۷ء)

(مفہوم)'' پس دیکھو کہ یہ حدیث اس بات پر قطعی حجت ہے کہ نبی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تمام اولادِ آدم کے سردار،اور علم وعمل دونوں میں سب انبیا و مُرسلین سے افضل ہیں،تو پھر انبیا کے سوا دیگر لوگوں یعنی اُمتیوں سے کیونکر افضل نہیں ہوں گے؟ لہٰذا جو شخص یہ گمان کرے کہ وہ عمل میں نبی عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سے بڑھ گیا ہے،تو وہ گمراہ اَور''فاسد الاعتقاد '' ہے کیونکہ جو عمل اس نے نبی عَلَيْهِ السَّلَام سے زائد کیا ہے وہ اسے اللہ تعالی سے دُور لے جانے والا،اَور دَرحقیقت نقصان اور رُسوائی کا باعث ہے کہ نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے سب اقوال وافعال اور تمام حرکات وسکنات ایسی عبادت ہیں کہ کوئی عبادت ان کے برابر نہیں ہوسکتی،پس اس قائل کا یہ کلام گمراہی اور ہوس ہے جو اسے لاحق ہوئی،اور ہم اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرتے ہیں''۔

تقی الدین ھلالی نجدی کے پیش کیے گئے تینوں اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کا یہ عقیدہ (کہ اُمتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں)''بڑی

مصیبت''، ''بڑی گمراہی''، ''رُسوائی''، ''ہوس'' اور ''اللہ تعالیٰ سے دُور لے جانے والا'' ہے۔

مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کا ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتویٰ:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے ''تحذیر الناس'' کی مذکورہ عبارت کے بارے میں لکھا ہے:

''(۲۷):۔ قاسم نانوتوی نے کہا:

''دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اَوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں''۔

(تحذیر الناس، ص ۴۷، دوسرا نسخہ، ص ۷)

یہ عقیدہ کہ اُمتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں، کس آیت سے ثابت ہے؟

(۲۸):۔ یہ عقیدہ کہ عمل میں انبیاء سے اُمتی بڑھ جاتے ہیں، کس حدیث سے ثابت ہے؟

(۲۳):۔ کیا اِمام ابوحنیفہ کا یہ عقیدہ تھا کہ انبیاء سے عمل میں اُمتی بڑھ جاتے ہیں؟''۔

(سیف الجبار فی جواب ظہور وشار، مشمولہ: علمی مقالات، جلد ۵، صفحہ ۳۸۷، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

مولوی عبدالرؤف غیر مقلد کا ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتویٰ:

☆ مولوی عبدالرؤف غیر مقلد وہابی نے بھی مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب

''تحذیرالناس'' کی مذکورہ عبارت کے متعلق لکھا ہے:

''صرف رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی توہین پر ہی اکتفا نہیں کیا، یا بلکہ تمام انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلام کی توہین کی گئی۔ چنانچہ بانیِ دیوبند، قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں: ''انبیاء اپنی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر اُمتی مساوی و برابر ہو جاتے ہیں، بلکہ اُمتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں''۔ (تحذیرالناس، صفحہ ۵۲، مطبوعہ دیوبند، منقول از: وہابی مذہب، ۱/۶۶۰)''

(احناف کی چند کتاب پر ایک نظر، صفحہ ۱۹۴، دارُالاشاعت اشرفیہ سندھو، قصور)

مولوی عبدالغفور اَثری غیر مقلد کا ''تحذیرالناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتوی:

☆ مولوی عبدالغفور اَثری غیر مقلد نے اپنی کتاب ''حنفیت و مرزائیت'' کے باب چہارم میں ''غیر تشریعی و اُمتی نبی اور مثیلِ انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام بننے کے لیے چور دروازے'' کے عنوان کے تحت کتاب ''تحذیرالناس'' سے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہ عبارت بھی نقل کی ہے، جس میں لکھا ہے:

''انبیا اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں''۔

(حنفیت و مرزائیت، صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۱، ناشر: اہلحدیث یوتھ فورس، محلّہ واٹر ورکس، سیالکوٹ۔ بار اوّل ۱۹۸۷ء)

مولوی ڈاکٹر طالب الرحمان غیر مقلد کا ''تحذیرالناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتوی:

☆ پچھلے صفحات میں آپ ملاحظہ کر آئے ہیں کہ مولوی طالب الرحمٰن غیر مقلد نے

''توہینِ انبیاءٴ'' کے عنوان کے تحت مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی اِنکارِ ختم نبوت کے متعلق عبارات نقل کی ہیں، اسی عنوان ('' توہینِ انبیاءٴ'') کے تحت '' تحذیر الناس'' کی ایک اور گستاخانہ عبارت کو پیش کر کے مولوی طالب الرحمٰن غیر مقلد نے لکھا ہے:

> ''نانوتوی صاحب نے یوں فرمایا، انبیا اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس، صفحہ ۵)''

(دیوبندیت تاریخ وعقائد، صفحہ ۱۷۵، مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام، الریاض)

- ☆ پروفیسر مولوی طالب الرحمٰن غیر مقلد نے اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت کا اِسلام'' کے صفحہ ۸۴ (مطبوعہ المعهد العالی للدراسات الاسلامیة والعصریة، راولبندی۔ اشاعت: جنوری ۱۹۹۵ء) پر '' انبیا کی تنقیص'' کا عنوان قائم کیا ہے، اور اس کے تحت صفحہ ۸۵ پر مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہی عبارت نقل کی ہے۔
- ☆ مولوی طالب الرحمٰن غیر مقلد کی یہی کتاب ۱۴۲۲ ہجری میں ''مکتبہ بیت السلام، الریاض، سعودی عرب'' سے ''تبلیغی جماعت، تاریخ وعقائد'' کے نام سے شائع ہوئی۔ اس طباعت کے (صفحہ ۱۲۱ پر '' انبیا کی تنقیص'' کا عنوان قائم کیا گیا ہے اور اس کے تحت) صفحہ ۱۲۲ پر قاسم نانوتوی دیوبندی کی مذکورہ عبارت نقل کی گئی ہے۔
- ☆ مولوی طالب الرحمٰن غیر مقلد کی کتاب ''جماعة التبلیغ، عَقَائِدهَا وَتَعْرِیفهَا'' مطبوعه دار البیان للنّشر والتّوزیع، اسلام آباد، باکستان (تاریخ طبع ۱۴۱۹ھ) کی عربی طباعت کے صفحہ ۳۰۹ پر '' استخفاف بالأنبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام '' کا عنوان قائم کیا گیا ہے، اور اس کے تحت صفحہ ۳۱۰

پر مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی مذکورہ عبارت نقل کی گئی ہے۔

مولوی عبدالستار نیازی غیر مقلد کا ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتوی:

☆ مولوی عبدالستار نیازی غیر مقلد نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی مذکورہ عبارت کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اُمتی کسی طرح نبی سے نہ علم میں اور نہ عمل میں آگے نکل سکتا ہے، لیکن دارُالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی ہی ہیں جو یہ گپ ہانکتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ:

''انبیا اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں''۔ تحذیر الناس، ۴۷، مولوی محمد قاسم نانوتوی۔

یہ ہیں عقائد دارُالعلوم دیوبند کے بانی کے، کہ وہ عوام الناس کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں انبیا عَلَیۡہِمُ السَّلام اپنی اُمت سے صرف علم ہی میں افضل ہوتے ہیں، باقی عمل تو اس میں کبھی اُمتی بھی ان کے برابر ہو جاتے ہیں، اور کبھی اُمتی انبیاے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلام سے بھی آگے نکل جاتے ہیں، اور قاسم صاحب نے اِتنا نہ سوچا کہ جو اعمال میں نبی سے آگے قدم رکھے گا تو وہ اس اُمت سے بھی خارج ہو جائے گا''

(علماے دیوبند کی سیرت و کردار، المعروف ''دیوبندیت'' حصہ اوّل، صفحہ ۱۷۱ تا ۱۷۲، مطبوعہ جامعہ ثنائیہ، بسم اللّٰہ ٹاؤن، پینسرہ، جھنگ روڈ، فیصل آباد۔ طبع دُوَم، مارچ ۲۰۱۱ء)

ثابت ہوا کہ مولوی عبدالستار غیر مقلد کے نزدیک مولوی محمد قاسم نانوتوی ''اُمت'' سے خارج ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے۔

وہابی علما:۔ (۱) تقی الدین ھلالی (۲) مولوی زبیر علی زئی (۳) مولوی ڈاکٹر

طالب الرحمٰن (۴)مولوی عبدالرؤف (۵)مولوی عبدالغفور اثری (۶)اورمولوی عبدالستار نیازی کے پیش کیے گئے اِقتباسات سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی یہ عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) بھی گستاخانہ ہے۔

''براہینِ قاطعہ'' کی عبارت میں جنابِ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت بڑی توہین ہے: مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کا مؤقف:

☆ غیر مقلدین کے ''محدثِ دَوراں'' اور ''بیہقیِ زماں'' مولوی زبیر علی زئی نے دیوبندی کتاب ''براہینِ قاطعہ'' کی مشہور گستاخانہ عبارت کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''بعض آلِ دیوبند نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کی وُسعت کا اِنکار کیا، اور دوسری طرف کہا: ''شیطان و مَلَكُ الْمَوْت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وُسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(دیکھیے: براہینِ قاطعہ بجواب انوارِ ساطعہ، ص ۵۵)''

اس کے کچھ سطر بعد مولوی زبیر علی زئی نے اس عبارت کو گستاخانہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''مذکورہ عبارت باطل ہے، اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کا شیطان کے باطل علم سے مقارنہ کرنا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت بڑی توہین ہے''۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، صفحہ ۱۷، شمارہ نمبر ۱۰۲، فروری ۲۰۱۳ء)

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کے فتاوٰی میں بھی لکھا ہے:

''بعض آلِ دیوبند نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کی وُسعت کا اِنکار کیا، اور دوسری طرف کہا:

’’شیطان و مَلَکُ الْمَوْت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وُسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے (دیکھیے: براہینِ قاطعہ بجواب انوارِ ساطعہ، ص ۵۵)۔

عرض ہے کہ شیطان اور مَلَکُ الْمَوْت کی وُسعتِ علم کے بارے میں نہ کوئی نصِ قطعی ہے، نہ خبرِ واحد صحیح، اور نہ آثار میں سے کوئی صحیح اثر، لہٰذا مذکورہ عبارت باطل ہے، اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کا شیطان کے باطل علم سے مقارنہ کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت بڑی توہین ہے‘‘

(فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام، جلد ۳، صفحہ ۵۳، ۵۴، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے اپنے مقالہ: ’’سیف الجبار فی جواب ظہور و نثار‘‘ میں لکھا ہے:

’’خلیل احمد سہارنپوری انبیٹھوی (دیوبندی) نے کہا:

’’الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و مَلَکُ الْمَوْت کا حال دیکھ کر علم محیطِ زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و مَلَکُ الْمَوْت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وُسعت کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے‘‘۔

(براہینِ قاطعہ، ص ۵۵)۔

اس عبارت میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وُسعتِ علم کا اِنکار کیا گیا ہے، بلکہ آپ کے علم کو شیطان و مَلَکُ الْمَوْت کے علم سے کم قرار دے کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توہین کی گئی ہے۔

(سیف الجبار فی جواب ظہور وثار، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۵، صفحہ۴۵۷، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے اپنے مقالہ: ''رب نواز دیوبندی کے ایک سوال کا جواب'' میں لکھا ہے:

''انبیاے کرام کی گستاخیوں کی دِل خراش داستان:

آلِ دیوبند وآلِ تقلید کی طرف سے انبیاے کرام کی گستاخیوں اور قابلِ اعتراض عبارات کی دل خراش داستان بہت طویل ہے، مثلاً: ۱۔ کبھی تو شیطانِ لعین کے علم کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم پر ترجیح دیتے ہیں، اور کبھی امکانِ نظیر کا مسئلہ چھیڑ دیتے ہیں''۔

(رب نواز دیوبندی کے ایک سوال کا جواب، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۶، صفحہ۴۵۸، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

مندرجہ بالا اقتباسات سے کم از کم ہمارا یہ مؤقف تو ثابت ہوگیا کہ مولوی زبیر علی زئی کے فتویٰ کی رُو ''براہینِ قاطعہ'' کی مذکورہ عبارت میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت بڑی توہین ہے۔

''براہینِ قاطعہ'' کی عبارت گستاخانہ ہے: مولوی داؤد ارشد غیر مقلد کا مؤقف:

مولوی داؤد ارشد غیر مقلد نے بھی مولوی خلیل انبیٹھوی اور مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کی کتاب ''براہینِ قاطعہ'' کی متنازعہ عبارت کو ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گستاخیاں'' کے عنوان کے تحت یوں لکھا ہے:

''مقلد خلیل احمد سہارنپوری لکھتا ہے: غور کرنا چاہیے کہ شیطان وَمَلَکُ الْمَوْت کا حال دیکھ کر علم محیطِ زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان ومَلَکُ الْمَوْت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی

وُسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہینِ قاطعہ، ص۵۵)''۔

(حدیث اور اہلِ تقلید، جلد۱، صفحہ۷۱، ناشر مکتبہ اہلِ حدیث، امین پور بازار، فیصل آباد)

ثابت ہوا کہ مولوی داؤد ارشد غیر مقلد کے نزدیک بھی ''براہینِ قاطعہ'' کی مذکورہ عبارت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی توہین پر مشتمل ہے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ''حفظ الایمان'' میں حضور عَلَیۡہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کی گستاخانہ عبارت کا رَدّ، مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کے قلم سے:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی مشہور گستاخانہ عبارت کا اپنی متعدد تحریرات میں رَدّ کیا ہے، اقتباسات ذیل میں ملاحظہ کریں:

''ایک سوال کے جواب میں اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو، تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علمِ غیب تو زید و عمر، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے، تو چاہیے کہ سب کو ''عَالِمُ الۡغَیۡب'' کہا جائے''۔

(حفظ الایمان، صفحہ۱۳، دوسرا نسخہ صفحہ۱۱۶)

نیز دیکھیے ''الشھاب الثاقب'' صفحہ۹۸۔ اس گستاخانہ عبارت اور اس قسم کی دوسری عبارات کی وجہ سے احمد رضا خان بریلوی صاحب اور ان کے

متبعین سخت مشتعل ہوئے، اور دیو بندیوں پر فتویٰ لگا دیا‘‘۔

(امین اوکاڑوی کا تعاقب صفحہ ۹، ناشر نعمان پبلی کیشنز، ملنے کا پتہ مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

☆ ’’اشرف علی تھانوی صاحب اپنی ایک مشہور کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

’’پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل)، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو ’’عَالِمُ الْغَیْب‘‘ کہا جائے‘‘۔ (حفظ الایمان، صفحہ ۱۳) اس انتہائی دل آزار عبارت میں ’’ایسا علمِ غیب‘‘ کے لفظ سے کیا مراد ہے اس کی تشریح میں حسین احمد ٹانڈوی مدنی صاحب فرماتے ہیں کہ: لفظ ’’ایسا‘‘ تو کلمۂ تشبیہ ہے۔ (الشھاب الثاقب، صفحہ ۱۰۳) معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب نے نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے، مَعَاذَاللّٰه۔ یاد رہے کہ اس صریح گستاخی سے تھانوی کا توبہ کرنا ثابت نہیں ہے‘‘۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، شمارہ: ۲۳، اپریل ۲۰۰۶ء، صفحہ ۴۵)

☆ ’’بعض آلِ دیو بند نے جمیع حیوانات و بہائم اور ہر صبی و مجنون کے ساتھ بعض علومِ غیبیہ کا انتساب کیا، اور نبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کے علم سے تشبیہاً نہ مقابلہ کیا، دیکھیے اشرف علی تھانوی کی ’’حفظ الایمان‘‘ مع التحریفات، صفحہ ۱۱۶، طبع انجمن اِرشادُ المسلمین، لاہور‘‘۔

(ماہنامہ الحدیث حضرو، صفحہ ۱۷، شمارہ نمبر ۱۰۲، فروری ۲۰۱۳ء)

☆ ''نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں دیوبندیوں کی گستاخیاں درج ذیل ہیں، اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو، تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی کیا تخصیص ہے، ایسا علمِ غیب تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی ومجنون، بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے، تو چاہیے کہ سب کو''عَالِمُ الۡغَیۡب'' کہا جائے''۔

(حفظ الایمان، صفحہ ۱۳، دوسرا نسخہ، ص ۱۱۶۔ نیز دیکھیے: الشھاب الثاقب، ص ۹۸)۔

حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے:''لفظ ''ایسا'' تو کلمۂ تشبیہ ہے''

(الشھاب الثاقب، ص ۱۰۳)

معلوم ہوا کہ عبارتِ مذکورہ میں اشرفعلی تھانوی نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں سے تشبیہ دی ہے''۔

(دیوبندی حضرات اہلِ سنت نہیں ہیں، مشمولہ: علمی مقالات، جلد ۴، صفحہ ۴۲۸، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: صفحہ ۴۲۸، مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ مولوی زبیر علی زئی نے مولوی محمد زبیر صادق آبادی غیر مقلد کی کتاب کی تقدیم میں مولوی اشرفعلی تھانوی کی عبارت کو گستاخانہ قرار دیا ہے:

☆ ''نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں دیوبندیوں کی گستاخیاں درج ذیل ہیں، اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو، تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟

اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی کیا تخصیص ہے، ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے، تو چاہیے کہ سب کو ''عَالِمُ الۡغَیۡب '' کہا جائے''۔

(حفظ الایمان، صفحہ ۱۳، دوسرا نسخہ، ص ۱۱۶۔ نیز دیکھیے : الشہاب الثاقب، ص ۹۸)۔

حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے: ''لفظ ''ایسا'' تو کلمۂ تشبیہ ہے''

(الشہاب الثاقب، ص ۱۰۳)

معلوم ہوا کہ عبارتِ مذکورہ میں اشرفعلی تھانوی نے نبیِ کریم صَلَّـی اللّٰـہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں سے تشبیہ دے دی ہے''۔

(آئینۂ دیوبندیت، صفحہ ۱۴، مطبوعہ مَـکۡتَبَۃُ الـحـدیـث، حضرو، اٹک۔ ایضاً: حدیث پبلی کیشنز، دہلی)

☆ ''اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

''پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو، تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل)، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے، کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے، تو چاہیے کہ سب کو ''عَالِمُ الۡغَیۡب '' کہا جائے''۔ (حفظ الایمان، صفحہ ۱۳۔ دوسرا نسخہ، ص ۱۱۶)

''عَالِمُ الۡغَیۡب ''تو صرف اللہ تعالیٰ ہے، جس میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن عبارتِ مذکورہ میں نبیِ کریم صَلَّـی اللّٰـہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے علم کا مقابلہ

بچوں، پاگلوں، بلکہ حیوانات و بہائم کے علم سے کر کے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سخت توہین کی گئی ہے''

(سیف الجبار فی جواب ظہور و ثار، مشمولہ: علمی مقالات، جلد ۵، صفحہ ۴۵۷، ۴۵۸، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ ''انبیاے کرام کی گستاخیوں کی دِل خراش داستان: آلِ دیوبند و آلِ تقلید کی طرف سے انبیاے کرام کی گستاخیوں اور قابلِ اعتراض عبارات کی دل خراش داستان بہت طویل ہے، مثلا...... کبھی تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کا موازنہ ''ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم'' سے کرتے ہیں''

(رب نواز دیوبندی کے ایک سوال کا جواب، مشمولہ: علمی مقالات، جلد ۶، صفحہ ۴۵۸، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ ''بعض آلِ دیو بند نے جمیع حیوانات و بہائم اور ہر صبی و مجنون کے ساتھ بعض علومِ غیبیہ کا انتساب کیا، اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم سے تشبیہانہ مقابلہ کیا۔ دیکھیے اشرفعلی تھانوی کی ''حفظ الایمان''۔

(مع التحریفات، ص ۱۱۶، طبع انجمن ارشاد المسلمین، لاہور)

یہ سارا بیان باطل اور صریح گستاخی ہے''۔

(فتاوٰی علمیہ، المعروف توضیح الاحکام، جلد ۳، صفحہ ۵۴، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

مولوی زبیر علی زئی کے پیش کیے گئے ان اقتباسات میں بالکل واضح طور پر لکھا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے ''حفظ الایمان'' میں حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صریح گستاخی کی ہے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ''حفظ الایمان'' میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گستاخی پر مبنی عبارت کا رَدّ، مولوی داؤدارشد غیر مقلد کے قلم سے:

☆ مولوی داؤدارشد غیر مقلد وہابی نے بھی مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی متنازعہ عبارت کو گستاخانہ قرار دیا ہے، اور ''رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گستاخیاں'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

''مقلد مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے: آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے''

(حدیث اور اہلِ تقلید، جلد اصفحہ ا۷، ناشر مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار، فیصل آباد)

☆ مولوی داؤد ارشد غیر مقلد نے اپنی ایک اور کتاب میں مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی اس متنازعہ عبارت کو گستاخانہ قرار دیا ہے، اور ''گستاخِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کون؟'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

''مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ: ''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب؟ اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید و عمرو، بلکہ ہر صبی و مجنون، بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے''۔ (حفظ الایمان، ص ۸)۔ اَسْتَغْفِرُ

اللّٰہ، مَعَاذَاللّٰہ ۔اس مکروہ اور ایمان شکن عبارت کا تذکرہ (امدادالفتاویٰ، ص۶۱،ج۶) میں بھی موجود ہے، یہ عبارت اس قدر دل آزار اور محبتِ نبوی کے منافی ہے کہ مرزا طاہر احمد جیسے ''خَبِیْثُ العقیدہ ''شخص نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ: ''دلیل دو، اور بے شک جو ایک غلط اور فاسد عقیدہ ہے اس کو غلط ثابت کرو، مگر گستاخی تو نہ کرو۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مجنون اور جمیع حیوانات سے مقابلہ وموازنہ تو نہ کرو، یہ تو ایسی گستاخی ہے کہ اس سے آدمی پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے''۔(زھق الباطل،ص۵۴۶)''

(تحفہ حنفیہ بجواب تحفۂ اہلِ حدیث، صفحہ۳۱۹، ۳۲۰، ناشر نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور)

مولوی اشرفعلی تھانوی کی کتاب ''حفظ الایمان'' کی گستاخانہ عبارت کے رَدّ میں غیر مقلد وہابی علما کے پیش کیے گئے ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کی تکفیر کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مؤقف برحق ہے۔فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

مولوی اشرفعلی تھانوی، اور ان کے نام کا کلمہ، و، دُرُود پڑھنے والے مُرید کا رَدّ، غیر مقلد وہابی نجدی علما کے قلم سے:

رسالہ ''الامداد'' میں مولوی اشرفعلی تھانوی کے ایک مرید نے اپنا واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

''ایک دفعہ رامپور ریاست میں جانے کا اِتفاق ہوا، تو وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب جو طالبِ علم تھے، اُن کے پاس ٹھہرنے کا اتفاق ہوگیا، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں، اس لیے اُن سے اور بھی محبت ہوگئی، تو اثنائے گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے

پاس تھانہ بھون سے دو رسالہ: ''الامداد''، ''حُسن العزیز '' بھی ماہواری آتے ہیں، بندہ نے اُن کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی، تو اُن مولوی صاحب طالبِ علم نے چند رسالہ مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جو لُطف اُن سے اُٹھایا، بیان سے باہر ہے۔

ایک روز کا ذِکر ہے کہ ''حُسن العزیز '' دیکھ رہا تھا، اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا، اور سو جانے کا اِرادہ کیا، رسالہ ''حُسن العزیز '' کو ایک طرف رکھ دیا، لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کروٹ بدلی، تو دِل میں خیال آیا کہ کتاب کو پُشت ہوگئی، اِس لیے رسالہ ''حُسن العزیز'' کو اُٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا، اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف: لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھتا ہوں، لیکن ''مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ '' کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دِل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تُجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے نام کے، ''اشرف علی'' نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح دُرُست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں، اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے، لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بہ وجہ اس کے کہ رِقّت طاری ہوگئی، زمین پر ِگر گیا، اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری، اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا، لیکن بدن میں بدستور بے حسّی تھی، اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔

لیکن حالتِ خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا، لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا اِرادہ ہوا کہ اس خیال کو دِل سے دُور کیا جاوے، اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا۔ اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوۡلَانَا اَشۡرَفَ عَلِیٰ۔ حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں، اُس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ تو دوسرے روز بیداری میں رِقَّت رہی، خوب رویا، اور بھی بہت سے وجوہات ہیں، جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں، کہاں تک عرض کروں۔

جواب: ''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رُجوع کرتے ہو، وہ بِعَوۡنِہٖ تَعَالٰی متبعِ سنت ہے''۔ ۲۴ شوال، ۱۳۳۵ھ''

(الامداد، تھانہ بھون، صفحہ ۳۴، ۳۵، صفر المظفر ۱۳۳۶ھ)

مذکورہ واقعہ میں مولوی اشرفعلی تھانوی کے مُرید کی جانب سے ان کے نام کا کلمہ اور دُرُود پڑھا گیا، لیکن مولوی اشرفعلی تھانوی نے اس کفریہ فعل پر مُرید کو توبہ کی تلقین کرنے کے بجائے تسلی دی۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ''الجبل الثانوی علٰی کلیۃ التھانوی '' (۱۳۳۷ھ) (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور) میں مولوی اشرفعلی تھانوی اور ان کے کلمہ گو مُرید کا زبردست رَدّ کیا ہے۔ غیر مقلد وہابی نجدی اور دیوبندی علما نے بھی اس واقعہ کا رَدّ کیا ہے جو کہ آئندہ صفحات میں پیش کیا جارہا ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے یہ بھی جان لیں کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کا کلمہ، و، دُرُود پڑھنے والا مُرید کون تھا۔ دیوبندی فرقہ کے مفتیِ اعظم، مولوی محمود حسن گنگوہی کے ملفوظات میں لکھا ہے:

”جن صاحب کا یہ واقعہ ہے: ”لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ ،اَشْرَفْ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰـــہ“ والا ، میں نے اُن کو دیکھا نہیں ،اُن کے بیٹے ابھی زِندہ سلامت موجود ہیں، میری اُن سے ملاقات ہوئی ہے حرم شریف میں، تو اُنہوں نے اپنا تعارُف یہی کرایا کہ میں ان صاحب کا بیٹا ہوں جن کا وہ واقعہ ہے۔ان کا نام ہے مفتی رشید احمد صاحب، کراچی میں بڑے مفتی ہیں، ان کی کتاب ”احسن الفتاویٰ“ ہے، کئی جلدوں میں آچکی ہے“

(ملفوظاتِ فَقِیْــہُ الْاُمَّت ،صفحہ ۶۶۹، ۶۷۰ ،مطبوعہ دارُالــنعیم ،عمر ٹاور، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اُردو بازار، لاہور۔مرتب مفتی محمد فاروق دیوبندی۔اشاعت: اپریل ۲۰۱۶ء)

مفتی رشید احمد لدھیانوی دیوبندی کے حالات وملفوظات پر مشتمل کتاب میں بھی مندرجہ بالا بات کی تائید موجود ہے، اس میں ان کے والد کا ذِکر یوں کیا گیا ہے:

”آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا محمد سلیم صاحب رَحِـمَـــہُ اللّٰـــہ تَـعَـالٰی ،حضرت تھانوی کی صحبتوں سے منجھے ہوئے ،اور ایک مشہور خواب کی وجہ سے ”بزمِ اشرف“ میں ”صاحبّ الرُّؤیا“ کے لقب سے معروف تھے“

(انوارُ الرشید، جلد ۱، صفحہ ۴۸ ،مطبوعہ کراچی۔نظرِ ثانی واضافات: مفتی عبد الرحیم، نائب رئیس جامعۃ الرشید)

معلوم ہوا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے کلمہ گو مُرید، کا نام مولوی محمد سلیم تھا، جو کہ مفتی رشید احمد لدھیانوی دیوبندی کے والد تھے۔اب آگے بڑھیے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی، اوران کے نام کا کلمہ، و، دُرُود پڑھنے والے مُرید کا رَدّ، تقی الدین ھلالی نجدی کے قلم سے:

☆ تقی الدین ھــلالــی نجدی نے مولوی اشرفعلی تھانوی اوران کے کلمہ گو مرید کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

”ثم ذکر فی (ص ۲۱) قـصة لـه مع أحد مریدیه،وهی أن المرید کتب له: ”انـی رأیـت نـفسـی فی المنام بأنی کلّما أسعی أن

أقـول كـلـمة الشهـادـة على وجهها الصحيح ، يجرى على لسـانـى بـعـد لَااِلٰـهَ اِلَّاالـلّٰه:اشرف على رسول اللّٰه،فيجيب التهـانـوى عـن ذٰلك ويـقـول :انك تـحبنـى الـى غـاية هٰذه الـدرجة، وهٰـذا ثمر ة هٰـذا الـحـب و نتيـجة ،وقد قص هٰذا الـمـريـد فى خطابه وجَّهه الى مرشده التهانوى هٰذه القصة ، فـقال له بعد ذكر الرؤيا فاستيقظت من الرؤيا فلما خطر ببالى خـطـأ كلمة الشهاد ة،أردت أن أطـرح هٰـذا من قلبى،ولهٰذا الـقـصـد جـلسـت،ثـم اضطجعت على الشق الثانى،وبدأت أقول:الصَّلاة والسَّلام علٰى رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، أتـدارك هٰـذا الـخـطـاٴ لـكـنـى قـلت:اللّٰهم صلِّ على سيّدنا ونبيّـناومولانا اشرف على،والحال أنى مستيقظ الآن ولست فـى رؤيـا،مـع هٰـذا أنا مضطرّ ومجبور،ولا أقدر على لسانى ! وكـان جواب الشيخ التهانوى،لهٰذا المريد أن قال: ’’فى هٰذا تسـلية لك بـأن الشـخـص الـذى تـرجع اليـه هو بعون اللّٰـه وتـوفيقه متَّبع السنة‘‘ـقـال مـحـمد تقى الدين:هٰذا كفر من الـمـريد الذى ينبغى أن يسمّى مَرِيداً بفتح الميم وشيخه شرٌّ مـنه،لأنه أقرَّه على الكفر،وكان الواجب على الشيخ ، لوكان مهتـدياً سالكاً محجّة الصواب ـأن يقول لمريده ـبل مريده: تُـبْ الى اللّٰه من هٰذا الكفر، فقد أضلَّك الشيطان،فان رسول الـلّٰـه لهٰذه الأمة المحمدية واحد ،وهو محمد بن عبداللّٰه بن عبدالمطلب صلوات اللّٰه وسلامه عليه ،وأعوذ أن أرضى بما جرى على لسانك من نزغات الشيطان‘‘

(السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِيْ تَنْبِيْه جَمَاعَةَ التَّبلِيْغ عَلٰى أَخْطَائِهِمْ، صفحہ۶۷،مطبوعه دَارُالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع،المقر الرئيسى والادارة، ۹شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية ـالقاهرة جمهورية مصر العربية ـالطبعة الاولٰى ۲۰۰۷ء)

یعنی''اشرفعلی تھانوی نے صفحہ۲۱پر اپنے ایک مرید کے ساتھ پیش آنے والا یہ قصہ بیان کیا ہے کہ ایک مرید نے اسے لکھا:''میں نے خواب میں خودکو اس حال میں دیکھا کہ کلمہ شہادت کوصحیح طریقہ پرادا کرنے کی بہت کوشش کرتا ہوں، مگر لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ کے بعدمیری زبان پر''اَشْرَفْ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ''جاری ہوجاتا ہے۔''تھانوی نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ:

''تم مجھ سے غایت درجہ(بہت زیادہ) محبت کرتے ہو یہ اسی محبت کا ثمرہ اورنتیجہ ہے''۔

اوراس مرید نے یہ قصہ خط کے ذریعے اپنے مرشداشرفعلی تھانوی کو بھیجا تھا، پھراس مرید نے خواب بیان کرنے کے بعد کہا کہ:''میں بیدار ہوا تو میرے دِل میں کلمۂ شہادت کی خطا کا خیال آیا، میں نے اس کلمہ کواپنے دل سے نکالنا چاہا،سواس مقصد کے لیے بیٹھا، پھر دُوسری کروٹ پر لیٹ گیااور اس خطاکےتدارک کے لئے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پردُرُود وسلام پڑھنے لگا،لیکن اس بارجبکہ میں خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں تھاتو اللّٰھم صلِّ علٰی سیّدنا ونبیّنا ومولانا اشرف علی پڑھنے لگا، میں بےقراراورمجبورتھاپر مجھےاپنی زبان پرقابو نہیں تھا۔''توشیخ تھانوی نے اس مرید کو یہ جواب دیا کہ:

''اس واقعہ میں تمہارے لیے تسلی ہے کہ تم جس شخص کی جانب رُجوع کرتے ہووہ اللہ کی مدداورتوفیق سےمتبع سنت ہے''۔

محمدتقی الدین کہتا ہے کہ یہ اس مرید کا کفر ہے جسے مُرید کی بجائے مَرید

(سخت سرکش، بہت شریر) کہنا چاہیے، اوراس کا یہ شیخ اس سے بڑھ کر شریر ہے کہ اس نے اس کے کفر کو برقرار رکھا، حالانکہ شیخ اگر ہدایت یافتہ، سیدھی راہ پہ چلنے والا اور دُرُست بات کے لیے جھگڑنے والا ہوتا تو اس پر لازِم تھا کہ اپنے مُرید بلکہ مَرید سے کہتا کہ: اللہ تعالی کی بارگاہ میں اس کفر سے توبہ کر، بے شک تجھے شیطان نے بہکایا ہے کیونکہ اس اُمتِ محمدیہ کے لیے رسول اللہ ایک ہی ہیں، اور وہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلوات اللّٰہ و سلامه علیه ہیں،اور جو شیطانی وسوسے تیری زبان پہ جاری ہوئے میں ان پر راضی ہونے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں''۔

مولوی اشرفعلی تھانوی،اوران کے نام کا کلمہ،و،دُرُود پڑھنے والے مُرید کا رَدّ،حمود بن عبداللّٰہ بن حمود التویجری وہابی نجدی کے قلم سے

☆ وہابی نجدی عالم حمود بن عبداللّٰہ بن حمود التویجری نے بھی اپنی کتاب ''القَولُ البَلیغ فی التّحذیر من جماعَة التّبلِیغ ''(مطبوعہ دار الصمیعی للنشر والتوزیْع الریاض ۔الطبعة الثانیة ۔۱۹۹۷ء) کے صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷، پر مولوی اشرفعلی تھانوی اوران کے مُرید کے رَدّ کے لیے تقی الدین ھلالی کا مندرجہ بالا اقتباس اپنی تائید میں نقل کیا ہے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی،اوران کے نام کا کلمہ،و،دُرُود پڑھنے والے مُرید کا رَدّ،مولوی طالب الرحمان غیر مقلد کے قلم سے:

☆ مولوی طالب الرحمان غیر مقلد نے اپنی کتاب ''دیوبندیت ،تاریخ وعقائد'' میں ''اشرف علی رسول اللّٰہ'' کاعنوان قائم کرکے لکھا ہے:

''جب ان کامُرید یہ خواب دیکھتا ہے کہ وہ خواب میں کہہ رہا ہے:'' لَااِلٰـهَ

اِلَّاالـلّٰهُ اَشْرَفُ عَلِیٌ رَسُوْلُ اللّٰه ‘‘۔اور پھر اُٹھ کر بھی اس کے منہ سے دُرُود پڑھتے ہوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بجائے مولانا اشرف علی نکلتا ہے(رسالہ امداد،ص۳۵) تو بجائے اس کے اشرف علی صاحب اسے ڈانٹتے اور ایمان کی تجدید کرواتے ،وہ یہ بات کہتے ہیں:اس واقعے میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رُجوع کرتے ہو،وہ بِعَوْنِہٖ تعَالٰی متبعِ سنت ہے‘‘۔

(دیوبندیت تاریخ وعقائد،صفحہ۱۸۴،مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام، الریاض)

علمائے دیوبند کے حامی و ہمدرد مولوی ظفر علی خان،مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد،مولوی محمد اشرف سلیم غیر مقلد،غیر مقلدین کے ہفت روزہ ’’اہلِ حدیث، لاہور‘‘اور جماعتِ اہلِ حدیث کے ترجمان ہفت روزہ ’’الاعتصام، لاہور‘‘ کی جانب سے مولوی اشرفعلی تھانوی،اوران کے نام کا کلمہ،و،دُرُود پڑھنے والے مُرید کا رَدّ:

’’ایک عجیب وغریب فتنہ:

ازقلم:مولوی ظفرعلی خان،سابق ایڈیٹر:اخبارزمیندار،لاہور

قادیان تھانہ بھون میں

پیغمبری بہرخانہ،نبُوَّت بہر بازار

نقلِ کُفر،کُفر نباشد

لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ،اَشْرَفُ عَلِیٌ رَسُوْلُ اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَاوَمَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِیٌ۔

قادیان نے اخبار’’فاروق‘‘کے ذریعہ سے اعلان کیا ہے کہ:

’’آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نبُوَّت کے دروازہ کو بند کرنے والے نہیں، بلکہ اس فیضانِ خداوندی کو جاری کرنے والے ہیں، اور دوسرے رسول تو صرف مؤمنوں کے رُوحانی باپ ہیں،مگر حضورِانور علاوہ

اس کے خَاتَمَ النَّبِیّن بھی ہیں، یعنی آپ کی توجہ رُوحانی، نبی تراش ہے، اورآپ کے فیضِ تعلیم سے منصبِ نُبُوَّت ہوسکتا ہے‘‘۔

تھانہ بھون (ضلع مظفرنگر) نے قادیان کے اس متنِ متین کی شرح کی ہے، اور عملی شرح کی ہے، سجادہ نشین اِمدادیہ، حضرت مولانا حاجی حافظ شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک ماہانہ صوفیانہ رسالہ شائع ہوتا ہے، جس کا نام ’’الامداد‘‘ ہے۔ ماہِ صفر۱۳۳۶ھ کے ’’الامداد‘‘ میں مُریدوں کے سوالات اورجناب پیرومرشد کے جوابات درج ہیں۔ صفحہ نمبر۳۴و ۳۵ پرایک مرید نے ایک سوال کیا ہے، جوسلسلۂ ترتیبی میں تیسرے نمبر پر واقع ہے۔ یعنی وہ سوال اوران کے جواب اس سے پہلے بھی آچکے ہیں۔ اس تیسرے سوال کی عبارت سراپا بشارت ملاحظہ ہو۔ ایک دفعہ ریاست رامپور میں جانے کا اتفاق ہوا، وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب کے ہاں ٹھہرنا پڑا، جوطالبِ علم تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے (یعنی مولانا شاہ اشرف علی صاحب سے) بیعت ہیں، اس لیے ان سے اوربھی محبت ہوگئی، اثنائے گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس دو رسالے ’’امداد‘‘، ’’حُسن العزیز‘‘ ماہوار آتے ہیں، بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی، مولوی صاحب (طالبِ علم) نے چند رسالے مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جولُطف اُن سے اُٹھایا، بیان سے باہر ہے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ ’’حُسن العزیز‘‘ دیکھ رہا تھا، دوپہر کا وقت تھا کہ نیند کا غلبہ ہوا، سوجانے کا اِرادہ کیا، رسالہ ’’حُسن العزیز‘‘ کو ایک طرف رکھ دیا، لیکن جب بندہ نے دوسری کروٹ بدلی، تو دل میں خیال آیا کہ ’’کتاب کو پُشت ہوگئی‘‘۔ اس لیے رسالہ ’’حُسن العزیز‘‘ کو اُٹھا کر اپنے

سر کی جانب رکھ لیا، اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـه پڑھتا ہوں، لیکن ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' (صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه ،اَشْرَفُ عَلِىٌ رَسُوْلُ اللّٰـه)۔ اتنے میں دل میں خیال پیدا ہوا کہ کلمہ شریف کے پڑھنے میں مُجھ سے غلطی ہوئی، اس کو صحیح پڑھنا چاہیے، اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں، دل میں تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے نام کے، ''اشرف علی'' نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح دُرُست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں، اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے، لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا بہ وجہ اس کے کہ رِقّت طاری ہوگئی تھی، زمین پر ِگر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری، مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ بیداری:۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا، لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی، اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ حالتِ خواب و بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا اِرادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دُور کیا جائے، اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہوجائے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا۔ پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفُ عَلِىٌ۔ حالانکہ اب میں بیدار ہوں، خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے

قابو میں نہیں، اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ دوسرے روز بیداری میں رِقّت رہی، خوب رویا، اور بھی بہت سی وجوہات ہیں، جو حضور کے ساتھ محبت کا باعث ہیں، کہاں تک عرض کروں۔

جواب: حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب اس کے جواب میں صرف ایک فقرہ پر قناعت فرماتے ہیں:

''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جس کی طرف رُجوع کرتے ہو، وہ بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی متبعِ سنت ہے''۔

''الامداد'' کا رسالہ ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے، اور نہ ہم نے اسے پڑھا ہے، ہمارا ماخذ ''اہلِ حدیث، امرتسر'' ہے، جس نے ۲۵ جنوری ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں اس سوال وجواب کو بہ عنوان ''مریدانہ محبت یا مالیخولیا'' شائع کر دیا ہے، ''النقل کالاصل'' لکھ کے اس کی توثیق بھی کی ہے، اگر یہ سوال وجواب صحیح ہے اور بظاہر اس کو صحیح نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ تو کیا اِسلام کے لیے یہ ایک ''عجیب وغریب فتنہ نہیں'' ہے۔ جسے ''الامداد'' نے سوتے سے بیدار کیا ہے، یہ فتویٰ خود حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب دیں گے کہ فتنہ کو بیدار کرنے والے کی نسبت حدیثِ نبوی میں کیا حکم ہے؟ مرید لکھتا ہے کہ اس نے:

(الف) خواب میں جناب پیر ومرشد کا کلمہ پڑھا، ان کو رسول اللہ کہا، پیغمبر مانا، جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ حضور خواجۂ کائنات مسرورِ موجودات محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو رسالت سے معزول کر کے، اپنے پیر کو آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جگہ نبی ورسول مقرر کر دیا، اور بجائے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے، انہیں دُرُود بھیجتا رہا، اور انہی کو نبی کہتا رہا۔

(ب) بیدار ہوا تو اُس حالت میں بھی زبان کذب ترجمان نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو نبُوّت ورسالت سے معزول ہی رکھا، اور یہ منصب پیرو مرشد ہی کے لیے مخصوص رہا۔

(ج) پہلے حالتِ خواب میں اور پھر حالتِ بیداری میں پاسِ شریعت دامن گیر ہوا، آدابِ شرعیہ نے ضمیرِ ایمانی کو ملامت کی، اور ''شرك فى النبوّت'' کی غلطی محسوس کرائی، لیکن زبان قابو میں نہ تھی، شیطان غالب تھا، باوصف جہدِ بلیغ کے اِصلاح نہ ہوسکی، اور وہ بدستور اپنے پیر ہی کو رسول اللہ کہتا رہا۔

(د) پیر کی انتہائی محبت نے مرید میں یہ حالت پیدا کی، کیونکہ حُبِّ شیخ میں وہ اتنا مستغرق تھا کہ بطریقِ تعارُف کتاب اللہ کے لیے جو ادب واحترام مرعی ہے وہی اجلال واکرام وہ اپنے پیر کی تحریروں کا ملحوظ رکھتا تھا، اور گہری نیند میں بھی اُسے یہی خیال تھا کہ مبادا ان تحریرات کی بے اَدبی نہ ہو، اور ان کی جانب پُشت نہ ہو جائے۔ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ (یعنی پسِ پُشت ڈال دیا) کی وعید ان لوگوں کے لیے تھی جو قرآنِ کریم سے اعراض کرتے ہیں۔ مگر مرید کا استغراق اس ادبی خصوصیت کو پیر کے رسالہ ''حسن العزیز'' کے لیے استعمال کرتا ہے، اور بڑے مبالغہ کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔

(ھ) حُبُّكَ الشَّیْئَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ محبت اِنسان کو بسا اَوقات کور دکر (اندھا بہرا) بنا دیا کرتی ہے، پیر کو معلوم ہے کہ مُرید اُس کے ساتھ کس درجہ عقیدت رکھتا ہے، یہ بھی جانتا ہے کہ اِسلام نے اِنسان کو ''اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰه'' بننے کی تعلیم دی ہے، اور دوسری قِسم کی محبتوں میں افراط وغلو کو منجر بہ فتنہ قرار دے کر اُن کو حدِّ اعتدال کے اندر لانے کی تاکید کی ہے، بایں ہمہ نہ پیر ہی اس افراطِ محبت سے مرید کو روکتا ہے، اور نہ مُرید ہی اس غلط کاری

کومحسوس کرتا ہے، وہ اُسے لازمۂ حسنِ عقیدت سمجھتا ہے، اس میں جس قدر مبالغہ ہو، اسی قدر بہتر جانتا ہے۔

(و) مرید کو جب اپنے عارضۂ انتہائے شغف سے افاقہ ہوتا ہے، اور حالتِ سُکر سے عالمِ صحو میں آتا ہے تو خود اس کو نہ اپنی اس حرکتِ شیطانی پر ندامت ہوتی ہے، نہ تو وہ توبہ کرتا ہے، نہ اِستغفار کرتا ہے، نہ اس پر خجل و منفعل ہوتا ہے، اور نہ ہی پیرومرشد اس کو تائب ہونے اور تجدیدِ ایمان کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

(ش) مرید نے اپنے پیر کو رسول اللہ کہا، ان کا کلمہ پڑھا، پھر غلطی کا احساس ہوا تو تصحیح کرنی چاہی، مگر اس پر قادر نہ ہوا، اس سے اور بھی پیر کی جناب میں اُس کی محبت بڑھ گئی، اس کی عرض داشت کا آخری فقرہ یہ ہے:

''اور بھی بہت سی وجوہ ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں، کہاں تک عرض کروں''۔

یعنی واقعہ مذکورہ بھی باعثِ محبت ہوا ہے، اور ایسے ہی اور بھی بہت سے بواعث ازدیادِ عقیدت ہیں۔ پیر اپنے مرید کے مفہومِ عرض داشت سے بے خبر نہیں، اُسے خوب علم ہے کہ واقعۂ ''شرك في النبوت'' نے مرید کو اور بھی جناب پیرومرشد کا دلدادہ بنا دیا ہے، مگر اس ضلالت آفریں اُلفت ومحبت سے وہ اُس کو ذرا بھی نہیں روکتا، بلکہ خاموش رہتا ہے، جس کے دوسرے معنے یہی ہوں گے کہ یہ ناجائز فعل اس کے نزدیک جائز یا کم ازکم نا قابلِ مؤاخذہ ہے۔

تلقین: مرید کی گزارش کی کیفیت تو آپ دیکھ چکے، اب جناب پیرومرشد کی تلقین ملاحظہ ہو، کہ جواب میں وہ اپنے اتباع سُنّت کو وجہِ تسلّی قرار دیتے ہیں، مگر ''اَبدَهُ البَدِيهات '' سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، کہ اتباعِ سُنّت

کی پہلی منزل ''اَمر بِالْمَعْرُوْف وَنَہیِ عَنِ الْمُنکَر '' ہے، جس کی مسئولیت اس واقعہ میں ان کو محسوس تک نہ ہوئی، پھر کیا یہ مسافت منجر بہ مداہنت نہیں ہوئی، اور کیا متبع سنت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے یہی شیوہ شایانِ شان ہے، دوسری فُرصت میں ہم دکھائیں گے کہ سُنَّتِ نبویہ نے ایسے حالات میں کیا ہدایت فرمائی ہے''۔ (اِنْ شَاءَ اللہ وبیدہ التوفیق)۔

(رسالہ ستارۂ صبح، لاہور، جلد دُوم، شمارہ نمبر ۲۶، یکم فروری ۱۹۱۸ء۔ بہ حوالہ ماہنامہ سالک راولپنڈی، جولائی ۱۹۵۸ء، ایضاً: اگست ۱۹۶۳ء)

قادیان تھانہ بھون میں: مولوی ظفر علی خاں کے مکمل مذکورہ مضمون میں آپ نے یہ بھی پڑھ لیا کہ ''سردارِ اہلِ حدیث'' مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی اپنے اخبار ''اہلِ حدیث'' میں ۲۵ جنوری ۱۹۱۸ء کی اِشاعت میں تھانوی صاحب کے اس کلمہ وڈُرود کا رَدّ کیا تھا، لیکن اس کے باوجود تھانوی صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے، نہ خود توبہ کی، اور نہ اپنے مریدِ شریر سے توبہ کرائی۔ حالانکہ مولوی ثناء اللہ بھی ان کا موحد وہابی بھائی تھا، اور مولوی ظفر علی خاں بھی علماے دیوبند کا حامی تھا، جس کا دیوبند کی قصیدہ خوانی میں یہ مشہور شعر ہے کہ:

شادباش ! اے سرزمینِ دیوبند
ہند میں تُو نے کیا ہے اِسلام کا پرچم بلند

بہرحال علماے دیوبند ہی کے حامی وہ ہم نوا مولوی ظفر علی خاں نے واشگاف طور پر واضح کر دیا کہ جس طرح قادیان میں ختمِ نبوت کے خلاف سازش کر کے جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا گیا، اسی طرح تھانہ بھون میں بھی مرزا قادیانی کی طرح مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی جعلی نبوت ورسالت

کا ڈھونگ رچایا: ع

ہوشیار   اے   مردِ   مؤمن   ہوشیار

اہلِ حدیث، لاہور: ''قادیان تھانہ بھون میں'' کے مضمون میں مذکورہ رسالہ ''اہلِ حدیث'' امرتسر کی طرح ہفت روزہ ''اہلِ حدیث'' لاہور نے بھی تھانوی کے کلمہ وِدُرُود پر بدیں الفاظ تبصرہ کیا ہے کہ: ''رسالہ ''الامداد'' کے اس اقتباس پر غور فرمائیں کہ تھانوی نے مُرید کی زبان سے نکلے ہوئے کفرِ صریح کے جملے کا کس نشاط وسرورِ طبع کے ساتھ تحسین آمیز انداز میں حوصلہ افزا جواب دیا ہے۔ اس پر کچھ کہنے کے بجائے انہی کے آدمی مولانا سعید احمد اکبر آبادی، رُکن مجلسِ شوریٰ دارُالعلوم دیوبند کا تبصرہ درج ہے، ملاحظہ ہو:

''اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمۂ کفر ہے، شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکہ ہے، تم فوراً توبہ کرو، اور اِستغفار پڑھو۔ لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ تم کو مجھ سے غایت محبت ہے، اور یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ وثمرہ ہے''۔ (رسالہ برہان، فروری ۱۹۵۲ء)

اہلِ حدیث: اس تشنۂ تکمیل تبصرہ میں اِتنا اَور اِضافہ کیے دیتا ہوں کہ یہ واقعہ دراصل مرشد ومرید کا سمجھا بوجھا منصوبہ اور دونوں ہی کی منظّم سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا عذر بہ فرضِ مُحال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی زبان بے قابو ہوگئی تھی، اور بے اختیاری میں کلمۂ کفر نکل گیا تھا، تو تعجب اس پر ہے کہ پیرومرشد تو ہوش میں تھے......تو پھر مرید کو سرزنش کرنے کی بجائے حوصلہ افزا جواب کیوں دیا؟''۔ (ہفت روزہ اہلِ حدیث، لاہور۔ ۲۶ جولائی ۱۹۸۵ء)۔ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں اہلِ حدیث مولوی محمد اشرف سلیم نے بہ عنوان ''دیوبندیت کا پوسٹ مارٹم'' علمائے دیوبند کے'' ناپاک عقائد اور غیر شرعی

اعمال کے جائزہ'' پر مشتمل بڑے سائز کا جو اشتہار شائع کیا ہے اور ''جماعتِ اہلِ حدیث'' کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور نے ۱۳ اپریل ۱۹۸۷ء کی اِشاعت میں اس اشتہار کا اعلان کیا ہے۔ اس اشتہار میں بھی عقیدہ نمبر ۷، نمبر ۸ کے تحت تھانوی کے مذکورہ کلمہ، و، دُرُود کو ناپاک عقائد سے تعبیر کیا ہے''

(قادیان تھانہ بھون میں، صفحہ ۳ تا ۱۲، مطبوعہ ناشر مکتبہ رضائے مصطفیٰ، چوک دَارُالسَّــــــلام، گوجرانوالہ)

مولوی سعید احمد اکبر آبادی دیوبندی کی جانب سے مولوی اشرفعلی تھانوی، اور ان کے نام کا کلمہ، و، دُرُود پڑھنے والے مُرید کا رَدّ:

☆ مولوی سعید احمد اکبر آبادی دیوبندی نے مولوی اشرف علی تھانوی اور ان کے نام کا کلمہ، و، دُرُود پڑھنے والے مُرید کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اپنے معاملات میں تاویل و توجیہ اور اغماض و مسامحت کرنے کی مولانا میں جو ''خُو'' تھی، اس کا اندازہ اس ایک واقعہ سے بھی ہو سکتا ہے، کہ ایک مرتبہ کسی مرید نے مولانا کو لکھا کہ میں نے رات خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہر چند کلمۂ تَشَہُّد صحیح صحیح اَدا کرنے کی کوشش کرتا ہوں، لیکن ہر بار یہ ہوتا ہے کہ ''لَآاِلٰــہَ اِلَّا اللّٰــہ '' کے بعد ''اَشْـرَفْ عَلِـیْ رَسُـوْلُ اللّٰــہ '' منہ سے نکل جاتا ہے۔ ظاہر ہے اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمۂ کفر ہے، شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکہ ہے، تم فوراً توبہ کرو، اور اِستغفار پڑھو۔ لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ تم کو مجھ سے غایت محبت ہے، اور یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ و ثمرہ ہے''۔

(ماہنامہ بُرہان، دہلی۔ صفحہ ۴۳، جلد بست و ہشتم، شمارہ: ۲، فروری ۱۹۵۲ء)

مولوی نجم الدین اصلاحی دیوبندی کی جانب سے نام لیے بغیر مولوی اشرفعلی تھانوی، اوران کے نام کا کلمہ، و، دُرُود پڑھنے والے مُرید پر تنقید:

مولوی نجم الدین اصلاحی دیوبندی نے مولوی حسین احمد مدنی کے ایک مکتوب کے حاشیہ میں لکھا ہے:

''مُرید کو زیبا نہیں کہ ایسے الفاظ لکھے، یا زبان سے نکالے، جو پیغمبروں کے لیے مخصوص ہیں، شیخ الاسلامؒ ان بزرگوں میں نہیں ہیں کہ مُرید کی ہر بات کی توجیہ کر کے اوراس کو محبت کے دائرہ کے اندر لاکر گستاخ بنائیں، بلکہ سخت نکیر فرماتے ہیں''

(مکتوباتِ شیخ الاسلام، جلد۲، صفحہ۱۴۴، ۱۴۵، مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی)

وہابی، دیوبندی عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رَدّ، مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد کے قلم سے:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے دیوبندی قائلین کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُری صفات مثلاً امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا اِنتساب صریحاً کفر ہے، اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے، اور وہ تمام بُری صفات سے پاک ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ بُری صفات منسوب کرتا ہے، وہ کافر ہے۔ سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا کَبِیۡرًا''

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، صفحہ ۲۸، جلد ۳، شمارہ ۱۰، بابت جنوری ۲۰۰۶ء)

☆ عقیدۂ امکانِ کذب کے رَدّ میں مولوی زبیر علی زئی کے مزید اقتباسات ذیل میں ملاحظہ کریں:

''گنگوہی صاحب امکانِ کذب باری تعالیٰ (یعنی دیوبندیوں کے نزدیک اللہ جھوٹ بول سکتا ہے) کا عقیدہ رکھتے تھے، امکان کا مطلب ہے ''ہو سکنا'' اور کذب کا معنی ''جھوٹ'' ہے، باری تعالیٰ اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں، یہاں خُلفِ وعید کا مسئلہ نہیں، بلکہ امکانِ کذب کا مسئلہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ اور اللہ سے کس کا قول سچا ہے''۔ (سورۂ النساء: آیت: ۱۲۲)۔ ان لوگوں کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا باطل اور گستاخانہ عقیدہ اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں''۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، صفحہ ۴۵، شمارہ نمبر ۲۳، بابت ماہِ اپریل ۲۰۰۶ء)

☆ ''اللہ تعالیٰ کے بارے میں آلِ دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ امکانِ کذب تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے۔ (دیکھیے: تالیفاتِ رشیدیہ، ص ۹۸، علمی مقالات، ج ۴، ص ۴۲۷)

رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

''پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ جَلَّ وَعَلَا ہے، کیوں نہ ہو وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔'' (تالیفاتِ رشیدیہ، ص ۹۹)''

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے''

(ماہنامہ ضربِ حق، سرگودھا، صفحہ ۱۹، مئی ۲۰۱۲ء۔ رب نواز دیوبندی اور امکانِ کذبِ باری تعالیٰ، مشمولہ: علمی مقالات، جلد ۶، صفحہ ۴۶۲، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ ''آلِ دیوبند اور اُن کے ہمنواؤں کا امکانِ کذبِ باری تعالیٰ والا عقیدہ: ۱۔ نہ تو قرآنِ مجید سے ثابت ہے۔ ۲۔ نہ حدیث سے ثابت ہے۔ ۳۔ اور نہ اِجماعِ اُمت سے ثابت ہے۔ ۴۔ نہ تو یہ عقیدہ خیر القرون کے آثارِ سلف صالحین سے ثابت ہے، اور نہ اجتہادِ اَبی حنیفہ سے ثابت ہے''۔

(ماہنامہ ضربِ حق، سرگودھا، صفحہ ۲۰، مئی ۲۰۱۲ء۔ علمی مقالات، جلد ۶، صفحہ ۴۶۳، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ ''یہ عقیدہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ توہین ہے، لہٰذا قرآن وحدیث کے خلاف ہونے کی بنا پر مردود ہے''۔ (ماہنامہ ضربِ حق، سرگودھا، صفحہ ۲۱، مئی ۲۰۱۲ء)

☆ ''رشید احمد گنگوہی نے کہا: ''الحاصل امکانِ کذب سے مراد دخولِ کذب تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے، اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو، اِمکان کو وقوع لازم نہیں، بلکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شئے ممکن بالذّات ہو، اور کسی وجہِ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو''۔ (تالیفاتِ رشیدیہ، ص ۹۸)۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی، امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھتے تھے۔ ''امکان'' کہتے ہیں ''ممکن ہونا''، اور ''کذب''، ''جھوٹ'' کو کہتے ہیں۔ یعنی دیوبندیوں کے نزدیک اس بات کا امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ مَعَاذَاللّٰہ۔

تنبیہ: امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ دربارِ الٰہی کی گستاخی اور کفر ہے''

(دیوبندی حضرات اہلِ سنت نہیں ہیں، مشمولہ: علمی مقالات، جلد ۴، صفحہ ۴۲۷، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: صفحہ ۴۲۸، مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ ''(۵۱): گنگوہی نے کہا:

''پس ثابت ہوا کہ کذب داخلِ تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ جَلّ وعلیٰ ہے''

(تالیفاتِ رشیدیہ، ص ۹۹)

کیا امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ صراحتاً قرآنِ مجید میں ہے؟

(۵۲) کیا امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ صراحتاً کسی صحیح حدیث سے ثابت

ہے؟

(۵۳) کیا امام ابوحنیفہ سے صراحتاً امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ ثابت ہے؟''

(سیف الجبار فی جواب ظہور وشار، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۵، صفحہ۳۸۹، ۳۹۰، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ ''ہندوستان پر صلیب کے پُجاری انگریزوں کے قبضے کے بعد دیوبندی فرقہ پیدا ہوا ....۱۸۶۷عیسوی سے پہلے دیوبندی فرقے کا کوئی وجود رُوئے زمین پر نہیں تھا، اس فرقے نے اہلِ سنت والجماعۃ سے ہٹ کر، اور اہلِ حق کی مخالفت میں جن عقائد ونظریات کو اپنایا اور اُن کا پرچار کیا، اُن میں سے بعض درج ذیل ہیں......(۲) رشید احمد گنگوہی کی کتاب ''فتاوٰی رشیدیہ'' میں لکھا ہوا ہے کہ:

''پس ثابت ہوا کہ کذب داخلِ قدرتِ باری تعالیٰ جَلّ وعلٰی ہے، کیوں نہ ہو: وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''۔ (ص۲۱۱، نیز دیکھیے: تالیفاتِ رشیدیہ، ص۹۹)''۔ ''کذب''، جھوٹ کو کہتے ہیں، لہٰذا دیوبندیوں کے اس عقیدے سے معلوم ہوا کہ اُن کے نزدیک آیت (وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ) کی رُو سے اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادِر ہے، اور یہ اُس کی قدرت کے تحت داخل ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہ۔ یاد رہے کہ سلف صالحین میں سے کسی نے بھی اس آیت سے یہ مسئلہ نہیں نکالا، لہٰذا دیوبندیوں کا یہ عقیدہ باطل ہے، اور حق یہ کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے، اور اُس سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

(سیف الجبار فی جواب ظہور وشار، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۵، صفحہ۴۵۶، ۴۵۷، مطبوعہ مکتبہ

اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے مولوی محمد زبیر صادق آبادی غیر مقلد کی کتاب کی تقدیم میں عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کو گستاخانہ اور کفریہ عقیدہ قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو:

"رشید احمد گنگوہی نے کہا: "الحاصل امکانِ کذب سے مراد دخولِ کذب تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے، اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو، اِمکان کو وقوع لازم نہیں، بلکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شئے ممکن بِالذّات ہو، اور کسی وجہِ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو"۔ (تالیفاتِ رشیدیہ، ص ۹۸)۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی، امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھتے تھے۔ "امکان" کہتے ہیں "ممکن ہونا"، اور "کذب"، "جھوٹ" کو کہتے ہیں۔ یعنی دیوبندیوں کے نزدیک اس بات کا امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ مَعَاذَاللّٰہ۔

تنبیہ: امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ دربارِ الٰہی کی گستاخی اور کفر ہے"

(آئینۂ دیوبندیت، صفحہ ۱۳، مطبوعہ مَکْتَبَۃُ الحدیث، حضرو، اٹک۔ ایضاً: حدیث پبلی کیشنز، دہلی)

مولوی عبد المنان شورش غیر مقلد کی طرف سے وہابی، دیوبندی عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رَدّ:

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عبد المنان شورش نے بھی دیوبندیوں کے عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''رشید گنگوہی نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بھی ممکن ہے، فیصلہ آپ پر ہے کہ اللہ کو جھوٹا کہنے والے کو جھوٹا کہیں یا نہ کہیں''۔

(طمانچہ، صفحہ ۶۱، ناشر: عبدالمنان شورش، محلّہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

☆ اس کے بعد اگلے صفحہ پر بھی سوالیہ انداز میں مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ امکانِ کذب کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''کیا مولانا رشید گنگوہی نے یہ فتویٰ نہیں دیا کہ اللہ کا جھوٹ بولنا بھی ممکن ہے؟ (تذکرۃ الرشید، ص ۳۲۲، ج ۱)''

(طمانچہ، صفحہ ۶۲، ناشر: عبدالمنان شورش، محلّہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

قاری حفیظ الرحمان غیر مقلد کی طرف سے وہابی، دیوبندی عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا رَدّ:

☆ قاری حفیظ الرحمان غیر مقلد آف چکی، سرگودھا نے ''تذکرۃ الرشید پر ایک طائرانہ نظر'' کے نام سے لکھے اپنے مضمون کی قسط دُوَم میں دیوبندی عقیدۂ امکانِ کذب کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اِفْتِرَاء عَلَى اللّٰه: عاشق دیوبندی میرٹھی لکھتے ہیں: جس زمانہ میں مسئلہ امکانِ کذب پر آپ کے مخالفین نے شور مچایا، اور تکفیر کا فتوی شائع کیا، سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے حضرتِ امامِ ربانی قُدِّسَ سِرُّہٗ کا تذکرہ کیا، اور کہا وہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل ہیں، یہ سُن کر سائیں توکل شاہ صاحب نے گردن جھکالی''۔

(تذکرۃ الرشید، ۲/۳۲۲)

تبصرہ: محترم قارئین امامِ ربانی دیوبندی کے بقول اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے، جب سے یہ بات سامنے آئی تو مختلف علما وعوام نے کفر کے فتوے لگانے کے ساتھ ساتھ ان کا ہر لحاظ سے بھرپور تعاقب کیا، پھر کچھ

نامور علماے دیو بند تقلیدی مُلّاؤں نے اس کی تاویلیں نکالیں، جس میں سے کچھ ''براہین قاطعہ'' نامی کتاب میں بھی موجود ہے، لیکن ہمارا سب سے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ لفظِ کذب اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ کے لیے استعمال کرنا کیا یہ جائز ہے؟ اور یہ کہاں کا انصاف ہے؟............ ''اگر تقلیدی مکتب میں اللہ تعالیٰ کا احترام واَدب اور محبتِ الٰہی یہی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی گستاخی و بےاَدبی اور نفرت کی تعریف کیا ہوگی؟ حالانکہ اللہ ربُّ العزّت تو یہاں تک فرماتے ہیں: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۔''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون ہے وہ ذات جو سچی ہو؟'' (نسَاء: ۸۷)۔اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں یہ سوچنا بھی کفر ہے''۔

(ماہنامہ ضربِ حق، سرگودھا۔صفحہ ۳۵، شمارہ: ۴۴۔دسمبر ۲۰۱۳ء)

مولوی زبیر علی زئی، مولوی عبدالمنان شورش اور قاری حفیظ الرحمان سے ایک اِستفسار:

☆ قارئین نے ملاحظہ کیا کہ مسئلہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل کے متعلق غیر مقلد وہابی مولوی زبیر علی زئی نے ''کافر، گستاخ'' کا ہونے کا فتویٰ جاری کیا ہے، اور غیر مقلد وہابی مولوی عبدالمنان شورش صاحب نے اس عقیدہ کے قائل کو ''جھوٹا'' قرار دیا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اِمامُ الوہابیہ، مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''یکروزی'' میں امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کو ثابت کرنے کے لیے دلیل پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:

پس لانسلم که کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چه............ والا لازم آید که قدرت انسانی ازید ازقدرتِ ربانی باشد

(یکروزی مع ایضاع الحق، صفحہ ۱۴۵، مطبع فاروقی، دہلی، مطبوعہ ۱۲۹۷ ہجری۔ ایضاً: صفحہ ۱۷، مطبوعہ فارُوقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی ''پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ بولنا محال بالذات ہو............

ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زیادہ ہو جائے‘‘۔

☆ اسی صفحہ پر اِمامُ الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے مزید لکھا ہے:

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سُبْحَانَهٗ می شمارند و اورا جَلَّ شَانُهٗ بآں مدح می کنند بخلاف اخرس و جماد......... صفت کمال همیں است که شخصے قدرت برتکلم کذب می دارد۔

(یکروزی مع ایضاع الحق، صفحہ۱۴۵، مطبع فاروقی، دہلی، مطبوعہ۱۲۹۷ہجری۔ ایضاً: صفحہ۱۷، ۱۸، مطبوعہ فارُوقی کتب خانہ، ملتان)

یعنی’’ جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے شمار کیا جاتا ہے بخلاف اس آدمی کے جو گونگا ہو...... صفتِ کمال یہ ہے کہ اسے جھوٹ بولنے کی قدرت ہو، اور وہ کسی مصلحت کے تحت (جھوٹ) نہ بولے‘‘۔

یعنی مولوی اسماعیل دہلوی کے نزدیک بندہ جھوٹ بولتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی جھوٹ بولنے کی طاقت رکھتا ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو بندہ کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے، اور جو جھوٹ نہ بول سکے جیسے گونگا تو اس کی مدح نہیں کی جاتی بخلاف اس کے کہ جسے جھوٹ بولنے کی طاقت ہو لیکن وہ نہ بولے۔ **(نَعُوْذُبِاللّٰہ من هذه الخرافات)**

☆ غیر مقلد وہابی مولوی عبداللہ روپڑی نے امکانِ کذب کے متعلق دیوبندی نظریہ کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’لازم آتا ہے کہ جھوٹی کلام کرنا بھی اللہ کے لیے عیب نہ ہو، چہ جائیکہ اس پر قدرت عیب کی ہو، غرض اس قسم کے وجوہ بہت ہیں جو دیوبندیہ کے نظریہ کو ترجیح دیتے ہیں‘‘۔

(توحید الرحمٰن صفحہ۱۳۸، محدثِ روپڑی اکیڈمی، جامعہ اہلِ حدیث، دالگراں چوک، لاہور)

قارئین نے ملاحظہ کیا کہ مولوی عبداللہ روپڑی غیر مقلد نے دیوبندی عقیدۂ امکانِ

کذب کو دُرُست قرار دیا ہے۔ لہٰذا مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد، مولوی عبدالمنان شورش غیر مقلداور قاری حفیظ الرحمان غیر مقلد سے گذارش ہے کہ جس طرح عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل دیو بندی علما کو ''گستاخ''، ''کافر'' اور ''جھوٹا'' قرار دیا ہے، بالکل اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی اور مولوی عبداللہ روپڑی کو بھی عقیدۂ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل ہونے کی وجہ سے ''گستاخ''، ''کافر'' اور ''جھوٹا'' قرار دیا جائے۔ اِنکار کی صورت میں معقول وجہِ فرق بیان کریں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیو بندی کے اللہ تعالیٰ سے متعلق جھوٹے دعوے کا رَدّ:

☆ غیر مقلد مولوی عبدالمنان شورش نے مولوی رشید احمد گنگوہی کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''مولانا گنگوہی نے تو حد ہی کر دی کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ تیری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا''۔ (ارواحِ ثلاثہ، صفحہ ۲۷۶، حکایت نمبر ۳۰۸) یہ دعویٰ نبوت نہیں تو اور کیا ہے، اور یہ وعدہ تو اللہ نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم سے کیا تھا، اب وہی دعویٰ علماے دیو بند کر رہے ہیں''۔

(طمانچہ، صفحہ ۵۸، ۵۹، ناشر عبدالمنان شورش، محلّہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان)

شورش صاحب اِک نظر اِدھر بھی:

☆ اِمامُ الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے پیر و مُرشد سید احمد رائے بریلوی نے اپنی ہمشیرہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''اے میری بہن! میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا، اور یہ یاد رکھنا کہ جب تک ہند کا شرک، اور ایران کا رِفض، اور چین کا کُفر، اور افغانستان کا نفاق میرے ہاتھ سے محو ہو کر ہر مُردہ سنت زندہ نہ ہولے گی اللہ ربُّ العزَّت مجھ کو نہیں اُٹھائے گا، اگر قبل از ظہور ان واقعات کے کوئی شخص میری موت کی خبر تم کو دے، اور تصدیقِ خبر پر حلف بھی کرے کہ سید احمد میرے رُوبرُو مر گیا، یا مارا

گیا، تو تُم اس کے قول پر ہرگز اعتبار نہ کرنا، کیونکہ میرے رب نے مجھ سے وعدۂ واثق کیا ہے کہ ان چیزوں کو میرے ہاتھ پر پُورا کر کے مجھ کو مارے گا''۔

(تواریخِ عجیبہ، موسوم بہ، سوانحِ احمدی، صفحہ ۹۲، مطبوعہ مطبع فاروقی، دہلی، ۱۳۰۹ھ۔ ایضاً: صفحہ ۱۷۲، مطبوعہ نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۶۸ء)

☆ اس کے علاوہ اِمامُ الوہابیہ، مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی کتاب ''صراطِ مستقیم'' میں اپنے پیرو مرشد سید احمد رائے بریلوی کے بارے میں لکھا ہے:

''تا اینکه روزی حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفته وچیزیرا از اُمور قدسیه که بس رفیع وبدیع بود پیش روی حضرت ایشاں کرده فرمود که ترا ایں چنیں داده ام وچیزهائے دیگر خواهم داد''

(صراطِ مستقیم، فارسی، صفحہ ۱۶۴، مطبوعہ المکتبة السلفیة، شیش محل روڈ، لاہور)

(ترجمہ) ''ایک دن حضرت حق جَلّ وعلیٰ نے آپ کا داہنا ہاتھ خاص اپنے دستِ قدرت میں پکڑ لیا، اور کوئی چیز امورِ قدسیہ سے جو کہ نہایت رفیع اور بدیع تھی، آپ کے سامنے کر کے فرمایا کہ ہم نے تجھے ایسی چیز عنایت کی ہے اَور، اَور چیزیں بھی عطا کریں گے''۔

(صراطِ مستقیم، صفحہ ۲۲۱، مترجم مطبوعہ اِدارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار، لاہور)

اس کے کچھ سطر بعد دہلوی صاحب اپنے پیر کے متعلق مزید بیان کرتے ہیں:

''ازآں طرف حکم شد که هر که بردست تو بیعت خواهد کرد گولکو کها باشند هریك را کفایت خواهم کرد''

(صراطِ مستقیم، فارسی، صفحہ ۱۶۵، مطبوعہ المکتبة السلفیة، شیش محل روڈ، لاہور)

(ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، اگرچہ وہ لکھوکھا ہی کیوں نہ ہو، ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے''۔

(صراطِ مستقیم، صفحہ ۲۲۲، مترجم مطبوعہ ادارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار، لاہور)

شورش صاحب! آپ نے اِمامُ الوہابیہ کے پیرومرشد کے بلند بانگ دعوے ملاحظہ کیے، بتائیے یہ بھی دعوائے نبوت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مولوی رشید گنگوہی اور سید احمد رائے بریلوی کے دعوؤں میں فرق واضح کیجیے۔

☆ یہ یاد رہے کہ سید احمد رائے بریلوی کے یہ دعوے پورے نہیں ہوئے، اس حقیقت کا اِقرار مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی کے والد مولوی عبدالحی حسنی دیوبندی نے ان الفاظ میں کیا ہے:

''اس کے بعد کچھ حضرت سیّد صاحب کے غیوبۃ وظہور کا ذِکر ہوا، ان سب لوگوں نے اس بے بضاعت سے پوچھا، میں نے کہا کہ: اس میں تو شک نہیں کہ سیّد صاحب نے اِس قِسم کی پیشین گوئیاں فرمائی تھیں، لیکن وقوع میں اب تک اِشتبَاہ ہے''

(دہلی اور اس کے اطراف، صفحہ ۸۷، مطبوعہ مجلس نشریاتِ اسلام، ا۔کے۔۳ ناظم آباد نمبرا، کراچی۔طبع ۱۹۹۸ء)

مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی نے بھی اس اقتباس کو کتاب ''سیرت سید احمد شہید'' حصہ دُوَم، صفحہ ۴۴۶ (مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی) پر نقل کیا ہے۔

غیر مقلد مولوی زبیر علی زئی کی طرف سے قاری محمد طیب دیوبندی کا رَدّ:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم''، میں ''ختمِ نبوت پر ڈاکہ'' کا عنوان قائم کرکے قاری طیب دیوبندی کی عبارت کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے کہ تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی سن لینا کہ دروازہ بند ہوگیا، یہ دُنیا کو دھوکہ دینا ہے، نبوت مکمل ہوگئی وہی کام دے گی۔ قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہوگئی اور دُنیا میں اندھیرا پھیل گیا (خطباتِ

حکیم الاسلام، جلد۱، صفحہ۳۹) حالانکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ: ان الرسالة والنبوة قد انقطعت ۔"بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی"۔(سنن الترمذی، ۲۲۷۲،وقال: صحیح غریب)رہا یہ کہنا کہ اندھیرا پھیل گیا تو یہ طیب صاحب کی گپ ہے،جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔بلکہ دِینِ اِسلام کے ساتھ چاروں طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی ہے،اور اب نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی۔وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ"۔

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم،صفحہ۲۶،مطبوعہ مکتبہ الحدیث،حضرو،اٹک)

☆ مولوی زبیر علی زئی نے مولوی محمد زبیر صادق آبادی غیر مقلد کی کتاب کے مقدمہ میں زیرِ عنوان"قادیانیوں کی حوصلہ افزائی"قاری محمد طیب دیوبندی کی مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے:

"قاری محمد طیب دیوبندی نے کہا: تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی سن لینا کہ دروازہ بند ہوگیا، یہ دُنیا کو دھوکہ دینا ہے،نبوت مکمل ہوگئی وہی کام دے گی۔ قیامت تک نہ یہ کہ منقطع ہوگئی اور دُنیا میں اندھیرا پھیل گیا۔(خطباتِ حکیم الاسلام،جلد۱،صفحہ۳۹)"۔

(آئینہ دیوبندیت،صفحہ۲۳،۲۴،مطبوعہ مَکْتَبَۃُ الحدیث،حضرو،اٹک)

غیر مقلد ڈاکٹر طالب الرحمٰن کی طرف سے قاری محمد طیب دیوبندی کا رَدّ:

☆ غیر مقلد وہابی مناظر،ڈاکٹر طالب الرحمٰن نے بھی قاری محمد طیب دیوبندی کا رَدّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"قاری طیب صاحب کا یہ بیان بھی ختم نبوت کی طرف پیش قدمی ہے، لکھتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی، بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی اِستعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا، نبی ہو گیا"۔(آفتاب نبوت،صفحہ۱۹)"

(دیوبندیت تاریخ وعقائد، صفحہ ۱۷۵، مطبوعہ مکتبہ بیت الاسلام ، الریاض)

قارئین نے ملاحظہ کیا کہ علمائے دیوبند کے ''ہم عقیدہ'' و''ہم مخرج'' غیر مقلد وہابی علما نے مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی کے بعد ان کے پوتے قاری محمد طیب دیوبندی کو بھی نہ چھوڑا، اور ختمِ نبوت کے معروف معنی کا مخالف قرار دے دیا۔

دیوبندیوں کے پیچھے نماز باطل ہے: مولوی زبیر علی زئی ودیگر اکابر غیر مقلد علما کا مؤقف

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے کتاب ''بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم'' میں لکھا ہے:

''دیوبندی حضرات اہلِ بدعت ہیں، اور جہمیہ کی طرح ان کی بدعت شدید اور خطرناک ہے، لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اہلِ حدیث، سلفی علما کی یہی تحقیق ہے، ہمارے شیخ بدیع الدین راشدی رَحِمَہُ اللّٰہ نے اس مسئلے پر ایک رسالہ ''امام صحیح العقیدہ ہونا چاہیے'' لکھا ہے، پروفیسر عبداللہ بہاولپوری رَحِمَہُ اللّٰہ اور شیخنا ابو الرجال اللہ دتہ السوھدروی الوزیر آبادی رَحِمَہُ اللّٰہ بھی اسی کے قائل تھے کہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی کا بھی یہی مؤقف ہے''

(بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، صفحہ ۳۱، مطبوعہ مکتبۃ الحدیث، حضرو، اٹک۔ طبع اوّل۔ جولائی ۲۰۰۴ء)

☆ مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد کی کتاب ''نماز میں امام کون؟'' کے مقدمہ میں مولوی زبیر علی زئی نے علمائے دیوبند کے بارے میں لکھا ہے:

''عرض ہے کہ شاذ مثالوں کو نکال کر تقریباً تمام دیوبندی علما وطلبہ اپنے اکابر (مثلاً امداد اللہ، گنگوہی، نانوتوی اور تھانوی وغیرہم) کا شدید دفاع کرتے ہیں اور انہی کے عقائد پر ہیں، راقم الحروف نے وادیِ ناران میں ایک دیوبندی پیش امام کو جب اس کے اکابر کے کفریہ حوالے بتائے، تو

اُس نے کہا: اگر میرے اکابر نے یہ سب کچھ لکھا ہے تو میرا بھی یہی عقیدہ ہے، اور میں انہی کے مذہب پر ہوں''۔(نماز میں امام کون؟، صفحہ۵۱)

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے ایک اور مقام پر لکھا ہے:

''جن اہلِ حدیث علما نے دیوبندیوں کو حنفیت، اہلِ سنت یا اہلِ توحید میں ذکر کیا، اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنے کے جواز کا فتویٰ دیا، انہیں دیوبندیوں کے اصل عقائد اور اعمال معلوم نہیں تھے، ورنہ وہ ایسا فتویٰ ہرگز نہ دیتے''

(کیا بدعتِ کبریٰ والے یعنی غالی بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۴، صفحہ۹۵، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

''البریلویت'' میں علماے دیوبند کی وکالت کرنے والے مولوی احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد نے آخری عمر میں علماے دیوبند کو قابلِ امامت نہ سمجھا:

☆ مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے غیر مقلد وہابی فرقہ کے مشہور عالم مولوی احسان الٰہی ظہیر کے بارے میں لکھا ہے:

''عمر فاروق قدوسی بن مولانا عبدالخالق قدوسی رَحِمَہُ اللّٰہ نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے کہا: علامہ صاحب نے دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، بلکہ علیحدہ پڑھی، اور یہ واقعہ اُن کی شہادت سے تین دن پہلے کا ہے''۔

(ماہنامہ الحدیث، حضرو، اٹک، صفحہ۳۸، شمارہ نمبر۹۷، دسمبر۲۰۱۱ء۔ غالی بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، مشمولہ: علمی مقالات، جلد۴، صفحہ۸۲، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

☆ یہی بات مولوی زبیر علی زئی غیر مقلد نے ایک اور مقام پر ان الفاظ میں لکھی ہے:

''مشہور خطیب اور مسلکِ اہلِ حدیث کا دفاع کرنے والے علامہ احسان الٰہی ظہیر بھی آخری عمر میں دیوبندیوں کے پیچھے نماز کے قائل نہیں

تھے، جیسا کہ عمر فاروق قدوسی بن مولانا عبدالخالق قدوسی رَحِمَہُ اللّٰہ نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ: علامہ صاحب نے دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، بلکہ علیحدہ پڑھی، اور یہ واقعہ اُن کی شہادت سے تین دن پہلے کا ہے''۔ لہٰذا اس آخری روایت کے مقابلے میں علامہ صاحب کا اس مسئلے میں ہر قول یا فعل منسوخ ہے، اور راجح یہی ہے کہ وہ آخری عمر میں دیوبندیوں اور دیگر بدعتیوں کے پیچھے نماز کے قائل و فاعل نہیں تھے''

(کیا بدعتِ کبریٰ والے یعنی غالی بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟، مشمولہ: علمی مقالات، جلد ۴، صفحہ ۹۷، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

اگر یہ بات حقیقت ہے تو اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مولوی احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد کو بھی بالآخر علمائے دیوبند کی وکالت سے ہاتھ کھینچ کر اپنی کتاب ''البریلویت'' کے اُن مندرجات کی عملاً تغلیط کرنی پڑی جن میں انہوں نے علمائے دیوبند کی وکالت کی تھی۔

مولوی طالب الرحمان غیر مقلد کے نزدیک دیوبندیوں کے پیچھے نماز باطل ہے:

☆ مولوی طیب الرحمان زیدی غیر مقلد کی کتاب کے مقدمہ میں مولوی ڈاکٹر طالب الرحمان زیدی غیر مقلد نے علمائے دیوبند کے بارے میں لکھا ہے:

''علمائے دیوبند کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں ان علمائے اہلحدیث کا فتویٰ (جنہوں نے ان کے عقائد کی تحقیق کی ہے) یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی''۔ (نماز میں امام کون؟، صفحہ ۱۷، ناشر کا نام درج نہیں)

غیر مقلد وہابی علما سے ایک اہم سوال:

اکابرِ دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے اُن کو گستاخ قرار دینے والے غیر مقلد وہابی علما سے سوال ہے کہ جب آپ کے نزدیک اکابرِ دیوبند گستاخ ہیں، تو مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد سمیت آپ کے ان اکابر و اصاغر کے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے جو علمائے

دیوبند کی ان گستاخانہ کفریہ عبارات پر یقینی اِطلاع کے باوجود بھی اُن کے حامی رہے، یا اب بھی حامی ہیں۔

آخر میں تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ راقم کی یہ کتاب مسئلہ تکفیرِ دیابنہ پر علمائے اہلِ سنت بالخصوص اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت، مجد دِ دین وملت، مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صداقت پر ایک اہم دستاویز ہے، کیونکہ اس کو ہمارے فکری مخالفین (یعنی غیر مقلد وہابی اور سعودی نجدی وہابی علما) کی تائید حاصل ہے۔

تَمَّت بِالْخَیر

مآخذ ومراجع

۱۔ السیف المسلول علٰی منکر علم غیب الرسول، مطبوعہ مطبع گلزارِ حسنی، بمبئی۔

۲۔ حُسَامُ الْحَرَمَیْن عَلٰی مَنْحر الْکُفْر وَالْمَیْن، عربی مع اُردوترجمہ، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ۵۲۔ڈونٹاڈ اسٹریٹ، ممبئی۔

☆ ایضاً: مطبوعہ النُّورِیہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، کچا رشید روڈ، بلال گنج، لاہور۔

۳۔ تمھیدِ ایمان بایاتِ قُراٰن، مطبوعہ مطبع اہلِ سنت و جماعت، واقع بریلی۔ بارِدُوَم۔

۴۔ الجبل الثانوی علٰی کلیۃ التھانوی(۱۳۳۷ھ)۔مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور۔

۵۔ کشفِ ضلالِ دیوبند، مطبوعہ مطبع اہلِ سنت و جماعت، بریلی۔

☆ ایضاً: مطبوعہ نوری کتب خانہ، بازار داتا صاحب، لاہور۔

☆ ایضاً: مطبوعہ مدرسہ قادریہ، ۵۷/۵۱، ڈونٹا اسٹریٹ، دوسرا منزلہ، مقابل رضا اکیڈمی، بمبئی۔

۶۔ شمع منوّرِ رَہِ نجات، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ۵۲-ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، بمبئی ۹۔

۷۔ جآءَ الحق، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، بیسمنٹ میاں مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔

۸۔ ایمان وکفرانسان، مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور۔

۹۔ اظہارِ حقیقت بر ماتمَ اوراقِ غم، مطبوعہ بزم تنظیم شعبہ اشاعت مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند، لاہور۔

۱۰۔ رَدّ شہابِ ثاقب، مطبوعہ ازھر بک ڈپو، متصل مسجد آرام باغ، کراچی۔

ایضاً: مطبوعہ ادارہ غوثیہ رضویہ، کرم پارک، مصری شاہ، لاہور۔اشاعت: جون ۱۹۹۱ء۔

۱۱۔ چراغِ ہدایت، مطبوعہ مکتبہ رضوان، گنج بخش روڈ، لاہور۔طبع اوّل ۱۹۸۹ء۔

۱۲۔ سُنّی دیوبندی اختلافات کامُنصِفانہ جائزہ، مطبوعہ دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی، مئو، ہندوستان۔

☆ ایضاً: مطبوعہ فرید بک سٹال، ۳۸۔اُردو بازار، لاہور، پاکستان۔

۱۳۔ عباراتِ اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' جلد ا، مطبوعہ اھل السُّنَّۃ پبلی کیشنز، دینہ ضلع جہلم۔

۱۴۔ قادیان تھانہ بھون میں، ناشر: مکتبہ رضائے مصطفٰی، چوک دَارُ السَّلام، گوجرانوالہ۔

۱۵۔ یکروزی مع ایضاع الحق، مطبع فاروقی، دہلی۔اشاعت: ۱۲۹۷ھ۔

☆ ایضاً: مطبوعہ فارُوقی کتب خانہ، ملتان۔

۱۶۔ صراطِ مستقیم، فارسی، مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ، شیش محل روڈ، لاہور۔

☆ صراطِ مستقیم (اُردو ترجمہ) مطبوعہ اِدارہ نشریاتِ اسلام، اُردو بازار، لاہور۔

۱۷۔ تواریخِ عجیبہ، موسوم بہ، سوانحِ احمدی، مطبوعہ مطبع فاروقی، دہلی۔اشاعت: ۱۳۰۹ھ۔

☆ ایضاً: مطبوعہ نفیس اکیڈمی، کراچی۔اشاعت: ۱۹۶۸ء۔

۱۸۔ تحذیرالناس، مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔

☆ ایضاً: مطبوعہ اِدارہ العزیز، نزد جامع مسجد صدیقیہ، گلہ برف خانہ، سیالکوٹ روڈ، کھوکھرکی، گوجرانوالہ۔

۱۹۔ آبِ حیات، مطبوعہ مطبع مجتبائی، پاکستان، ۱۵۔ہسپتال روڈ، لاہور۔

ایضاً: مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، بیرونِ بوہڑ گیٹ، ملتان۔اِشاعت: جمادی الاخری: ۱۴۱۳ھ۔

۲۰۔ براہینِ قاطعہ، مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔

۲۱۔ فتاوٰی رشیدیہ، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، اُردو بازار، کراچی۔

☆ ایضاً: مطبوعہ دارُالاشاعت، اُردو بازار، کراچی۔

☆ ایضاً: مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔

☆ ایضاً: محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب، قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی۔

☆ ایضاً: حصہ دُوَم، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔

☆ ایضاً: مشمولہ تالیفاتِ رشیدیہ، مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔انارکلی، لاہور۔

۲۲۔ الامداد، تھانہ بھون، صفر المظفر ۱۳۳۶ھ۔

۲۳۔ حفظ الایمان، مطبوعہ مطبع علیمی، دہلی۔

ایضاً: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی۔

ایضاً: مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، ملتان۔

۲۴۔ برأۃ الابرار، مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور۔

☆ ایضاً: مطبوعہ تحفظِ نظریاتِ دیوبند، اکادمی پاکستان۔ اگست ۲۰۱۲ء۔

۲۵۔ اسکات المعتدی، مشمولہ رسائلِ چاندپوری، جلد۱، مطبوعہ انجمن ارشادالمسلمین، ۶۔بی، شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ اشاعت: ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ/ اکتوبر ۱۹۷۸ء۔

۲۶۔ دہلی اور اس کے اطراف، مطبوعہ مجلس نشریاتِ اسلام، ا۔کے۔۳ ناظم آباد نمبر۱، کراچی۔ اشاعت: ۱۹۹۸ء۔

۲۷۔ مکتوباتِ شیخ الاسلام، جلد۲، مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی

۲۸۔ سیرت سید احمد شہید، حصہ دُوَم، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی۔

۲۹۔ خُطباتِ حکیم الاسلام، جلد۱، مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ، بیرونِ بوہڑ گیٹ، ملتان۔

۳۰۔ محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ تک، مطبوعہ عمر پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اِشاعت: جولائی ۲۰۰۱ء۔

۳۱۔ ملفوظاتِ فَقِیۡہُ الْاُمَّت، مطبوعہ دارُالنعیم، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اُردو بازار، لاہور۔ مرتب مفتی محمد فاروق دیوبندی۔ اشاعت: اپریل ۲۰۱۶ء۔

۳۲۔ انواراتِ صفدر، جلد۱، مطبوعہ مکتبہ اھلِ السُّنَّۃ والجماعۃ، ۸۷۔جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔

۳۳۔ مطالعہ بریلویت، مطبوعہ دارُالمعارف، الفضل مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔

۳۴۔ صلیبی دہشت گردی اور عالمِ اسلام، طالبان افغانستان کے تناظر میں، مطبوعہ مُؤتمر الْمُصَنِّفِیْن، دارُالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پاکستان۔ طبع دُوَم۔ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۲۶ھ/فروری ۲۰۰۵ء۔

۳۵۔ تبلیغی جماعت اور مشائخِ عرب، مطبوعہ مکتبۂ اھل السنّۃ و الجماعۃ، ۸۷۔ جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا۔

☆ ایضاً: مطبوعہ مکتبۃ الحسن، ۳۳-حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ مترجم: مولوی نور محمد تونسوی دیوبندی۔

۳۶۔ ھُوَ الْکَذَّاب، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، ترنڈہ پناہ، تحصیل لیاقت پور۔ باراوّل۔ جولائی ۲۰۱۱ء۔

۳۷۔ سہ ماہی قافلۂ حق، سرگودھا۔ جلد۲، شمارہ۲۔

۳۸۔ پانچ سو باادب سوالات، مطبوعہ، دارُالنعیم، بیسمنٹ دکان نمبر۱، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اُردو بازار، لاہور۔

۳۹۔ دست وگریبان، جلد۳، مطبوعہ دارُالنعیم، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اشاعت دُوَم: مئی ۲۰۱۴ء۔

۴۰۔ سفید و سیاہ پر ایک نظر، مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ اکابرِ دیو بند۔

۴۱۔ انوارُ الرشید، جلد۱، مطبوعہ کراچی۔ نظرِ ثانی و اضافات: مفتی عبدالرحیم، نائب رئیس جامعۃ الرشید۔

۴۲۔ فتاویٰ ثنائیہ، باب اوّل، عقائد و مہماتِ دین، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنّہ، ۷-ایبک روڈ، لاہور۔

۴۳۔ سیرتِ ثنائی، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔

☆ ایضاً: مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔

۴۴۔ برائۃِ اہلحدیث، مطبوعہ الدار الراشدیہ، نزد جامع مسجد اہلحدیث راشدی۔ گلی نمبر۱۔ موسیٰ

لین، لیاری، کراچی۔

۴۵۔ توحید الرحمٰن، مطبوعہ محدثِ روپڑی اکیڈمی، جامعہ اہلِ حدیث، دالگراں چوک، لاہور۔

۴۶۔ بریلویت، مطبوعہ ادارہ ترجمان السنّہ، لاہور۔

۴۷۔ **مطرقة الحديد**، ناشر: ناظم جامعہ رحمانیہ اہلحدیث، قلعہ دیدار سنگھ، پاکستان۔

۴۸۔ طمانچہ، ناشر: عبدالمنان شورش، محلّہ اسلام آباد، چوٹی زیریں، ڈیرہ غازی خان۔

۴۹۔ معرکہ حق و باطل، مطبوعہ مدینہ کتاب گھر، اردو بازار، گوجرانوالہ۔

۵۰۔ حنفیت و مرزائیت، ناشر: اہلحدیث یوتھ فورس، محلّہ واٹر ورکس، سیالکوٹ، بار اوّل: ۱۹۸۷ء)

۵۱۔ نورِ محمدی اور عقائدِ صوفیہ، مطبوعہ **المعهد الاسلامی للبنات**، نزد مسجد پیر مبارک شاہ، عبدالحکیم، (خانیوال)۔ بار اوّل ۲۰۰۳ء۔

۵۲۔ امین اوکاڑوی کا تعاقب، ناشر نعمان پبلی کیشنز، ملنے کا پتہ مکتبہ اسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔

۵۳۔ بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم، مطبوعہ مکتبہ الحدیث، حضرو، اٹک۔

۵۴۔ علمی مقالات، جلد ۴، ۵، ۶، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ ایضاً: مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی۔

۵۵۔ فتاوٰی علمیہ المعروف **توضيح الاحكام**، مطبوعہ مکتبہ اِسلامیہ، بالمقابل رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔

۵۶۔ ماہنامہ الحدیث، حضرو، شمارہ: ۲۳، اپریل ۲۰۰۶ء۔

۵۷۔ ماہنامہ الحدیث، حضرو، جلد ۳، شمارہ ۱۰، جنوری ۲۰۰۶ء۔

۵۸۔ ماہنامہ الحدیث، حضرو، شمارہ نمبر ۱۰۲، فروری ۲۰۱۳ء۔

۵۹۔ ماہنامہ الحدیث، حضرو، اٹک، شمارہ نمبر ۹۷، دسمبر ۲۰۱۱ء۔

۶۰۔ ماہنامہ ضربِ حق، سرگودھا، مئی ۲۰۱۲ء۔

۶۱۔ ماہنامہ ضربِ حق، سرگودھا، شمارہ: ۴۴۔ دسمبر ۲۰۱۳ء۔

۶۲۔ آئینۂ دیوبندیت، مطبوعہ مَکْتَبَۃُ الحدیث، حضرو، اٹک۔

ایضاً: حدیث پبلیکشنز، دہلی۔

۶۳۔ حُبِّ رسول کی آڑ میں مشرکانہ عقائد، مطبوعہ محمد پبلشرز، G,11/2،St,64، اسلام آباد۔

ایضاً: مطبوعہ سلفی کتب خانہ، 40/A، نور الحق کالونی، بہاولپور۔

۶۴۔ علماے دیوبند کا ماضی، مطبوعہ ادارہ نشر التوحید و السنّہ، لاہور۔

۶۵۔ نصیحتِ سلفی، مطبوعہ ادارۂ اِحیاء السُّنَۃ، گرجاکھ، گوجرانوالہ۔

۶۶۔ تبلیغی جماعت، عقائد وافکار نظریات اور مقاصد، افادات مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد، ازقلم: ابوالوفا محمد طارق خان، مطبوعہ دَارُ لکُتُب العلمیہ، پاکستان۔

۶۷۔ دیوبندی اور تبلیغی جماعت کا تباہ کن عقیدۂ صوفیت، مولوی عطاء اللہ ڈیروی غیر مقلد وہابی۔ مطبوعہ دارلکتب العلمیہ، پاکستان۔

۶۸۔ نماز میں امام کون؟ ناشر کا نام درج نہیں۔

۶۹۔ احناف کی چند کتاب پر ایک نظر، دارُالاشاعت اشرفیہ سندھو، قصور۔

۷۰۔ تحفہ حنفیہ بجواب تحفۂ اہلِ حدیث، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ، اُردو بازار، لاہور۔

۷۱۔ حدیث اور اہلِ تقلید، مطبوعہ مکتبۂ اہلِ حدیث، امین پور بازار، فیصل آباد۔

۷۲۔ علماے دیوبند کی سیرت و کردار المعروف ''دیوبندیت''، حصہ اوّل، مطبوعہ جامعہ ثنائیہ، بسم اللہ ٹاؤن، پینسرہ، جھنگ روڈ، فیصل آباد۔ طبع دُوَم، مارچ:۲۰۱۱ء۔

۷۳۔ جماعۃ التبلیغ، عَقَائِدھَا وَتَعْرِیفھا، مطبوعہ دار البیان للنّشر و التّوزیع، اسلام آباد، باکستان۔ تاریخ طبع ۱۴۱۹ھ۔

۷۴۔ تبلیغی جماعت کا اِسلام، مطبوعہ المعھد العالی للدراسات الاسلامیۃ و العصریۃ، راولبندی۔ اشاعت: جنوری ۱۹۹۵ء۔

۷۵۔ تبلیغی جماعت، تاریخ وعقائد، مکتبہ بیت السلام، الریاض، سعودی عرب۔

۷۶۔ دیوبندیت، تاریخ وعقائد، مطبوعہ مکتبہ بیتُ الاسلام، الریاض۔

۷۷۔ کیا علماے دیوبند اہلِ سنت ہیں؟ مترجم توصیف الرحمٰن راشدی غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوتة والارشاد توعیة الجالیات بالسلی، ریاض۔

۷۸۔ السِّرَاجُ الْمُنِیْرُ فِیْ تَنْبِیْه جَمَاعَة التَّبلِیْغ عَلٰی أَخْطَائِهِمْ ،مطبوعه دَارُالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزیع،المقر الرئیسی والادارة، ۹ شارع احمد اسماعیل متفرع منشیة التحریر من شارع جسر السویس عین شمس الشرقیة۔القاهرة جمهوریة مصر العربیة۔الطبعة الاولٰی ۲۰۰۷ء۔

۷۹۔ القَوْلُ البَلیغ فی التّحْذیْر من جماعَة التَّبْلِیغ ،مطبوعہ دار الصمیعی للنشر والتوزیْع الریاض۔الطبعة الثانیة۔۱۹۹۷ء۔

۸۰۔ اِسلام یا مسلک پرستی، مطبوعہ مسجد توحید، توحید روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۷۰۲۸، کیماڑی، کراچی۔ بار چہارم ۱۴۲۱ھ۔

اِمام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی وصیت

’’پیارے بھائیو!۔۔۔اس وقت میں دو وصیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں، ایک تو اللہ و رسول، جَلَّ جَلالہٗ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی اور دوسری خود میری، تم مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، اُن سے بچو اور دُور بھاگو، دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب سب سے نئے گاندھوی ہوئے، جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا، یہ سب بھیڑیئے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں، اُن کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ، ربُّ العزۃ جَلَّ جَلالہٗ کے نور ہیں، حضور سے صحابہ روشن ہوئے، اُن سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، اُن سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے، اُن سے ہم روشن ہوئے، اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو، ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو، وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، اُن کی تعظیم اور اُن کے دوستوں کی خدمت اور اُن کی تکریم اور اُن کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنٰی توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اُس سے جُدا ہو جاؤ، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اُسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو‘‘۔

(وصایا شریف، ص۴، مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس، آگرہ)

اعلیٰ حضرت کی فکر انگیز نصیحت

''غضب تو ان مولوی کہلانے والے مشائخ نے ڈھایا ہے کہ اپنے ساتھ عوام کو بھی شریعت پر جری و بیباک کر دیا اہل نا اہل کا جھوٹا تفرقہ زبانی کہیں اور جلسے میں دنیا بھر کے نا اہل بھریں، ائمہ دین فرماتے ہیں اے گروہ علماء! اگر تم مستحبات چھوڑ کر مباحات کی طرف جھکو گے عوام مکروہات پر گریں گے، اگر تم مکروہ کرو گے عوام حرام میں پڑیں گے، اگر تم حرام کے مرتکب ہو گے عوام کفر میں مبتلا ہوں گے۔

بھائیو! لِلّٰہ اپنے اوپر رحم کرو، اپنے اوپر رحم کرو اُمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحم کرو۔ چرواہے کہلاتے ہو بھیڑیئے نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے، آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولٰینا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین، آمین. واللہ تعالیٰ اعلم''

(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳ مسئلہ نمبر ۲۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور)